﴿... اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِاللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ﴾ (آل عمران: ٧٤) ﴿... عَسٰى اَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا﴾ (بنی اسرائیل: ٨٠)

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

الفضل

مدیر أعلیٰ نصیر أحمد قمر

جلد ۳ جمعۃ المبارک ۱۲ جولائی ۱۹۹۶ء شمارہ ۲۸

(چھٹی قسط)

تمام احمدی خواتین کو

اپنے آپ کو خدمت دین میں جھونک دینا ہوگا

وہ طالب علم جو دین کی خدمت کے لئے اپنا وقت نکالتے ہیں اللہ تعالیٰ کبھی بھی ان کو تعلیمی نقصان نہیں پہنچنے دیتا

(حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کے دورہ ہالینڈ کے دوران غیر معمولی دینی مصروفیات کا مختصر تذکرہ)

۲۹ مئی کو صبح دس بجے سے ایک بجے تک بیلجیم میں حضور ایدہ اللہ نے احباب جماعت کو انفرادی ملاقاتوں کا شرف بخشا اور پھر ظہر و عصر کی نمازوں کے بعد قریباً ۲۔۳۰ پر ہالینڈ کو روانگی ہوئی اور سب سے پہلے دی ہیگ میں مسجد مبارک میں تشریف لائے جہاں مسجد کی توسیع کے ایک منصوبہ پر عمل در آمد کے لئے حضور ایدہ اللہ نے سنگ بنیاد رکھا۔ اس غرض سے مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب آرکیٹکٹ خاص طور پر قادیان کے مقامات مقدسہ سے ایک اینٹ کا ٹکڑا لائے تھے جسے حضور ایدہ اللہ نے اپنے دست مبارک میں لے کر دعا کے بعد بنیاد میں رکھا۔ اس کے بعد مکرم ہبۃ النور صاحب، امیر جماعت ہالینڈ، مکرم عبدالرشید صاحب آرکیٹکٹ، مجلس عاملہ کے موجود ممبران اور حضور ایدہ اللہ کے قافلہ کے بعض اراکین نے بھی باری باری اینٹ رکھی۔ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد پر وہاں موجود سب سے چھوٹی بچی عزیزہ فائزہ ہمایوں (عمر پونے چار سال) نے بھی بنیاد میں اینٹ رکھی۔ دعا کے بعد حضور ایدہ اللہ مشن ہاؤس میں تشریف لے گئے جہاں دو مقامی اخباری رپورٹرز نے حضور ایدہ اللہ کا انٹرویو لیا جس کی خبر نمایاں طور پر اخبارات میں شائع ہوئی۔ بعدازاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مع قافلہ نن سپیٹ کے لئے روانہ ہوئے۔ جہاں ۲ جون تک حضور ایدہ اللہ کا قیام رہا اور پھر تین جون کو لندن کے لئے واپسی ہوئی۔ نن سپیٹ میں قیام کے دوران بھی حسب معمول انفرادی و فیملی ملاقاتوں اور دفتری امور کی بجا آوری کے علاوہ شام کو مجلس عرفان کا سلسلہ جاری رہا۔ علاوہ ازیں جماعت احمدیہ ہالینڈ کے جلسہ سالانہ کی مناسبت سے حضور ایدہ اللہ نے خواتین سے الگ خطاب کے علاوہ جلسہ سے اختتامی خطاب بھی فرمایا۔

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

ہم نے تمام دنیا میں اسلامی اطاعت کے نمونے دکھانے ہیں اور تمام دنیا میں اسلامی اطاعت حاصل کرنے کے سلیقے حضرت محمدؐ رسول اللہ کے حوالے سے بتانے ہیں

(خلاصہ خطبہ جمعہ، ۲۸ جون ۱۹۹۶ء)

(واشنگٹن ۔ امریکہ): سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۸ جون کا خطبہ جمعہ مسجد بیت الرحمان (واشنگٹن، امریکہ) میں ارشاد فرمایا جو ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ براہ راست تمام دنیا میں نشر ہوا۔ حضور ایدہ اللہ نے تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد سورہ الاعراف کی آیت "ولقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیہ ماعنتم .... الخ" کی تلاوت کی اور پھر فرمایا کہ آج جماعت احمدیہ امریکہ کا تین روزہ ۴۸واں جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ اسی طرح گوئٹے مالا کا تین روزہ ساتواں جلسہ سالانہ بھی ہو رہا ہے۔ حضور نے ان جلسوں کی کامیابی کے لئے دعا کی تحریک کرنے کے بعد فرمایا کہ جہاں تک آج کے خطبہ کے موضوع کا تعلق ہے یہ وہی موضوع ہے جو آج سے پہلے دو تین خطبوں سے جاری ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ کے فضل سے اس تیزی سے لوگ جماعت میں شامل ہو رہے ہیں کہ میرے نزدیک سب سے بڑا مسئلہ ان کی تربیت کا ہے اور تربیت کے تعلق میں سب سے اہم مضمون اطاعت کا مضمون ہے کہ آنے والوں کو اطاعت کے آداب سکھائے جائیں اور وہ جنہوں نے انہیں دین سکھانا ہے انہیں اطاعت کروانے کے آداب سکھائے جائیں۔ حضور نے فرمایا کہ میں ان ذمہ دار افسران کا ذکر کر رہا ہوں جو اطاعت لینے پر مامور کئے گئے ہیں۔ حضور نے فرمایا سب سے اعلیٰ نمونہ جو اطاعت لینے والے کا نمونہ ہے وہ حضرت محمدؐ رسول اللہ کا نمونہ ہے۔ حضور نے فرمایا کہ بعض لوگ حضور اکرمؐ کی اطاعت کے رنگ دیکھ کر بسا اوقات غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ اسلام نے نہایت خطرناک ڈکٹیٹر شپ کا نمونہ قائم کیا ہے۔ حضور نے ڈکٹیٹر شپ اور اسلامی نظام امارت میں فرق بتاتے ہوئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی حیات طیبہ کے حوالے سے بتایا کہ آنحضرتؐ نے صحابہ سے وہ توقعات رکھیں جو آپؐ اپنے دل میں محسوس کیا کرتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ مومنوں کی مثال ایک بدن کی ہے کہ اگر اس کی انگلی پر بھی کوئی تکلیف ہو تو اس سے سارا جسم بے چین ہو جاتا ہے اور تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ یہ مثال سب سے زیادہ خود آپؐ کی ذات

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

- اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے، اسی کا عطا فرمودہ انعام خداوندی، ایم ٹی اے انٹرنیشنل روز بروز ترقی کی منازل تیزی سے طے کرتا چلا جارہا ہے۔ ۲۱ جون ۱۹۹۶ء کو اس سلسلہ میں ایک نئے اور تاریخی باب کا اضافہ ہوا جبکہ اس خطبہ جمعہ کے موقعہ پر جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا کے جلسہ سالانہ کے پہلے روز "بیت الاسلام" ٹورانٹو میں ارشاد فرمایا، کینیڈا اور لندن کا باہمی رابطہ بیک وقت لندن سے عالمی نشریات کا حصہ بن گیا۔ اس رابطہ کا بھرپور مظاہرہ ۲۳ جون بروز اتوار ہوا جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کینیڈا سے اختتامی خطاب فرمایا۔ ٹورانٹو اور لندن میں جلسہ کے ناظرین اور سامعین کے نظارے بیک وقت ساتھ کے ساتھ ساری دنیا میں ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ذریعہ نشر ہوئے۔ خطاب کے بعد حضور انور نے اردو کلاس کے بچوں سے براہ راست گفتگو فرمائی اور نظمیں سنیں۔ یہ نظارہ بالکل ایسے لگ رہا تھا کہ جیسے کینیڈا میں بیٹھے براہ راست لندن میں جمع ہونے والے بچوں اور بچیوں کی اردو کلاس لے رہے ہیں۔ اس کے بعد حضور انور محمود ہال میں کثیر تعداد میں جمع ہونے والے احباب سے مخاطب ہوئے۔ اس موقعہ پر پرجوش نعرے لگائے گئے جس سے ساری دنیا گونج اٹھی۔ قریبی رابطہ کا یہ منظر بہت ایمان افروز تھا کہ نعرہ توحید اگر ٹورانٹو سے بلند ہوتا تھا تو لندن سے اس کا پرجوش جواب دیا جاتا تھا اور ساری دنیا میں اس کی گونج سنائی دیتی تھی۔ اس کے بعد ایم ٹی اے کینیڈا کے اراکین کا تعارف ہوا اور لندن سے مختلف زبانوں میں اس تاریخ ساز موقعہ پر دلی مبارکباد کے پیغامات دئے گئے۔ دنیا کی مختلف جماعتوں نے بھی اس مناسبت سے تہنیتی پیغامات بھجوائے۔ اس دوطرفہ رابطہ سے اللہ تعالیٰ کی بعض قدیم پیش گوئیوں کو پورا فرمایا جن کا حضور نے اپنے خطبہ جمعہ میں ذکر فرمایا۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

○○○○○○○○

ہفتہ ۲۲ جون ۱۹۹۶.

حضور کے ارشاد کی تعمیل میں بچوں کی کلاس آج خاکسار نے لی۔ گزشتہ کلاس میں حضور ایدہ اللہ نے ارشاد فرمایا تھا کے بچے قرآن کریم کی سورتیں اور مختلف خاص خاص مقامات زبانی یاد کریں اور ساتھ ساتھ ان کا ترجمہ بھی سیکھیں۔ اور اس کا باقاعدہ ریکارڈ رکھا جائے کہ ہر بچے کو پہلے کیا یاد تھا اور اب مزید کتنی ترقی کر رہا ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں بچوں کو فولڈر کا تعارف کروایا گیا۔ اور سٹیج نمبر ۱ (Stage 1) کا نصاب ہر بچے کو اپنے اپنے فولڈر میں لگانے کے لئے دیا گیا۔ تا کہ اس کے مطابق قرآن کریم یاد کرنا شروع کر دے۔ اس کے بعد خاکسار نے احادیث میں بیان کردہ تین سبق آموز واقعات بچوں کو سنائے اور پھر بچوں سے یہی واقعات دوبارہ سنے تا انہیں پوری طرح سمجھ آجائیں اور ذہن نشین ہو جائیں۔

اتوار ۲۳ جون ۱۹۹۶ء.

حضور ایدہ اللہ کے ساتھ منعقدہ ایک سابقہ انگریزی مجلس سوال و جواب دکھائی گئی۔

سوموار، منگل۔ ۲۴، ۲۵ جون ۱۹۹۶ء.

ترجمۃ القرآن کی دو گزشتہ کلاسز دکھائی گئیں۔

بدھ، جمعرات۔ ۲۶، ۲۷ جون ۱۹۹۶.

ہومیو پیتھی کی کلاسز نمبر ۴۰ اور ۴۱ دوبارہ دکھائی گئیں۔

جمعۃ المبارک، ۲۸ جون ۱۹۹۶ء.

اردو دان احباب کے ساتھ ایک مجلس سوال و جواب پروگرام "ملاقات" کے تحت نشر مکرر کے طور پر ٹیلی کاسٹ کی گئی۔

(ع ۔ م ۔ ر)

جلسہ سالانہ U.K.

۲۶ ۔ ۲۷ ۔ ۲۸ جولائی ۱۹۹۶ء

(حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کے دورہ ہالینڈ کے دوران غیر معمولی دینی مصروفیات کا مختصر تذکرہ)

M.T.A. کے لئے پروگراموں کی تیاری کے سلسلہ میں تفصیلی ہدایات

۲۹ مئی کو مجلس عرفان کے دوران حضور ایدہ اللہ نے نہایت تفصیل کے ساتھ اور مثالیں دے کر سمجھایا کہ ایم ٹی اے کے لئے کس قسم کے پروگرام جماعتوں کو تیار کرنے چاہئیں۔ حضور نے ہالینڈ کے حوالے سے احباب کو بتایا کہ آپ کا فرض ہے کہ ہالینڈ کا تعارف دنیا سے کرائیں جس سے اس کے غیر معمولی حالات اور آپ کے وہ نقوش ابھریں جس کو دیکھ کر دنیا کو پتہ چلے کہ ہالینڈ کیا چیز ہے۔ اس میں سب سے پہلے آپ کی تاریخ ہے۔ یہ ملک کب بنا؟ موجودہ شکل میں اس ملک کے بننے سے پہلے یہاں کون لوگ آباد تھے۔ یہاں کے قومی ہیرو کون تھے؟ پرانے زمانے کی جنگوں کے واقعات، قومی شعراء کا تذکرہ، ان کی نظموں کے نمونے، مشہور قومی مصنّفین کا تعارف، قومی یا بین الاقوامی طور پر معروف کہانی نویسوں کے حالات اور ان کی کہانیوں کے نمونے۔ آپ کے ادب کے لٹریچر کے اہم حصے، یہ پہلو بھی تاریخ کے ساتھ ساتھ چلیں گے۔ جہاں ممکن ہو پرانی تصویروں کے نمونے بیچ میں داخل کئے جائیں۔ پھر مذہبی تاریخ ہے۔ آپ کی قوم پر مذہبی اثرات کہاں کہاں سے آئے۔ عیسائیت کیسے آئی، کیسے پھیلی اور اس کے پھیلنے کے ساتھ ساتھ آپ کی آزادی یا غلامی کا کیا تعلق تھا۔ عیسائیت نے اس ملک پر جو ظلم کئے۔ پرانے آثار اگر ہیں تو ان کو دکھانا یہ بھی تاریخ کا ایک پہلو ہے۔ پھر اس ملک میں آزادی تقریر و تحریر کی جب لہریں اٹھی ہیں تو کون کون بڑے ہیرو تھے۔ آپ کا مشہور فلاسفر سپائینوزا یہودی تھا مگر یہودیوں کے مظالم کی وجہ سے اسے ملک چھوڑنا پڑا لیکن اس نے آزادی تحریر کا حق نہیں چھوڑا۔ ایسے قومی ہیرو جنھوں نے علم کی شمع روشن کی اور ہر ظلم کو برداشت کیا ان کے ذکر پر کئی فلمیں بن سکتی ہیں۔ ان کا عمومی تعارف، ان کے تصورات، پھر آرٹ سے فائدہ اٹھا کر اس زمانے کی تصاویر کو بیچ میں داخل کرنا یہ بہت سے کام ہیں جو ہو سکتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ نیشنل ہیروز میں بادشاہ بھی ہوتے ہیں اور عوام الناس کے نمائندے بھی۔ پھر بعض ڈاکو بھی جو قومی ہیرو بن گئے ہیں۔ ایسے ڈاکو جن کے متعلق یہ کہانیاں بنائی گئی ہیں کہ وہ غریبوں کے ہمدرد تھے اور ظالموں کے دشمن تھے۔ ہر ملک میں لوگوں نے ایسے ہیرو بنا رکھے ہیں جیسے پاکستان میں جگا ڈاکو تھا۔ انگلستان میں رابن ہڈ مشہور ہے۔ اب مثلاً رابن ہڈ پر فلم بنانے والے کا کام ہے کہ پہلے رابن ہڈ کا تعارف کرائے، اس کی کہانیوں کا ذکر ہو، وہ جنگل دکھائے جہاں وہ رہتا تھا، جہاں اس نے مقابلے کئے وغیرہ۔ حضور نے فرمایا کہ ہر ملک کے احمدی انہی خطوط پر فلمیں بنا سکتے ہیں۔ یہ ہماری جماعت کی عالمی کوشش ہے جس کے نتیجہ میں ایم ٹی اے ساری دنیا میں کام کر رہی ہے۔ پھر اس ملک کا جغرافیہ ہے، معاشرتی پہلو ہیں۔ یہاں کی سمندری لڑائیاں ہیں، سمندری قزاقوں کے تذکرے غرض بہت سے امور ہیں جن کے متعلق سٹڈی کر کے تحقیق کر کے مواد اکٹھا کرنا ہوگا۔ پھر انہیں ترتیب دے کر اپنی زبان میں بھی بنائیں اور اردو میں بھی ڈھالیں۔ پھر جماعت احمدیہ کی مذہبی تاریخ ہے۔ یہاں کب احمدیت آئی، ابتدائی احمدی کون لوگ تھے، ان کی قربانیوں کے تذکرے، جماعت میں وسعت کا تذکرہ۔ یہاں جماعت احمدیہ نے کیا تاثر قائم کیا ہے، کس طرح امن کی خاطر کام کر رہے ہیں۔ مقامی اخبارات، ریڈیو وغیرہ نے اور دیگر دانشوروں نے جماعت میں کب دلچسپی لی۔ کیا لکھا، کیا کہا۔ مقامی احمدیوں کے انٹرویوز وغیرہ۔ حضور نے فرمایا اسی طرح اور بھی بہت سی باتیں ہیں مثلاً آپ کے ملک کے بڑے سائنس دان، آرٹسٹ، یہاں کی انڈسٹری، ٹریڈ وغیرہ موضوعات ہیں۔ ان امور پر جب آپ ریسرچ کریں گے تو اور کئی پہلو سامنے آئیں گے۔ اس کی ٹیمیں بنانی پڑیں گی۔ کام کو آرگنائز کرنا پڑے گا۔ نئی نسل کے نوجوان لڑکے لڑکیوں کو ان کاموں میں شامل کریں۔ اس سے انہیں بھی فائدہ ہوگا۔

حضور نے فرمایا کہ اس کام میں محض فلم بنانا مقصود نہیں بلکہ اس میں بہت بڑے فوائد ہیں۔ پھر ایم ٹی اے پر ایسے پروگراموں کے آنے سے ساری احمدی دنیا کا علم ترقی کرے گا۔ غرضیکہ حضور ایدہ اللہ نے نہایت تفصیل سے مختلف پروگراموں کی تیاری کے بارہ میں ہدایات ارشاد فرمائیں۔ یہ پروگرام ایم ٹی اے پر دکھایا جا چکا ہے۔ مختلف ممالک میں جو احباب اور ٹیمیں ایم ٹی اے کے لئے پروگراموں کی تیاری پر مقرر ہیں انہیں چاہئے کہ یہ ہدایات براہ راست کیسٹ سن کر اور سمجھ کر ان کی روشنی میں لائحہ عمل بنائیں تا کہ حضور کی منشاء کے مطابق اعلیٰ درجہ کے متنوع پروگرام ایم ٹی اے کے لئے تیار ہو سکیں۔

□□□□□□□□

مجالس عرفان

۳۰ مئی کی مجلس عرفان میں مختلف افراد نے حضور ایدہ اللہ سے سوالات دریافت کئے۔ چند سوالات یہ تھے۔

☆ ہپناٹزم کے متعلق جو ٹی وی پر شو آتے ہیں کیا ان میں کوئی حقیقت ہوتی ہے؟، ☆ غیر احمدی فوت شدگان کے نام پر دیگیں چڑھاتے ہیں اور قرآن خوانی کرتے ہیں ہم ایسا نہیں کرتے لیکن ہم فوت شدگان کی طرف سے چندہ دیتے ہیں اور قربانیاں کرتے ہیں؟، اس کے جواب میں حضور نے بتایا کہ اصولی بات یہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ جو باتیں بھی حضرت اقدس محمدؐ رسول اللہ سے ثابت ہیں وہ اور ان جیسی سب باتوں میں جماعت احمدیہ کا عمل بھی وہی ہے کہ وہ کی جائیں تو سنت حسنہ ہے اور ضرور جاری رکھنی چاہئیں۔ لیکن جو باتیں حضور اکرمؐ سے ثابت نہیں ہیں اور بعد میں کسی نے مذہب میں داخل کر دی ہیں وہ ایسی رسمیں ہیں جو مذہب کو بوجھل کر دیتی ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے اس بارہ میں تفصیل سے روشنی ڈالی اور مسئلہ کی وضاحت فرمائی۔

□□□□□□□□

۳۱ مئی کی شام کی مجلس عرفان میں حضور ایدہ اللہ نے ایک سوال کے جواب میں لائبیریا کے تازہ جماعتی حالات کا تفصیلی ذکر فرمایا۔، ☆ ایک اور سوال کے جواب میں حضور نے بتایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو بیٹوں کا ذکر جو قرآن کریم میں ملتا ہے اور ایک کا ذکر غلام حلیم کے الفاظ میں ہے اور دوسرے کا غلام علیم کے الفاظ میں۔ غلام علیم سے مراد حضرت اسحاق علیہ السلام اور غلام حلیم سے مراد حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں۔ حضرت اسماعیلؑ کا قربانی کا واقعہ اپنی ذات میں آپ کے حلم پر گواہ ہے۔، ☆ دوسرے سیاروں پر آبادی کے امکان اور ان سے رابطہ کے امکان کے متعلق ایک سوال کا بھی حضور ایدہ اللہ نے قرآنی آیات کی روشنی میں جواب دیا۔ ☆ ایک سوال کیا گیا کہ کیا نماز پڑھتے ہوئے میں آنکھیں بند کر سکتا ہوں؟، ☆ اسی طرح ایک دوست نے سوال کیا کہ جنیٹک انجینئرنگ میں بہت سے خطرات ہیں اسکی کس حد تک اجازت ہے؟۔

□□□□□□□□

مستورات سے خطاب

یکم جون کو ساڑھے گیارہ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مستورات سے خطاب فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ قرآن کریم کی تعلیم خواہ وہ تاریخی واقعات پر مشتمل ہو یا مستقبل کی پیش گوئیوں پر ان میں بھی احکامات ہیں۔ بعض چھوٹی چھوٹی آیات میں بھی ایسی چابیاں رکھ دی گئی ہیں جس سے قوموں کی تقدیر بدل جاتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے ایک آیت قرآنی کے ایک حصہ "ان الحسنات یذھبن السیئات" کے حوالہ سے بتایا کہ نیکیاں ایک ایسی طاقت رکھتی ہیں کہ وہ برائیوں کو دور کر دیتی ہیں اور بیک وقت نیکیوں کے ساتھ برائیاں پل نہیں سکتیں۔ یہ وہ حکمت کا راز ہے جس کے نتیجے میں آپ کی تمام کمزوریاں دور ہو سکتی ہیں۔

قرآن کریم نے تربیت کا راز یہ بتایا ہے کہ بعض برائیوں سے روکنا کوئی فائدہ نہیں دیتا جب تک اس کے مقابل پر خوبیاں پیدا نہ کی جائیں اور ان خوبیوں سے ایک ایسا پیار نہ ہو جائے جو اسے برائی کی طرف مائل ہونے سے روکتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یورپ میں یہ تجربہ بہت وسیع پیمانے پر کیا گیا ہے کہ بچیوں کو نیکی کے کاموں میں ملوث کر دو۔ حضور نے اس سلسلہ میں انگلستان کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ وہاں تراجم کے کام ہیں، ریسرچ ٹیمیں ہیں، پھر ایم ٹی اے کے مختلف کاموں کے سلسلہ میں ٹیمیں بنائی گئی ہیں۔ جماعت کی ڈاک کا کام عورتوں اور بچیوں کے سپرد کیا گیا ہے۔ رفتہ رفتہ تقریباً ہزار ایسی لڑکیاں یا عورتیں ہیں جو خدا کے فضل سے ان خدمتوں میں ملوث ہو گئی ہیں۔ اس کے نتیجے میں انہیں دوسری دنیا کی چیزوں سے کوئی دلچسپی ہی نہیں رہی اور ان میں ایک عظمت کردار پیدا ہوئی ہے جو ان کے اندر مزید انکساری پیدا کرنے کا موجب ہے۔ حضور نے فرمایا یہ ایک ایسا تجربہ ہے جس کا ایک ایک پہلو اس قرآنی آیت کی صداقت پر گواہ ہے۔ جرمنی میں بھی یہی تجربہ دہرایا گیا۔ بعینہ وہاں بھی یہ تجربہ کامیاب ہوا اور ان کے وجود نئے وجود بن گئے ہیں اور خلق آخر کا مضمون یاد دلاتے ہیں۔

حضور نے فرمایا اسی طریق کو آپ یہاں اپنائیں۔ جماعت کو ابھی بہت ضرورت ہے۔ اس کے لئے اب لڑکے کافی نہیں ہیں۔ تمام احمدی خواتین کو اپنے آپ کو خدمت دین میں جھونک دینا ہوگا۔ اللہ کے فضل سے جن خاندانوں کو خدمت دین کی لو لگی ہے ان کے بچے بھی خود بخود ساتھ کھنچے چلے آتے ہیں۔ اس پہلو سے ہالینڈ میں ابھی بہت کام کی گنجائش ہے۔ حضور نے ۲۹ مئی کی مجلس عرفان کے حوالہ سے بتایا کہ اس میں ایم ٹی اے کے پروگراموں کے سلسلہ میں جو ہدایات دی ہیں انہیں آپ غور سے سنیں تو آپ کو پتہ چلے گا کہ کتنا بڑا کام ہے جس کے لئے آپ کو بہت زیادہ محنت کی ضرورت ہے۔ حضور نے فرمایا کہ خصوصیت سے نوجوان بچیاں جن کی زبان بہت اچھی ہے اور کالجوں میں پڑھ کر نئے علوم سے واقف ہو چکی ہیں وہ علوم ان کی خدمت میں ممد ہونگے۔ جہاں تک ان کی تعلیم کا تعلق ہے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ خدمت دین کرنے والے طالب علم تعلیم میں کبھی نقصان نہیں اٹھاتے بلکہ حیرت انگیز طور پر ان کی تعلیم کا معیار ان طالب علموں سے اونچا ہو جاتا ہے جو خدمت دین میں حصہ نہیں لیتے۔ وہ طالب علم جو دین کی خدمت کے لئے اپنا وقت نکالتے ہیں اللہ تعالیٰ کبھی بھی ان کو تعلیمی نقصان نہیں پہنچنے دیتا۔

حضور نے فرمایا کہ عظمت کردار نیکیوں سے پیدا ہوتی ہے۔ آپ خدمت دین کی راہیں تلاش کریں۔ آپ کی سوچوں میں دین کی فکریں اس طرح مل جائیں جس طرح انسان کی سوچوں میں اس کی ذاتی فکریں مل جاتی ہیں۔ اور اس مقام پر پھر بسا اوقات یہ تجربہ بھی ہوتا ہے کہ وہ کام جو آپ خود کوشش کر کے کرنا چاہتے تھے اور وہ نہیں ہوتا تھا جب آپ خدا کے دین کے فکر کو اپنے اوپر غالب کر لیں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کے وہ رکے ہوئے کام ہونے کی راہیں کھلتی چلی جاتی ہیں۔ آپ دعائیں کرتے ہوئے اس تجربہ میں شریک ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ جتنا یہ کام آپ کو اپنی طرف کھینچیں گے اتنا ہی دنیا کی لذتوں سے آپ کی توجہ چھٹتی چلی جائے گی۔ پس قرآن کریم کا یہ ارشاد "ان الحسنات یذھبن السیئات" ایک دائمی حقیقت ہے۔ اس کا تجربہ کر کے دیکھیں۔ اچھی باتوں کی لگن آپ سے برائیوں کو نکال کر باہر پھینک دیں گی۔

□□□□□□□□

مختلف اقوام کے افراد کے ساتھ مجلس سوال و جواب

یکم جون کو شام سات بجے بیت النور نن سپیٹ میں مختلف قومیتوں کے افراد کے ساتھ ایک مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ اس مجلس میں پوچھے جانے والے بعض اہم سوالات حسب ذیل تھے۔ ☆ قرآن مجید میں لات، منات اور عزیٰ کا ذکر ہے کیا ان کا سورج، چاند، ستاروں کے ساتھ کوئی تعلق ہے۔، ☆ ہم ۲۱ویں صدی میں داخل ہونے والے ہیں۔ تمام مذاہب یہ کہتے ہیں کہ ہم ایک سنہری دور میں داخل ہونگے۔ ان وعدوں کی کیا حقیقت ہے؟، ☆ کیا وجہ ہے کہ احمدی ہر مذہبی ایشو پر بات کرنے پر آمادہ ہوتے ہیں، تورات و انجیل کا ذکر بھی ہو تو پھر بھی بات کرتے ہیں مگر عیسائی جب انہیں پتہ چلے کہ آپ مسلمان ہیں تو وہ بات کرنے سے گریز کرتے ہیں؟۔

حضور نے اس کے جواب میں فرمایا کہ یہ سوال تو ان سے ہونا چاہئے کہ وہ کیوں غیر معقول رویہ اختیار کرتے ہیں تاہم آپ کی خاطر ان کی جگہ پر جو میں وجہ سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ ان کا مذہب صرف ایک محدود زمانہ و محدود

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

(تیسری قسط)

حیاء کے پردے سے بہتر اور کوئی پردہ نہیں

حیاء کا پردہ اٹھا کر یا اسے پھاڑ کر جس لذت کو بھی آپ حاصل کرتے ہیں یا کرتی ہیں وہ لذت گناہ ہے اور وہ لذت آپ کے آخری مفاد کے خلاف ہے

(خطاب سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع جلسہ سالانہ مستورات بتاریخ ۸ ستمبر ۱۹۹۵ء بمقام من ہائیم، جرمنی)

چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مضمون کو بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"یورپ کی طرح بے پردگی پر بھی لوگ زور دے رہے ہیں۔ لیکن یہ ہرگز مناسب نہیں۔ یہی عورتوں کی آزادی فسق و فجور کی جڑ ہے جن ممالک نے اس قسم کی آزادی کو روا رکھا ہے ذرا ان کی اخلاقی حالت کا اندازہ کرو اگر اس کی آزادی اور بے پردگی سے ان کی عفت اور پاک دامنی بڑھ گئی ہے تو ہم مان لیں گے کہ ہم غلطی پر ہیں"۔

(ملفوظات جلد ہفتم [مطبوعہ لندن] صہ ۱۳۴)

پھر فرماتے ہیں:۔

"مردوں کی حالت کا اندازہ کرو کہ وہ کس طرح بے لگام گھوڑے کی طرح ہو گئے ہیں۔ نہ خدا کا خوف رہا ہے، نہ آخرت کا یقین ہے۔ دنیاوی لذات کو اپنا معبود بنا رکھا ہے پس سب سے اول ضروری ہے کہ اس آزادی اور بے پردگی سے پہلے مردوں کی اخلاقی حالت درست کرو"۔

(ملفوظات جلد ہفتم صہ ۱۳۴، ۱۳۵)

پس جہاں تک خواتین کے حیاء سیکھنے اور سکھانے کا تعلق ہے میں آپ کو یاد دلاتا ہوں کہ اپنے مردوں کو بھی حیاء سکھائیں کیونکہ امر واقعہ یہ ہے کہ آجکل کے معاشرتی دور میں یا آجکل کے معاشرتی اور تمدنی دور میں بہت بڑی ذمہ داری بلکہ اکثر ذمہ داری مردوں کی بے حیائی پر ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحیح مرض کی نشان دہی فرمائی اور صحیح جگہ انگلی رکھی۔ آپؑ فرماتے ہیں:۔

"اگر یہ درست ہو جاوے اور مردوں میں کم از کم اس قدر قوت ہو کہ وہ اپنے نفسانی جذبات کے مغلوب نہ ہو سکیں تو اس وقت اس بحث کو چھیڑو کہ آیا پردہ ضروری ہے کہ نہیں"۔

فرمایا: اگر مردوں کی تربیت ہو جائے اور ان سے عورتیں امن میں آ جائیں اور یقین ہو کہ ان کے جذبات ان پر غالب نہیں آئیں گے تو پھر یہ بحث جائز ہے، یہ بحث چھیڑنا جائز ہے کہ اب پردے کی ضرورت ہے کہ نہیں۔

ورنہ موجودہ حالت میں اس بات پر زور دینا کہ آزادی اور بے پردگی ہو گویا بکریوں کو شیروں کے آگے رکھ دینا ہے۔ ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ کسی بات کے نتیجے پر غور نہیں کرتے۔ کم از کم اپنے Conscience سے ہی کام لیں کہ آیا مردوں کی حالت ایسی اصلاح شدہ ہے کہ عورتوں کو بے پردہ ان کے سامنے رکھا جاوے۔ قرآن شریف نے (جو کہ انسان کی فطرت کے تقاضوں اور کمزوریوں کو مدنظر رکھ کر حسب حال تعلیم دیتا ہے) کیا عمدہ مسلک اختیار کیا ہے "قل للمومنین یغضوا من ابصارھم و یحفظوا فروجھم ذالک ازکیٰ لھم" (سورہ النور: ۳۱) کہ تو ایمان لانے والوں کو کہہ دے وہ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں اور اپنے سوراخوں کی حفاظت کریں۔ یہ وہ عمل ہے جس سے ان کے نفوس کا تزکیہ ہو گا"۔

(ملفوظات جلد ہفتم [مطبوعہ لندن] صہ ۱۳۵)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"یہ بات ہر ایک فہیم انسان سمجھ سکتا ہے کہ بہت سا حصہ انسانوں کا نفس امارہ کے ماتحت چل رہا ہے اور وہ اپنے نفس کے ایسے قابو ہیں کہ اس کے جوشوں کے وقت کچھ بھی خدا تعالیٰ کی سزا کا دھیان نہیں رکھتے۔ جوان اور خوبصورت عورتوں کو دیکھ کر بدنظری سے باز نہیں آتے۔ اور ایسے ہی بہت سی عورتیں ہیں کہ خراب دلی سے بیگانہ مردوں کی طرف نگاہیں کرتی ہیں اور جب فریقین کو باوجود ان کی اس خراب حالت میں ہونے کے پوری آزادی دی جائے تو یقیناً ان کا وہی انجام ہو گا جیسا کہ یورپ کے بعض حصوں سے ظاہر ہے"۔

(لیکچر لاہور، روحانی خزائن جلد ۲۰ [مطبوعہ لندن] صہ ۱۷۳)

یہ سو سال پہلے کی تحریر ہے۔ اس وقت جو بات یورپ کے بعض حصوں سے ظاہر تھی اب تمام دنیا کے ہر حصے سے ظاہر ہو چکی ہے کیونکہ یہ بیماری اب یورپ کا خاصہ نہیں رہی بلکہ تمام دنیا میں یکساں پھیل چکی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"ہاں جب یہ لوگ درحقیقت پاک دل ہو جائیں گے اور ان کی امارگی جاتی رہے گی" (امارگی سے مراد ہے نفس کے اندر جو ہر وقت بدی کی طرف جھکنے کا رجحان پایا جاتا ہے یا نفس ہمیشہ انسان کو حکم دیتا رہتا ہے کہ یہ کام کرو وہ کام کرو فرمایا جب یہ امارگی جاتی رہے گی) "اور شیطانی روح نکل جائے گی اور ان کی آنکھوں میں خدا کا خوف پیدا ہو جائے گا اور ان کے دلوں میں خدا کی عظمت قائم ہو جائے گی اور وہ ایک پاک تبدیلی کر لیں گے اور خدا ترسی کا ایک پاک چولہ پہن لیں گے تب جو چاہیں سو کریں کیونکہ اس وقت وہ خدا کے ہاتھ کے خوجے ہونگے۔ گویا وہ مرد نہیں ہیں اور ان کی آنکھیں اس بات سے اندھی ہونگی کہ نامحرم عورت کو بدنظری سے دیکھ سکیں یا ایسا بدخیال دل میں لاسکیں۔ مگر اے پیارو! خدا آپ تمہارے دلوں میں الہام کرے ابھی وہ وقت نہیں کہ تم ایسا کرو"۔

(لیکچر لاہور، روحانی خزائن جلد ۲۰ [مطبوعہ لندن] صہ ۱۷۳، ۱۷۴)

پھر اسلامی پردے سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اسلامی پردہ سے یہ ہرگز مراد نہیں ہے کہ عورت جیلخانہ کی طرح بند رکھی جاوے۔ قرآن شریف کا مطلب یہ ہے کہ عورتیں ستر کریں۔ وہ غیر مرد کو نہ دیکھیں۔ جن عورتوں کو باہر جانے کی ضرورت تمدنی امور کے لئے پڑے ان کو گھر سے باہر نکلنا منع نہیں ہے وہ بے شک جائیں لیکن نظر کا پردہ ضروری ہے"۔

(ملفوظات جلد اول [مطبوعہ لندن] صہ ۴۴۹)

پس یہ احادیث اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں میں نے کوشش کی ہے کہ رسمی اصطلاحوں میں پڑے بغیر، یہ بحث چھیڑے بغیر کہ پردہ چہرے کے کتنے حصے کا ہے، برقعہ کیسے اوڑھنا چاہئے، کیسا لباس پہننا چاہئے، آپ کو پردے کی روح سمجھا دوں اور آپ کو بتا دوں کہ آپ کے معاشرے کے لئے، خود آپ کی اپنی خوشیوں کے لئے پردے کی روح کو قائم رکھنا بہت ضروری ہے۔

جب اس قسم کی تعلیم دی جاتی ہے تو بعض بچیاں جو اب تک کسی حد تک آزادی کے ماحول میں نکل چکی ہوتی ہیں ان پر اس قسم کی تقاریر اور اس قسم کے درس بہت گراں گزرتے ہیں، بہت بوجھل محسوس کرتی ہیں۔ اگر وہ بال خاص انداز کے کٹائے ہوئے ہیں تو مجلس میں بیٹھی اپنے آپ کو اجنبی سی محسوس کرتی ہیں کہ کس مصیبت میں پھنس گئیں اگر ہمیں پتہ ہوتا کہ یہ باتیں ہونی ہیں تو ہم آتی ہی نہ یہاں۔ جن عورتوں کو بعض اور قسم کے سنگھار پٹار کی عادت پڑ چکی ہوتی ہے، دکھاوے کی عادت پڑ چکی ہے، اپنے جسم کی نمائش کی عادت پڑ چکی ہے، ان پر بھی یہ باتیں بہت گراں گزرتی ہیں اور بڑی مصیبت سے دم سادھ کر وہ وقت کاٹتی ہیں۔ لیکن میں آپ کو یہ بات سمجھانا چاہتا ہوں، خوب اچھی طرح آپ پر روشن کرنا چاہتا ہوں کہ یہ باتیں ہیں تو مشکل۔ اس قسم کا معاشرہ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بیان فرمایا ہے، جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چاہا ہے کہ آپ میں پیدا ہو بہت مشکل کام ہے، آسان نہیں ہے۔ وہ لوگ جو فیصلہ کرتے ہیں کہ ان باتوں کو ہم کلیۃً مان جائیں وہ اپنے دل پر ایک قسم کی موت وارد کر لیتے ہیں۔ ان کو شروع میں یہ لگتا ہے کہ یہ زندگی چلو ٹھیک ہے تو یہ تو موت کے مشابہ زندگی ہے، جہاں کوئی بھی دل کشی باقی نہ رہے، کوئی بھی دل میں تموج نہ رہے، ایک خاموش موت کے مشابہ مردہ کی سی زندگی لیکن اچھا اگر اللہ کا حکم ہے تو یہی سہی ان کے دل بجھ جاتے ہیں اور وہ سمجھتی ہیں کہ اسلام ہے بڑا مشکل کام۔

لیکن میں آپ کو ایک اور بات سمجھانا چاہتا ہوں۔ اگر آپ وسیع نظر سے دیکھیں تو اس مشکل کی زندگی کے نتیجے میں دراصل آپ کے دل کی تسکین اور آخری آسائش ہے۔ اس معاشرے کو قبول کرنا مشکل ہے اور شروع شروع میں بہت مصیبت دکھائی دیتی ہے مگر ان عورتوں کے لئے یا ان خواتین کے لئے جن کو آزاد معاشرے سے واسطہ پڑ چکا ہو اور اس کی ظاہری لذات سے متاثر ہو چکی ہوں۔ وہ خواتین جو مختلف پس منظر میں جوان ہوئی ہیں، جن کو شروع ہی سے اعلیٰ اخلاق کی تعلیم دی گئی ہے، جن کو شروع ہی سے عصمت کی قدر و قیمت کا احساس دلایا گیا ہے، ان کے ہاں یہ مضمون اکسانیت کا موجب نہیں بنتا بلکہ عین ان کے دل کے مطابق ہے۔ ان کو اگر یہ کہا جائے کہ کھلے بندوں پھرو اور ہر قسم کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصے لو، اپنے بال کٹواؤ، اپنی نمائش کرو تو ان کے لئے وہ عذاب محسوس ہو گا، مصیبت پڑ جائے گی کہ یہ کیا تعلیم ہے۔

پس یاد رکھیں موسم کے مطابق باتیں ہوا کرتی ہیں۔ آپ کو یہ تعلیم اس لئے مشکل معلوم ہو رہی ہے کہ آپ کے موسم اور ہیں۔ آپ جس ملک، جس فضا میں سانس لے رہی ہیں وہاں کا موسم مختلف ہے اور اس وجہ سے آپ کے دل میں گھٹن محسوس ہوتی ہے کہ کون اس مصیبت میں پڑے۔ لیکن اگر آپ اس تعلیم کو اپنا لیں تو یاد رکھیں صحیح سکون، سچی جنت اس کے نتیجے میں نصیب ہو گی۔ تصور تو کریں کہ آپ کے مرد آپ کے معاملے میں کلیۃً مطمئن ہوں اور آپ اپنے مردوں کے متعلق کلیۃً مطمئن ہوں۔ جو آپ ان سے چاہتی ہیں وہ ویسے ہی بنیں اور جو وہ آپ سے چاہتے ہیں آپ ویسی ہی ہوں تو دیکھو کیسا اعتماد دلوں میں پیدا ہوتا ہے۔

ایک اور پہلو سے بھی دیکھیں کہ جب آپ کی بچیاں بڑی ہو رہی ہوں تو جس قسم کی آزادی آپ نے اپنے لئے پسند کی تھی ان کے متعلق کیوں گھبراتی ہیں۔ وہی باتیں جب وہ بچیاں کرتی ہیں تو آپ اس سے گھبرا جاتی ہیں۔ آپ جانتی ہیں کہ ان کی عزت کا سوال ہے، ان کی دائمی خوشی کا سوال ہے۔ آپ جانتی ہیں کہ اگر یہ بے لگام ہو گئیں تو پھر ان کا مستقبل خطرے میں ہے۔ ان کو کبھی بھی چین اور سکون کی گھریلو زندگی نصیب نہیں ہو سکے گی۔ یہ ہمیشہ دوڑتی پھریں گی۔ ان کے خاوند ہمیشہ ان سے بے اعتمادی کریں گے۔ نہ ان کو اپنے خاوندوں پر اعتماد رہے گا، نہ ان کے خاوندوں کو ان پر اعتماد رہے گا اور یہ گھر جنت نشان نہیں رہے گا بلکہ ایک ایسا جہنم کا نمونہ بنے گا جہاں نہ عورت کو لطف آئے گا، نہ مرد کو

fozman
foods
A LEADING BUYING GROUP FOR GROCERS AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TELEPHONE
0181-478 6464
0181-553 3611

لطف آئے گا۔ دونوں گھر سے ٹکرا کر باہر بھاگیں گے اور اپنی اپنی لذتوں کو باہر تلاش کریں گے، یہ اس کے برعکس مضمون ہے۔ پس اگر آپ نظر غائر سے دیکھیں، فکر کی آنکھ کھول کر مطالعہ کریں تو آپ یقیناً اس بات پر مطمئن ہو سکتی ہیں کہ اللہ نے کوئی تعلیم آپ پر بوجھ ڈالنے کے لئے نہیں دی بلکہ آپ کے بوجھ ہلکے کرنے کے لئے دی ہے۔

آپ نے جو باہر کی دنیا میں دیکھا ہے یہ اختیار کرنے کے لائق نہیں ہے۔ آخری تجزیہ کی صورت میں خدا تعالیٰ کی تعلیم ہی ہے جو آپ کی جنت کی حفاظت کرتی ہے اور آپ کے سکون اور طمانیت کی ضمانت دیتی ہے۔ اس سے باہر بے چینی ہے، بے قراری ہے، لذتوں کی تلاش میں ہمہ تن دن رات زندگی بسر کرنا ہے مگر وہ لذتیں ہمیشہ آگے بھاگتی چلی جاتی ہیں، کبھی بھی ہاتھ نہیں آتیں۔ آپ نے اگر اپنی تربیت میں توازن نہ پیدا کیا، اگر نیکی کے ساتھ دل لگانے کا سلیقہ نہ سیکھا، اگر حسن و احسان کے ذریعے لذت حاصل کرنے کا آپ کو طریقہ نہ آیا تو آپ کی زندگی دنیاوی لذتوں کی تلاش میں ہمیشہ سرگرداں رہے گی، آپ کو کبھی بھی چین نصیب نہیں ہو سکتا۔

امر واقعہ یہ ہے کہ اسلامی تعلیم کا اگر گہری نظر سے مطالعہ کریں تو آپ یقین کے درجے تک پہنچ سکتی ہیں کہ یہ تعلیم جو مشکل دکھائی دیتی ہے بالآخر اپنے آخری نتیجے کے طور پر آپ کے لئے ایک جنت پیدا کرنے کی ضامن تعلیم ہے۔ جو لطف اس تعلیم کے پھل کھانے میں ہے وہ دوسری زندگی کے پھل کھانے میں نہیں ہے۔ اسی لئے قرآن کریم نے جنت کی مثال دو قسم کے درختوں سے دی ہے۔ ایک وہ درخت جس کے متعلق اللہ نے کوئی پابندی نہیں لگائی کہ اس سے پھل نہ کھاؤ بلکہ یہ فرمایا کہ جہاں سے چاہو پھل کھاؤ۔ یہ وہ تمام پھل وہ ہیں جو خدا کی رضا کے تابع زندگی بسر کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو کھلی آزادیاں دی ہیں یہ بھی کرو، وہ بھی کرو، وہ بھی بہت ہیں، وہ کوئی کم تو نہیں ہیں۔ اس دائرے میں رہیں اور اس دائرے میں رہنا سیکھیں تو پھر آپ کو حقیقی لذت سے آشنائی ہوگی ورنہ آپ کو پتہ ہی نہیں کہ حقیقی لذت اور حقیقی سکون کیا چیز ہے۔ ان کا پھل میٹھا ہوتا ہے، ان کا پھل صحت مند ہوتا ہے۔ یہ پھل کھانے کے بعد جو رضائے باری تعالیٰ کی جنت کے درختوں میں لگتا ہے انسان کو کبھی بھی افسردگی نہیں ہوتی، کبھی پچھتاوا نہیں ہوتا، کبھی بے چینی نہیں ہوتی۔

مگر وہ پھل جس سے آدم کو منع کیا گیا تھا، وہ پھل جس سے حوا کو منع کیا گیا تھا وہ خدا تعالیٰ کی نافرمانی کے درخت کا پھل تھا اور دیکھنے میں لذت والا تھا لیکن اس لذت کے پیچھے شدید بے چینی تھی۔ اور یہی وہ نقشہ ہے جو قرآن کریم نے بڑی وضاحت کے ساتھ کھینچا ہے۔ فرمایا آدم اور حوا پھسل گئے۔ شیطان نے ان کو کہا کہ بہت مزے کا پھل ہے یہی تو کھانے کے لائق ہے۔ جب انہوں نے کھایا تو پھر ان کی کمزوریاں ان پر ننگی ہو گئیں۔ ان کو محسوس ہوا کہ ان کے اندر کیا کیا خامیاں تھیں اور ایک پچھتاوا سا لگ گیا، ایک بے چینی شروع ہو گئی کہ ہم کیا کر بیٹھے ہیں۔ یہ بات گناہ اور نیکی کی تفریق میں بہت ہی ضروری ہے۔ نیکی اور بدی کی تفریق کے لئے جو بینائی ہے وہ اسی بات کو سمجھنے میں پوشیدہ ہے۔ اپنی ساری زندگی پر آپ نظر ڈال کر دیکھ لیں پہلی غلطی جو آپ نے کی ہے کبھی، پہلا گناہ جو کیا ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا اس سے پہلے ایک حیاء کا پردہ تھا جسے پھاڑنا پڑا تھا اور اس گناہ کے بعد مدتوں جس نے بھی وہ گناہ کیا، جس نوعیت کا بھی تھا دل میں بے چینی محسوس کی ہے، بے قراری محسوس کی ہے۔ ایسا شخص ہمیشہ اس کے بعد تڑپتا رہا ہے اور اس نے محسوس کیا کہ جو پھل کھانے میں میٹھا تھا، اثر میں بہت کڑوا ہے اور اس کے پیچھے ایک زہر کا سا مزہ ہے جو منہ میں باقی رہ گیا ہے۔

لیکن جب پھر کیا، جب پھر کیا اور پھر کیا تو پھر یہ کڑوا کسیلا مزہ رفتہ رفتہ نظر سے غائب ہونے لگ گیا اور محسوس نہیں ہوا پس احساسات کی موت کا نام آپ لذت رکھ لیتی ہیں، یہ کیسے ممکن ہے۔ احساس وہی ہے جو طبعی ہے۔ جو پہلی غلطی کے وقت طبعی رد عمل ہے وہی قابل اعتماد احساس ہے جو خدا نے پیدا فرمایا ہے۔ بعد میں جو بے حسی پیدا ہوتی ہے یہ تو احساسات کے مرنے کا، احساسات کی موت کا نام ہے۔ اس لئے نیکی اور بدی کے پھل کی جو عظیم مثال قرآن کریم نے ہمارے سامنے رکھی ہے اس پر آپ غور کریں تو ایک بات قطعی ہے کہ گناہ کے پھل اور نیکی کے پھل میں فرق یہ ہے کہ گناہ کا پھل کھانے میں مزے دار لگتے ہی جوں ہی ختم ہوا پیچھے ایک شدید بے چینی چھوڑ جاتا ہے۔ بے قراری اور بدمزگی۔ اور وہ لوگ جو اس بدمزگی سے نصیحت نہیں پکڑتے، استغفار نہیں کرتے، اللہ کی طرف توبہ کے ساتھ مائل نہیں ہوتے ان کے لئے صرف یہی نہیں کہ ان کی حسیں مر جاتی ہیں بلکہ اس کے بعد ان کی ساری زندگی ایک سزا بن جاتی ہے۔ بد انجام کو پہنچتے ہیں، وہ خراب ہو جاتے ہیں، ان کے گھر خراب ہو جاتے ہیں، ان کے بچے اجڑنے لگتے ہیں۔

پس قرآن کریم کی تعلیم کو تخفیف کی نظر سے نہ دیکھیں۔ یہ کوئی ڈکٹیٹر کا حکم نہیں ہے آپ کے لئے۔ اللہ کا حکم ہے جو فطرت کے باریک در باریک پہلوؤں پر نظر رکھتا ہے اور قرآنی تعلیم عین فطرت کے مطابق ہے۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ ان امور کو سمجھنے کے بعد آپ یہ فیصلہ کریں گی کہ ہر وہ پھل جو ابتداء میں حیاء توڑنے کے ذریعے حاصل ہوتا ہے اس پھل سے اجتناب کریں۔ حیاء کا پردہ اٹھا کر یا اسے پھاڑ کر جس لذت کو بھی آپ حاصل کرتے ہیں یا کرتی ہیں وہ لذت گناہ ہے اور وہ لذت آپ کے آخری مفاد کے خلاف ہے۔ اور پھر حیاء رہے یا نہ رہے وہ بد اثر ضرور باقی رہتا ہے اور ایسے لوگوں کا انجام بہت ہی بد ہوتا ہے۔ بسا اوقات ہم نے دیکھا ہے کہ وہ لوگ جن کی زندگیاں اس طرح اجڑ جائیں ان کے بڑھاپے دیکھ کر انسان عبرت حاصل کرتا ہے۔ بہت ہی خوفناک بیماریوں میں مبتلا ہو کر، ایسے چہروں کے ساتھ وہ مرنے کا انتظار کر رہے ہوتے ہیں جن کے انگ انگ پہ سارے بدن کے دکھ ظاہر ہو رہے ہوتے ہیں۔ ایک ناکام زندگی، ایک گناہوں میں ملوث زندگی، جس نے سارے جسم کو پھوڑا بنا رکھا ہے اس انجام کو پہنچتے ہیں چہرے پر کوئی حیاء کے آثار نہیں ہوتے اور ان کو دیکھ کر عبرت حاصل ہوتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ نیکی ہی ہے جو انجام کار سب سے اچھی چیز ہے۔ آپ کسی نیک کو مرتا ہوا دیکھیں اور پھر ایک بد کو مرتا ہوا دیکھیں تب آپ کو یہ باتیں سمجھ آئیں گی جو میں قرآن اور حدیث کے حوالے سے آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ جب ایک بد کو موت آتی ہے تو اس کی بے قراری اظہر من الشمس ہوتی ہے اور بلا استثناء ہر مرنے والا بد، حسرت سے دیکھتا ہے کہ کاش میں اس سے پہلے کچھ اور کر چکا ہوتا۔ اور ہر نیک جو جان دیتا ہے وہ اپنی جان جان آفریں کے سپرد اتنی طمانیت سے کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں بیان فرماتا ہے "راضیة مرضیة" وہ مجھ سے راضی ہوتی ہیں میں ان سے راضی ہوتا ہوں اور میں انہیں آواز دے کر کہتا ہوں "یا ایتها النفس المطمئنة ارجعی الیٰ ربک راضیة مرضیة" کہ اے میرے پاک بندے لوٹ آ میری طرف "راضیة مرضیة" اس حالت میں کہ تو مجھ سے خوش ہے اور میں تجھ سے خوش ہوں "فادخلی فی عبادی" میرے بندوں میں داخل ہو جا "وادخلی جنتی" اور میری جنت میں داخل ہو جا۔ (سورہ الفجر: ۲۸ تا ۳۱)

پس کیا آپ پسند نہیں کریں گے اور کیا آپ پسند نہیں کریں گی کہ ہم میں سے ہر ایک کو مرتے وقت یہ آواز آئے کہ مجھ سے راضی ہوتے ہوئے میرے پاس آ۔ ایسی حالت میں کہ میں تجھ سے راضی ہوں۔ اور یہ آواز آپ نے بنانی ہے۔ اس زندگی میں جو موت سے پہلے کی زندگی ہے اگر آپ یہ آواز نہیں بنا سکیں تو مرتے وقت آپ کو یہ آواز نہیں آئے گی۔ "راضیة" کا مطلب یہ ہے کہ ساری عمر تو مجھ سے راضی رہا، میرے احکام سے راضی رہا، جو میں نے تجھ سے چاہا تو اس کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالتا رہا۔ پس چونکہ زندگی بھر تو مجھ سے راضی رہا اب موت کے بعد وقت آ گیا ہے کہ میں تجھ سے راضی رہوں اور ہمیشہ راضی رہوں۔ پس اللہ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک کا انجام اس پیاری آواز کو سنتے ہوئے ہو۔ "یا ایتها النفس المطمئنة ارجعی الیٰ ربک راضیة مرضیة۔ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی" کہ اے پیاری روح جو میری طرف لوٹ کر آ رہی ہے اس حال میں میری طرف لوٹ کہ تو مجھ سے راضی ہے یا راضی رہی ہو اور میں تجھ سے راضی ہوں۔ پس میرے بندوں میں داخل ہو اور میری جنت میں داخل ہو۔ اب جنتیں تو بہت سی ہیں۔ یہ وہ لوگ جو "راضیة مرضیة" ہیں ان کی جنت کو اللہ نے اپنی جنت قرار دیا ہے۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ ساری عمر وہ رضا کی خاطر زندہ رہے۔ اور جس کی رضا کی خاطر رہے اسی کا قرب ان کی جنت بنتا ہے۔ پس میری جنت سے مراد یہ ہے کہ تمہیں ہم سب سے اعلیٰ درجے کی جنت عطا کریں گے جو قرب الٰہی کی جنت ہے۔ خدا کرے کہ ہم سب کو یہی نیک انجام نصیب ہو۔ اس کے ساتھ ہی اب ہم دعا کرتے ہیں اور آج کا یہ اجلاس اس دعا کے ساتھ ختم ہوگا۔ (اب خاموشی کے ساتھ میرے ساتھ دعا میں شامل ہو جائیں۔ یہ اجلاس اس دعا کے بعد اختتام پذیر ہوگا۔ آیئے دعا کرلیں)۔

مفید طبی معلومات

(ڈاکٹر امۃ الرزاق سمیع۔ ایف۔ آر۔ سی۔ ایس)

کولیسٹرول کیا ہے؟

آپ نے اکثر سنا ہوگا کہ ڈاکٹر خون میں کولیسٹرول (Cholesterol) کی بابت بات کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کولیسٹرول کی مقدار خون میں کم ہونی چاہئے۔

کولیسٹرول کیا ہے؟

کھانے میں جو چربی، گھی، مکھن اور کریم استعمال کی جاتی ہے۔ اس کا بڑا حصہ ایک خاص قسم کے کیمیائی مادے سے بنا ہوتا ہے جسے کولیسٹرول کہتے ہیں۔ یہ کیمیائی مادہ ہمارے جسم میں بے حد کام آتا ہے کیونکہ ہمارے جسم کے ہر خلیے کے اوپر کولیسٹرول کا غلاف چڑھا ہوتا ہے جو کہ خلیے کی حفاظت کرتا ہے۔ کولیسٹرول جسم میں خاص زنانہ یا مردانہ ہارمون بنانے کے کام آتا ہے۔

کولیسٹرول کی زیادتی کیسے ہوتی ہے؟

اگر ہماری غذا میں چربی کی مقدار ضرورت سے زیادہ ہو جائے تو ہمارے جسم میں کولیسٹرول جمع ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ فل کریم ملک، دودھ، انڈا، گھی، مکھن اور بڑے گوشت میں بہت زیادہ کولیسٹرول پائی جاتی ہے۔

کیا کولیسٹرول کی زیادتی نقصان دہ ہے؟

جی ہاں! کولیسٹرول ایسی چربی ہے جو کہ بہت آسانی سے انسان کے خون کی رگوں میں جمع ہو جاتی ہے۔ اگر یہ چربی خون کی رگوں میں جم جائے تو یہ رگیں تنگ ہو جاتی ہیں اور خون کا بہاؤ ہلکا ہو جاتا ہے۔ اس لئے اگر یہ رگیں دل کو جاتی ہوں تو دل کو خون ملنا کم ہو جاتا ہے۔ اور اس کا نتیجہ دل کے دورے کی صورت میں نکلتا ہے۔ اگر یہ رگیں دماغ کو جاتی ہوں تو دماغ کو خون ملنا کم ہو جاتا ہے اور فالج کا خطرہ ہوتا ہے۔

کولیسٹرول کی موروثی بیماریاں

بعض خاندانوں میں یہ موروثی بیماری ہوتی ہے کہ جسم میں کولیسٹرول کو استعمال کرنے والے کیمیائی مادے نہیں ہوتے لہذا جو بھی چربی کھانے میں استعمال ہو وہ سیدھی رگوں میں جمع ہو جاتی ہے۔ یہ بہت خطرناک بیماری ہے۔ اور اس بیماری میں مبتلا ہونے والے لوگ چھوٹی عمر میں دل کے دورے کا شکار ہو سکتے ہیں۔

کیا خون میں کولیسٹرول کی مقدار کم کی جا سکتی ہے؟

جی ہاں! زیادہ تر لوگوں میں غذا میں تبدیلی سے خون میں کولیسٹرول کی مقدار پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ کھانے میں تلی ہوئی اور زیادہ گھی والی چیزیں نہ کھائیں اور انڈا، فل کریم والا دودھ، مکھن، گھی اور بڑے گوشت کو مناسب مقدار میں استعمال کرنے سے خون میں کولیسٹرول کی مقدار کم ہو جاتی ہے۔ آج کل ایسی دوائیاں بھی دستیاب ہیں جو کہ جسم میں کولیسٹرول کی مقدار کم کر دیتی ہیں۔ ان دواؤں کے باقاعدہ استعمال سے دل کے حملہ کا امکان کم ہو جاتا ہے۔

تازہ ترین ریسرچ نے ثابت کیا ہے کہ تازہ سبزیاں اور پھل کھانے سے کولیسٹرول کے خراب اثرات جسم پر ظاہر نہیں ہوتے۔ لہٰذا اگر ہم خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ غذاؤں سے ہر چیز ایک معتدل مقدار میں کھائیں تو اللہ کے فضل سے ایسی بیماریوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

خطبہ جمعہ

بڑی نگرانی اور بیدار مغزی کے ساتھ جھوٹ سے اپنے معاشرے کو پاک کرنا آپ پر لازم ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۴ مئی ۱۹۹۶ء مطابق ۲۴ ہجرت ۱۳۷۵ ہجری شمسی بمقام بادکروئس ناخ (Badkreuz Nach) (جرمنی)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم.
﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم* الحمد لله رب العٰلمين* الرحمٰن الرحيم* مٰلك يوم الدين* إياك نعبد وإياك نستعين* اهدنا الصراط المستقيم* صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين*﴾.

وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ وَإِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا﴿۷۳﴾ (سورہ الفرقان آیت ۷۳)

آج مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کا سالانہ اجتماع شروع ہو رہا ہے اور آج کے خطبے ہی میں مجھے خدام سے بھی افتتاحی خطاب کرنا ہے۔ اس سلسلے میں میں نے آج کے خطبے کا موضوع یہ آیت چنی ہے جس کی میں نے ابھی تلاوت کی ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کی صفات بیان فرماتے ہوئے جو رحمان خدا کے بندے ہیں فرماتا ہے "والذین لا یشھدون الزور واذا مروا باللغو مروا کراما" کہ یہ وہ لوگ ہیں جو جھوٹ کی گواہی نہیں دیتے یا جھوٹ کی زیارت نہیں کرتے۔ "یشھدون الزور" کے دونوں معانی ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں رمضان کے مہینے کے متعلق فرمایا "فمن شھد منکم الشھر" جس نے اس رمضان کے مہینے کا منہ دیکھا وہ یہ کرے۔ تو "لا یشھدون الزور" کا جو عام معروف ترجمہ ہے وہ تو یہ ہے کہ وہ جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔ مگر اس آیت میں خصوصیت کے ساتھ جو مضمون بیان ہے اس میں یہ ترجمہ کرنا بدرجہ اولیٰ ہوگا کہ وہ جھوٹ کا منہ تک نہیں دیکھتے۔ "واذا مروا باللغو مروا کراما" اور جب وہ لغوبات سے گزرتے ہیں تو عزت اور وقار کے ساتھ گزر جاتے ہیں۔ تو چونکہ لغوبات بھی جھوٹ کی ایک قسم ہے اس لئے جھوٹ کو دیکھتے تک نہیں کا مضمون اس آیت کے سیاق و سباق میں بالکل صحیح بیٹھتا ہے۔

آج خصوصیت کے ساتھ مشرقی قومیں جھوٹ کا شکار ہو چکی ہیں۔ اور اگرچہ مغرب میں بھی یہ بیماری داخل ہو رہی ہے مگر عملاً دونوں میں بہت زیادہ فرق ہے۔ ہمارے ملک پاکستان میں بھی اور ہمسایہ ملک ہندوستان میں بھی، بنگلہ دیش میں بھی اور افریقہ کے اکثر ممالک میں بھی جھوٹ اب ایک روزمرہ کی عادت بن چکا ہے۔ اور دنیا میں سب سے بڑی تباہی مچانے والی کمزوری جھوٹ ہے جو ایک عام کمزوری بن کے شروع ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ تمام بڑے گناہوں میں سب سے بڑا گناہ بن جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جھوٹ سے باز رکھنے کے لئے جو نصائح فرمائیں ان میں ایک یہ بھی ہے۔

حضرت ابوبکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں گناہوں میں سے بڑے گناہوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ یعنی ایسے گناہ جو بہت بڑے ہیں ان میں وہ جو بہت ہی بڑے بڑے ہیں ان کے متعلق میں تمہیں نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا، ضرور بتائیں یا رسول اللہ۔ تو آپؐ نے فرمایا اللہ کا شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا۔ یہ دونوں باتیں بیان فرمانے کے بعد آپ تکیے کا سہارا لئے ہوئے تھے جوش میں آکر بیٹھ گئے اور بڑے زور سے فرمایا "الاوقول الزور، الاوقول الزور، الاوقول الزور، الاوقول الزور" سنو خبردار جھوٹ نہ بولنا، جھوٹ نہ بولنا، جھوٹ نہ بولنا، جھوٹ نہ بولنا۔ آپ نے اس بات کو اتنی دفعہ دہرایا کہ ہم نے چاہا کہ کاش حضور خاموش ہو جائیں۔ (بخاری کتاب الادب، باب عقوق الوالدین)۔

اگرچہ جھوٹ کا ذکر تیسرے نمبر پر آیا مگر سب سے زیادہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جھوٹ پر آکر جوش کا اظہار فرمایا اور بے اختیار بار بار یہ نصیحت فرماتے رہے کہ خبردار جھوٹ کے قریب تک نہ جانا۔ وجہ یہ ہے کہ جھوٹ سب گناہوں کی جڑ ہے۔ شرک بھی جھوٹ ہی کا نام ہے۔ اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا بھی ایک جھوٹ ہے۔ درحقیقت جھوٹ کا جتنا بھی آپ تجزیہ کریں آپ اسی حد تک یہ معلوم کریں گے کہ ہر بدی کی جڑ جھوٹ کی سرزمین میں ہے۔ جھوٹ کی زمین سے ہی تمام بدیاں پھوٹتی ہیں۔ یہ وجہ ہے کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جھوٹ کا ذکر فرماتے ہوئے بار بار یہ تاکید فرمائی کہ خبردار جھوٹ سے پرہیز، جھوٹ سے پرہیز۔ جھوٹ کے متعلق جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے یہ ہر بیماری کی جڑ ہے اور شرک بھی جھوٹ ہی سے پیدا ہوتا ہے اور جھوٹ ہی درحقیقت سب سے بڑا شرک ہے کیونکہ آپ اپنی روزمرہ کی زندگیوں کا گہری نظر سے مشاہدہ کر کے دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ہر جھوٹ جو بولا جاتا ہے وہ کسی جھوٹے معبود کی خاطر بولا جاتا ہے اور فی ذاتہ انسان کو جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے۔

ہمیشہ سچ بولنا فطرت کے مطابق ہے اور ایک انسان سچی بات کرنا ہی پسند کرتا ہے مگر اس کے باوجود جتنا روزمرہ کی زندگی میں جھوٹ داخل ہوا اتنے ہی جھوٹے خدا انسان کی زندگی میں داخل ہو چکے ہوتے ہیں۔ اور جھوٹ ہمیشہ ایک فرضی معبود کی عبادت کی خاطر بولا جاتا ہے مثلاً آپ کو روزمرہ کی باتیں کرتے ہوئے کوئی ایسی بات بیان کرنا ہو جس سے آپ اپنے کسی جرم پر پردہ ڈالنا چاہیں، وہ خواہ شہادت کے دوران ہو یا بغیر شہادت کے ہو، تو اس وقت آپ جھوٹ کا سہارا لے کر حقیقت سے دنیا کی نظر پھیر دیتے ہیں۔ یعنی جب اپنی نظر حقیقت سے پھیرتے ہیں تو دنیا کو بھی دھوکہ دیتے ہیں اور ایک مقصد حاصل کرتے ہیں۔ اور اللہ کی عبادت اس سے تمام خوبیاں، تمام نیکیاں، تمام اچھی باتیں حاصل کرنے کی خاطر کی جاتی ہیں وہ لوگ جن کی زندگیوں سے خدا نکل چکا ہو وہ یہی کام جھوٹ سے لیتے ہیں اور ہر مقصد کو جھوٹ کے ذریعے سے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ جھوٹ کا کاروبار اتنا چل پڑتا ہے کہ زندگی کے ہر شعبے میں داخل ہو جاتا ہے۔ سیاست جھوٹی ہو جاتی ہے، تجارت جھوٹی ہو جاتی ہے، میاں بیوی کے تعلقات جھوٹے ہو جاتے ہیں، ماں باپ اور بچوں کے تعلقات جھوٹے ہو جاتے ہیں۔ دوستوں کے تعلقات جھوٹے ہو جاتے ہیں، زندگی محض ایک دکھاوا بن کے رہ جاتی ہے اور اس ساری زندگی میں انسان جھوٹ کی عبادت کرتے کرتے دم توڑ دیتا ہے اور اسے معلوم نہیں ہوتا کہ میں ایک مشرک کے طور پر اپنے خدا کے حضور حاضر ہونے والا ہوں۔

وہ جھوٹ جو فائدہ نہ دے وہ بولا ہی نہیں جاتا۔ یہ بنیادی حقیقت ہے جسے آپ یاد رکھیں۔ اور روزانہ جتنی مرتبہ آپ کو جھوٹ بولنے کی عادت ہو اتنی مرتبہ ہی آپ شرک میں مبتلا ہوتے ہیں۔ پس ہر انسان کی توحید کا معیار اس کے جھوٹ اور سچ سے پہچانا جائے گا۔ ہاں اس میں ایک استثناء بھی ہے اور وہ یہ کہ بعض لوگوں کو جب جھوٹ کی عادت پڑ جاتی ہے تو پھر وہ عادت ان کو روزمرہ ایسے جھوٹ بولنے پر بھی مجبور کرتی ہے جس کا کوئی واضح مقصد پیش نظر نہیں ہوتا۔ اس لئے آپ اسے یہ نہیں کہہ سکتے کہ کوئی بامقصد جھوٹ کی عبادت کی گئی ہے۔ جیسے نیک لوگ بھی جب نمازوں کے عادی ہو جاتے ہیں تو بعض دفعہ یہ پتہ ہی نہیں ہوتا کہ ہم کیا کر رہے ہیں اور کیا سوچ رہے ہیں۔ بے خیالی میں بھی نماز تو پڑھتے ہیں کہ وہ عادت ہے۔ لیکن بسا اوقات بالارادہ نماز پڑھی جاتی ہے اور جو بالارادہ نماز ہو وہ سچی عبادت ہے۔ جو عادت کی نماز ہو وہ فرض تو پورا کر دیتی ہے مگر حقیقت میں عبادت کی روح نہیں رکھتی۔ پس منفی طور پر جھوٹ کی بھی یہی کیفیت ہے۔ کبھی تو یہ مخلصانہ غیر اللہ کی عبادت بن جاتا ہے۔ کبھی یہ روزمرہ کی عام عادت بن جاتا ہے جس میں وہ عبادت کا مفہوم کم رہ جاتا ہے اور عادت کا مفہوم زیادہ ہو جاتا ہے۔

چنانچہ قرآن کریم نے اسی مضمون سے متعلق فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ تمہیں تمہاری قسموں سے متعلق پکڑے گا مگر لغو قسموں کو نظرانداز فرما دے گا۔ جو لغو قسمیں ہیں یعنی جھوٹی، بے ہودہ قسمیں ان پر خدا تمہاری پکڑ نہیں کرے گا۔ یہ بھی اس کا احسان ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہ قسمیں عادتاً کھائی گئی ہیں۔ یعنی جو جھوٹ بولا جا رہا ہے یہ عادتاً بولا جا رہا ہے، اس میں حقیقت کچھ نہیں۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے عادتاً جھوٹ بولنے کو بھی ایک نہایت ہی خطرناک بات قرار دیا ہے کیونکہ آپ فرماتے ہیں کہ رفتہ رفتہ جھوٹ بولنے سے ہی عادت بنتی ہے اور جب عادت بنتی ہے تو ایسے انسان کو یہ عادت لازماً جہنم کی طرف لے جاتی ہے۔ چنانچہ آپؐ فرماتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے تمہیں سچ بولنا چاہئے کیونکہ سچ نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے۔ انسان سچ بولتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا ہے یہاں تک

کہ وہ اللہ کے حضور صدیق لکھا جاتا ہے یعنی یاد رکھیں سچ بولتا ہے کے ساتھ آپ نے فرمایا کہ سچ بولنے کی کوشش کرتا ہے اور کوشش کرنے کے بعد فرمایا یہاں تک کہ وہ خدا کے حضور صدیق لکھا جاتا ہے۔ پس اس میں ہمارے لئے ایک بہت ہی بڑی خوش خبری ہے کہ اگر ہم فوری طور پر اپنے آپ کو جھوٹ سے کلیۃً پاک نہ بھی کر سکیں۔ اگر خدا کی خاطر دل میں ارادہ باندھیں اور مسلسل توجہ کے ساتھ محنت کرتے چلے جائیں اور جھوٹ سے چھٹکارے کی کوشش اور سچ بولنے کی عادت کو اپنانے کی کوشش کرتے چلے جائیں۔ اس حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ ایسا وقت آتا ہے کہ وہ خدا کے حضور صدیق لکھا جاتا ہے یعنی بہت سچا ہو جاتا ہے اور یہ محنت ضائع نہیں جاتی۔

اس کے برعکس فرمایا اور تمہیں جھوٹ سے بچنا چاہئے کیونکہ جھوٹ فسق و فجور کا باعث بن جاتا ہے اور فسق و فجور آگ کی طرف لے جاتے ہیں۔ ایک شخص جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ کا عادی ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں کذاب لکھا جاتا ہے۔ (بخاری کتاب الادب. باب قول اللہ تعالیٰ اتقوا اللہ و کونوا مع الصادقین) ۔ پس اگرچہ جھوٹ کا عادی انسان بعض دفعہ بے خیالی میں بھی جھوٹ بولتا ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ یہ عادت ایک لمبے عرصے کی بدیوں کی وجہ سے پختہ ہوئی ہے۔ اس کا مزاج بن گیا ہے اور ایسے شخص کو خدا تعالیٰ کذاب لکھ دیتا ہے یعنی انتہائی جھوٹ بولنے والا۔ اور کذاب کے لئے جہنم مقدر ہے وہ جنت کا منہ نہیں دیکھے گا۔

جھوٹ کی زمین سے ہی تمام بدیاں پھوٹتی ہیں

پس "لا یشھدون الزور" میں جو شہادت بیان فرمائی گئی وہ در حقیقت اسی غرض سے ہے کہ اگر آپ جھوٹ کا مونہہ نہیں دیکھیں گے تو آپ جہنم کا مونہہ بھی نہیں دیکھیں گے۔ اگر آپ جھوٹ کا مونہہ دیکھیں گے تو جنت کا مونہہ نہیں دیکھیں گے۔ یہ دو چیزیں اکٹھی نہیں چل سکتیں۔ اس کے باوجود ہم جھوٹ سے بہت بے پرواہ ہیں۔ اور بسا اوقات ایک کام کرنے سے پہلے ہی جھوٹ کا ارادہ باندھ کر گھر سے چلتے ہیں۔ کوئی تجارت ہو یا کوئی معاہدہ کرنا ہو یا کسی ملک میں داخل ہونا ہو، پاسپورٹ کا ناجائز استعمال کرنا ہو یا کوئی اور غرض پیش نظر ہو بسا اوقات انسان دل میں یہ ارادہ باندھ کر گھر سے نکلتا ہے کہ میں جھوٹ بولوں گا اور مطمئن ہو جاتا ہے کہ اب میرے کام بن جائیں گے کیونکہ میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ جھوٹ سے فائدہ اٹھاؤں گا۔ یہ جو اطمینان قلب ہے جو جھوٹ کے نتیجے میں حاصل ہوتا ہے یہ شرک ہے۔ اور یہ پکی علامت ہے کہ یہ انسان مشرک ہے، بت پرست ہے، اگرچہ اپنا نام اس نے موحد رکھا ہے۔ عبادت کرتا ہے خدا کی بظاہر، سجدے کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے حضور، لیکن اس کی ساری فطرت، ساری روح جھوٹ کے حضور جھکی رہتی ہے اور اسی کو سجدے کرتی ہے۔

پس یاد رکھو کہ جھوٹ کوئی معمولی بیماری نہیں۔ یہ ایسی بیماری ہے جو ہر شرک کی جڑ اپنے اندر رکھتی ہے۔ ہر ناشکری کی جڑ اپنے اندر رکھتی ہے۔ پس توحید کے منافی ایک ایسا گناہ ہے جو توحید کے ہر پہلو سے اس کی حقیقت کو چاٹ جاتا ہے، کچھ بھی باقی نہیں رکھتا۔ اور احسان مندی، احسان کے خیال یا شکر گزاری کے جذبات کو بھی کلیۃً چٹ کر جاتا ہے۔ جھوٹے لوگ نہ اپنے ماں باپ کے ہوتے ہیں، نہ خدا کے ہوتے ہیں۔ اور ماں باپ کا ذکر خدا کے بعد اس تعلق میں بیان فرمایا گیا ہے، اس نسبت سے بیان فرمایا گیا ہے کہ سب سے بڑا رشتہ تخلیق کا رشتہ ہے۔ خدا چونکہ خالق ہے اس لئے سب سے زیادہ اس کا حق ہے۔ اور خدا کے بعد چونکہ ماں باپ تخلیق کے عمل میں بنی نوع انسان میں سب سے زیادہ حصہ لیتے ہیں، تمام رشتوں میں سے سب سے زیادہ تخلیقی عمل میں حصہ لینے والے ماں باپ ہوتے ہیں اس لئے خدا کے بعد اگر کسی کا حق ہے تو ماں باپ کا ہے۔ اور جھوٹ ان دونوں حقوق کو تلف کر دیتا ہے۔ دوستیوں کے حقوق کو بھی تلف کر دیتا ہے کیونکہ وہ نسبتاً ادنیٰ ہیں۔ میاں بیوی کے حقوق کو بھی تلف کر دیتا ہے کیونکہ وہ نسبتاً ادنیٰ ہیں۔ قومی حقوق کو بھی تلف کر دیتا ہے کیونکہ وہ نسبتاً ادنیٰ ہیں۔ اور حکومت کی اطاعت، فرمانبرداری اور انصاف کے ساتھ اس سے معاملہ کرنے کو بھی تلف کر دیتا ہے کیونکہ یہ بھی لوگوں کے نزدیک ایک بہت ہی معمولی بات ہے۔ پس یہ دیکھیں کہ جھوٹ آپ کی مجالس میں پلتا کیسے ہے؟ آپ کے گھروں میں کس طرح بار بار استعمال ہوتا ہے اور کیوں آپ کی طبیعت پر اس کا برا اثر نہیں پڑتا۔ جب تک یہ احساس بیدار نہیں کریں گے آپ جھوٹ کی بیماری سے شفایاب نہیں ہو سکتے۔

روزانہ جتنی مرتبہ آپ کو جھوٹ بولنے کی عادت ہو اتنی مرتبہ ہی آپ شرک میں مبتلا ہوتے ہیں

آپ ایک ایسی قوم میں آئے ہیں، ایک ایسے ملک میں آپ نے پناہ ڈھونڈی ہے جو اس پہلو سے بالعموم آپ سے بہتر نمونے دکھانے والا ملک ہے۔ بلکہ جہاں تک میں نے جائزہ لیا ہے اور اس میں رعایت مقصود نہیں بلکہ حقیقت حال میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ تمام یورپ میں میرے نزدیک جرمن قوم سب سے زیادہ سچ بولنے والی ہے۔ اللہ کرے کہ یہ ان کی نیکی اور سچائی ان کو بالآخر توحید کی طرف لے جائے۔ خدا کرے یہ نیکی قائم رہے اور جیسا کہ آج دنیا میں سچ زائل ہو رہا ہے اس قوم میں یہ بیماری داخل نہ ہو جو عموماً ترقی یافتہ ملکوں میں بھی داخل ہو چکی ہے اور یہ قوم اپنے سچ کی حفاظت کر سکے۔ مگر حقیقت یہی ہے کہ ہر پہلو پر غور کرنے کے بعد گہری نظر سے جائزہ لینے کے بعد میں نے یہ حقیقت معلوم کی ہے، دریافت کی ہے یہ بات، کہ تمام یورپین یا مغربی قوموں میں سب سے زیادہ فطرتاً سچی قوم جرمن قوم ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ بعض دفعہ لوگ ان کو اکھڑ سمجھتے ہیں۔ بعض دفعہ لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ سخت مزاج ہیں حالانکہ ان کے اندر سچائی کی وجہ سے ایک ڈسپلن پیدا ہو گیا ہے اور اسی بناء پر بعض معاملات میں یہ سختی سے عمل کرتے ہیں۔ مگر حقیقت میں اس کی وجہ طبیعت کا اکھڑ پن نہیں ہے کیونکہ اس کے برعکس میں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ یہ قوم سچ کی قدر دان بھی ہے۔ اور جہاں یہ لوگ سچے لوگ دیکھتے ہیں وہاں ان سے طبعاً ان کے دل میں محبت پیدا ہوتی ہے اور دنیا کی سچی قومیں ہی ہیں جو سچوں سے محبت کرتی ہیں یا کر سکتی ہیں۔

پس آپ کے لئے یہ ایک بہت بڑی نعمت ہے کہ آپ ایک ایسے ملک میں آئے ہیں جہاں کم سے کم آپ کے سچ پر کوئی ابتلا نہیں آیا۔ اور آپ سچ بولنا چاہیں تو ان کے مزاج کے موافق رہیں گے، ان کے مزاج کے برعکس بات نہیں کریں گے۔ اس کے باوجود اگر آپ اپنی پرانی گندی عادتوں کو ساتھ لے کر یہاں داخل ہوں اور ان سے جھوٹ کا معاملہ کریں تو بہت ہی بڑا گناہ ہے، بہت ہی بڑی ناشکری بھی ہے۔ پس جیسا کہ خدا تعالیٰ نے جھوٹ کے مضمون کے ساتھ ناشکری کے مضمون کو باندھا ہے یاد رکھیں یہاں بھی آپ کا یہی معاملہ ہے۔ اگر آپ جھوٹ بولیں گے اس ملک میں رہ کر تو اس قوم کی مہمان نوازی، اس کے اعلیٰ اخلاق کی بھی ناقدری اور ناشکری کرنے والے ہونگے۔ وہ فوائد جو یہ آپ کو ویسے دیتے ہیں اگر آپ جھوٹ کے ذریعے حاصل کرنے کی کوشش کریں گے تو محض یہی نہیں کہ آپ ان کے ناشکر گزار ہوں گے، آپ خدا کے بھی ناشکر گزار ہونگے۔ اور آپ کا کوئی نیک اثر اس قوم پر پھر قائم نہیں ہو سکتا۔ نہ آپ کا، نہ آپ کے دین کا، نہ آپ کی قوم کا۔ پس آپ جھوٹ کے ایمبیسیڈر بن کر، جھوٹ کے سفیر بن کر اگر غیر قوموں میں یا دوسری قوموں میں زندگی بسر کرتے ہیں تو حقیقت میں شیطان کے سفیر بن کر زندگی بسر کرتے ہیں۔ اللہ کے سفیر تو سچ کے علمبردار ہوتے ہیں، سچ کے نقیب بنا کرتے ہیں اور آپ کو خدا تعالیٰ اگر سچائی کا موقع عطا فرمائے تو بہت تیزی کے ساتھ آپ اس قوم کے دلوں کو فتح کر سکتے ہیں۔

جھوٹے لوگ نہ اپنے ماں باپ کے ہوتے ہیں نہ خدا کے ہوتے ہیں

پس اگر آپ نے اپنی میزبان قوم کے دلوں کو فتح کرنا ہے تو اس کی چابی بھی سچائی میں ہے۔ سچ بولیں، سچا کردار بنائیں، سچ کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیں۔ آپ کے چہروں سے سچائی ظاہر ہو۔ آپ کے اطوار سچے ہوں۔ آپ کی طرز گفتگو سچی ہو۔ اور جھوٹ کا تصور تک آپ کے قریب نہ آئے۔ یہ وہ مضمون ہے جس کے متعلق پھر کہا جا سکتا ہے کہ "لا یشھدون الزور" احمدی وہ لوگ ہیں جو جھوٹ کا منہ تک نہیں دیکھتے۔ اگر آپ یہ کریں تو آپ زندہ رہیں گے۔ آپ کی بقاء کی قطعی ضمانت دی جا سکتی ہے۔ کیونکہ جو سچا ہو خدائے واحد و یگانہ اس کی حفاظت فرماتا ہے۔ اور خدا اس کی پشت پناہی فرماتا ہے۔ ہر خطرے سے اس کو بچاتا ہے کیونکہ اس نے جھوٹ کا سہارا موجود ہونے کے باوجود جھوٹ کا سہارا نہیں لیا۔ پس یہ بندہ رحمان خدا کا بندہ بن جاتا ہے اور وہ اس کی حفاظت کرنا خود اپنے ذمہ لے لیتا ہے۔ یہ وہ حقیقت ہے جس میں ادنیٰ بھی شک نہیں۔ یہ وہ حقیقت ہے جس سے اکثر دنیا مونہہ پھیرے بیٹھی ہے۔ پس آپ نے ایک بہت ہی بڑی ذمہ داری اس قوم میں ادا کرنی ہے اور وہ اسلام اور احمدیت کا نقیب بننا ہے۔ اور یہ ایک ایسی ہم آہنگی ہے جس کے نتیجے میں آپ دونوں کے درمیان گفت و شنید میں کچھ فاصلے دکھائی نہیں دیں گے۔ سچے سچوں سے ملتے ہیں تو ان کے اندر ایک فطری اور طبعی لگاؤ ہوتا ہے جو ان کو ایک دوسرے کے قریب کر دیتا ہے۔

اور میں نے یہ دیکھا ہے کہ اکثر داعی الی اللہ وہی کامیاب ہیں جن کے اندر سچائی پائی جاتی ہے کیونکہ وہ سچی بات کرتے ہیں خواہ تھوڑی کریں۔ سچی بات کرتے ہیں خواہ زیادہ دلائل نہ بھی جانتے ہوں۔ ان کی بات میں وزن پیدا ہو جاتا ہے۔ اور وزن سچائی کا نام ہے چالاکیوں کا نام نہیں۔ ایک چھوٹی سی بات بھی جو

محمد صادق جیولرز

MOHAMMAD SADIQ JUWELIER

آپ کے شہر ہمبرگ میں عرب امارات کی دوسری شاخ۔ ہمارے ہاں جدید ترین ڈیزائنوں میں خالص سونے کے زیورات دستیاب ہیں۔ عرب امارات کے بنے ہوئے ۲۲ قیراط سونے کے زیورات گارنٹی کے ساتھ دستیاب ہیں۔ نیز زیورات کی مرمت کے علاوہ ہر قسم کے زیورات آرڈر پر بھی بنوائیں۔ پرانے زیورات کو نئے میں بھی تبدیل کروا سکتے ہیں۔

ہمارے پتہ جات

Frankfurt:
S. Gilani,
Tel: 069/685893

Hamburg:
Hinter der Markthalle 2
Near, Thalia Theater Karstedt,
20095 Hamburg,
Tel: 040/30399820

سچی ہو بعض دفعہ غیر معمولی وزن اختیار کر لیتی ہے۔ اس کے مقابل پر ہزار دلائل بھی کام نہیں کرتے اور بے حقیقت ہو جاتے ہیں۔ یہاں جو خاص کامیاب داعی الی اللہ ہیں ان میں سے بعض ایسے ہیں جن کو جرمن زبان بھی بہت تھوڑی آتی ہے۔ ایسے ہی ایک داعی الی اللہ سے ملاقات کے دوران میں نے پوچھا کہ بتائیں آپ کیا کرتے ہیں۔ تو انہوں نے بڑی سادگی سے کہا کہ دو ہی باتیں ہیں جو میں جانتا ہوں۔ ایک یہ کہ مجھے کوئی علم نہیں زبان بھی نہیں آتی اور اس کا ایک ہی توڑ ہے کہ میں لوگوں کو دعوت دے کر اپنے گھر مہمان بلا لیتا ہوں۔ اور جس حد تک بھی جو کچھ مجھے کہنا آتا ہے سادہ لفظوں میں ان کو کہتا ہوں اور اس مہمان نوازی کے نتیجے میں وہ چند منٹ جو میرے پاس بیٹھتے ہیں میں محسوس کرتا ہوں کہ وہ میرے بہت قریب آ رہے ہیں۔ اور وہ مجلس ختم نہیں ہوتی مگر ہم ایک دوسرے کے بہت قریب آ چکے ہوتے ہیں۔ تب میں ان سے پوچھتا ہوں کہ اگر آپ پسند کریں تو میں آپ کو کچھ لٹریچر دوں۔ تو اکثر وہ کہتے ہیں ہاں ہمیں ضرور دیں۔ اور جب میں لٹریچر دیتا ہوں تو وہ بسا اوقات مثبت نتائج ظاہر کرتے ہیں۔ اور صرف اتنی سی میری تبلیغ ہے جس کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کے فضل سے مجھے ایک سال میں تیس احمدی مل چکے ہیں جو بہت مخلص اور فدائی ہیں اور پوری طرح جماعت کے نظام کا حصہ بن چکے ہیں۔

تمام یورپین یا مغربی قوموں میں سب سے زیادہ فطرتاً سچی قوم جرمن قوم ہے

دوسری بات انہوں نے مجھے یہ بتائی کہ دوسرا راز یہ ہے کہ میری بیوی بہت مہمان نواز ہے۔ وہ کہتے ہیں اگر بیوی مہمان نواز نہ ہوتی تو مجھے جرات ہی نہ ہوتی کہ اس طرح وقت بے وقت گھروں میں مہمان لے آتا۔ کوئی پہلے سے طے شدہ پروگرام تو ہوتا نہیں۔ رستہ چلتے کسی سے باتیں شروع ہوئیں، تھوڑی سی ہم آہنگی دیکھی اور اس سے پوچھا کہ کیوں جی آپ پسند فرمائیں گے کہ تھوڑا سا پاکستانی کھانا چکھ لیں۔ اکثر تعجب کی وجہ سے یا انوکھی بات سمجھ کر وہ کہتے ہیں ہاں ٹھیک ہے۔ کہتے ہیں میں اس یقین کے ساتھ گھر میں آتا ہوں کہ کوئی بھی وقت ہو، کسی قسم کی بھی کوئی مشکل ہو میری بیوی ضرور میرا ساتھ دے گی اور ہمیشہ ساتھ دیتی ہے۔ ہنستے ہوئے، مسکراتے ہوئے وہ اس طرح ان کو Welcome کرتی ہے کہ اپنے مہمانوں کو، جو ذاتی مہمان ہوں ان کو بھی شاید اس طرح شوق سے کوئی Welcome نہ کر سکے۔ کیونکہ اس کی زبان پر سبحان اللہ ہوتا ہے۔ کہتی ہے اللہ کے مہمان آئے ہیں۔ اور اس وجہ سے خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ غیر معمولی جوش اور ولولے کے ساتھ وہ مہمان نوازیاں کرتی ہے اور کبھی بھی حرف شکایت زبان پر نہیں آیا۔ اس نے کہا یہ دو باتیں ہیں جن کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ فضل فرمایا اور میرے جاہل اور لاعلم ہونے کے باوجود مجھے، میری دعوت الی اللہ کو پھل لگائے اور ہمیشہ لگاتا ہے۔

سچ بولیں، سچا کردار بنائیں، سچ کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیں

اس شخص کی طرز گفتگو سے میں نے یہ اندازہ لگایا اور بالکل واضح تھا یہ کہ اصل میں اس کی سچائی کا اثر ہے۔ بات کرنے کا طریقہ بالکل سادہ مگر بالکل سچا۔ اور وہ ایسی بات تھی جو میرے دل پر اثر کر رہی تھی کیسے ممکن تھا کہ یہ بات دوسرے دلوں پر اثر انداز نہ ہو۔ پس یاد رکھیں اگر آپ نے کامیاب داعی الی اللہ بننا ہے تب بھی آپ کو سچ کی طرف آنا پڑے گا۔ اور سچائی کی راہ میں بہت روکیں حائل ہیں۔ جو قوم بچپن سے اپنے گھروں میں جھوٹ بولتی پل کے جوان ہوئی ہو، جس کے جھوٹ بولنے کی عادت جس کے ہاں اعزاز سمجھی جاتی ہے۔ جتنا بڑا جھوٹا اور لپاٹی ہو اتنا ہی مجلسوں کا وہ ہیرو بنتا ہو، ایسے بیمار کا اس بیماری سے نجات پانا ایسا ہی ہے جیسے کسی گہرے کینسر کے مریض کا کینسر کی بیماری سے شفا پا جانا۔ اور جھوٹ واقعۃً ایک کینسر بن جایا کرتا ہے۔ وہ رگ و ریشہ میں داخل ہو جاتا ہے۔ ایک طرف سے اکھیڑیں تو دوسری طرف کسی اور جگہ اپنی جڑیں گاڑ دیتا ہے۔ پس یاد رکھیں کہ بڑی نگرانی اور بیدار مغزی کے ساتھ جھوٹ سے اپنے معاشرے کو پاک کرنا آپ پر لازم ہے۔ اور اگر آپ یہ مہم شروع کریں گے تب آپ کو معلوم ہو گا کہ کتنا مشکل کام ہے۔ کہنے میں آسان مگر کرنے میں بے انتہا مشکل۔ کیونکہ آپ صبح اٹھ کر جب اپنا پروگرام شروع کرتے ہیں تو ہر قدم پر آپ کے سامنے سچ اور جھوٹ کی دو راہیں کھلتی چلی جاتی ہیں اور ہر قدم پر بسا اوقات آپ سچ کی عبادت کی بجائے جھوٹ کی عبادت پر اپنے آپ کو آمادہ پاتے ہیں۔ اور جب عادت بن جائے تو پتہ بھی نہیں چلتا کہ آپ کیا کر رہے ہیں۔

بعض دفعہ جھوٹ بولنے والے سے آپ کہیں کہ تم جھوٹ بول رہے ہو تو اللہ کی قسمیں کھا کے کہے گا کہ میں جھوٹ نہیں بولتا اور اتنا جوش ہوتا ہے اس کی قسموں میں کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے۔ ایک ایسا شخص جس کو میں جانتا تھا کہ سخت جھوٹا ہے اس نے عدالت میں نظام جماعت کے سامنے قضا میں جھوٹی گواہی دی اور اس پر اسے بڑا جوش آیا کہ میرے خلاف فیصلہ ہو گیا ہے۔ اس نے مجھے خط لکھا کہ آپ تو مجھے جانتے ہیں کہ میں کتنا سچا ہوں۔ اس لئے میری اپیل ہے آپ کی عدالت میں کہ قضا نے جو مجھے جھوٹا قرار دیا ہے اس کو صاف کریں۔ اور میں جانتا تھا کہ وہ جھوٹا ہے۔ لیکن اتنے یقین سے اس نے مجھے لکھا کہ میں حیران رہ گیا۔ اس کی عادت میں اتنا جھوٹ تھا کہ ہر بات میں جھوٹ تھا۔ اور یہی وہ جھوٹ ہے جب عادت بن جائے تو انسان کو چاروں طرف سے لپیٹ لیا کرتا ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ پھر ایسا شخص خدا کے ہاں کذاب لکھا جاتا ہے۔ اپنے بچوں میں دیکھیں، اپنے عزیزوں میں دیکھیں، اپنی بیویوں میں دیکھیں، بیویاں اپنے خاوندوں میں دیکھیں کہ روزمرہ کتنی بار آپ لوگ بے تکلفی سے جھوٹ بولتے ہیں۔ اور اگر یہ عادت اسی طرح جاری رہی تو آپ کے دین کا کچھ بھی باقی نہیں رہے گا اور خدا کے ساتھ آپ کا تعلق قائم ہو ہی نہیں سکتا۔

یاد رکھیں اللہ سے سچا تعلق صادق کا ہی قائم ہوا کرتا ہے۔ کاذب کا نہیں ہوا کرتا۔ یہ الگ بات ہے کہ کوئی کاذب اپنا نام صادق رکھ لے۔ کوئی کاذبہ اپنا نام صادقہ رکھ لے۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ خدا کی نظر میں سب کچھ ہے اور خدا کا تعلق سچے سے ہوتا ہے جھوٹے سے نہیں ہوتا۔ اگر دنیا کی زندگی میں بھی آپ کا یہی تجربہ ہے کہ سچوں سے آپ کا تعلق بڑھتا ہے خواہ جھوٹے بھی ہوں تو خدا جو جھوٹا نہیں ہے، خدا جو سچ کا سرچشمہ ہے وہ کیسے جھوٹوں سے تعلق قائم کرے گا۔ اللہ تعالیٰ سب گناہوں سے بڑھ کر ظلم اور جھوٹ سے نفرت کرتا ہے اور ظلم اور جھوٹ یعنی شرک اور جھوٹ دراصل ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ پس اپنے حالات پر غور کریں، جائزہ لیں۔ میں نے جو کہا کہ آپ اگر جھوٹے بھی ہوں تو سچے کو عزت کی نگاہ سے دیکھیں گے یہ بالکل درست بات ہے۔ بسا اوقات ایسا بھی ہوا ہے کہ پاکستان کی عدالتوں میں جج خواہ کیسا بھی تھا اس کے سامنے جب ایک احمدی نے وقار کے ساتھ سچائی بیان کی تو وہ اس سے متاثر ہوا۔ اور اس نے صاف لکھ دیا کہ یہ شخص جھوٹ بولنے والا نہیں ہے۔ میں اس کی قدر کرتا ہوں اور اس کے حق میں فیصلہ کیا۔

تو انسان کی فطرت میں گہری بات، گہرا تعلق دراصل سچائی ہی سے ہے۔ کیونکہ انسان سچائی کی طرف سے آیا ہے۔ اللہ کی تخلیق ہے اور اللہ کی صفات کی چھاپ اس کی ہر تخلیق پر ہوتی ہے۔ پس آپ نے اگر جھوٹ کا سفر اختیار کیا ہے، جھوٹ کو اپنی زندگی کی عادت بنایا ہے تو فطرت کے خلاف قدم اٹھایا ہے۔ ایک بچہ عام حالات میں کبھی جھوٹ نہیں بولے گا۔ جب بھی جھوٹ شروع کرے گا کسی سزا کے ڈر سے شروع کرے گا۔ جب بھی جھوٹ شروع کرے گا کسی لالچ سے متاثر ہو کر کرے گا۔ مگر عام طور پر جس گھر میں جھوٹ نہ بولا جائے وہاں بچے لالچ کے باوجود بھی جھوٹ نہیں بولتے اور خوف کے باوجود بھی جھوٹ نہیں بولتے۔ اور سچے گھروں کا یہ طرہ امتیاز ہوتا ہے کہ ان کے بچے بالکل صاف اور سچی بات کرنے والے ہوتے ہیں۔

اگر ایک انسان خواہ کیسا ہی مجرم کیوں نہ ہو یہ قطعی فیصلہ کر لے کہ جو کچھ بھی ہو گا میں نے جھوٹ بہرحال نہیں بولنا تو اسی دن اس کے جرائم کی جان نکلنی شروع ہو جائے گی

پس اس منزل سے اپنی سچائی کی حفاظت شروع کریں۔ اپنے بچوں پر نگاہ ڈالیں ان کی عادتیں دیکھیں۔ اپنے میاں بیوی کے تعلقات پر نظر ڈالیں، اپنے بہن بھائیوں کے تعلقات پر نظر ڈالیں۔ بیوی کے تعلق جو اس کی بہو سے ہیں یا بیوی کا تعلق جو اپنے داماد سے ہے اور اسی طرح داماد اور بہوؤں کا تعلق اپنی ساسوں سے ہے، یہ سارے زندگی کے ایسے رشتے ہیں جن کو جھوٹ کی ملونی گدلا کر دیتی ہے اور زہریلا کر دیتی ہے۔ تمام انسانی فساد کی جڑ جھوٹ ہے۔ ہر جگہ ظلم اور ستم جھوٹ کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے۔ اگر ایک انسان خواہ کیسا ہی مجرم کیوں نہ ہو یہ قطعی فیصلہ کر لے کہ جو کچھ بھی ہو گا میں نے جھوٹ بہرحال نہیں بولنا تو اسی دن اس کے جرائم کی جان نکلنی شروع ہو جائے گی۔ ان میں کوئی زندگی باقی نہیں رہے گی۔ پس اپنا غور سے جائزہ لیں اپنا گہری نظر سے مطالعہ کریں۔ نفس کا اندرونی سفر اپنے جھوٹ کی تلاش میں شروع کریں تو پہلے دن ہی آپ کو بہت سے جھوٹ دکھائی دیں گے۔ اور عجیب بات ہے کہ جب آپ ان کو صاف کر لیں گے، جو ایک مشکل کام ہے، تو اس کی تہہ میں پھر آپ کو اور بھی جھوٹ دکھائی دیں گے۔ جب آپ ان کو صاف کر لیں گے تو اس کی تہہ میں پھر کچھ اور بھی جھوٹ دکھائی دیں گے اور یہ سفر بہت لمبا اور صبر آزما ہے۔

سچے لوگ بھی جن کو آپ بہت اعلیٰ درجے کا سچا سمجھتے ہیں جھوٹ کے خلاف نگرانی کرتے ہیں۔ اور جانتے ہیں کہ کسی نہ کسی پہلو سے چھپا ہوا دشمن کسی تہہ میں ضرور موجود ہو گا۔ پس نیتوں کے بننے کی آماجگاہ جو دل کی گہرائیاں ہیں یا روح کی گہرائیاں ہیں ان تک جھوٹ کی رسائی ہو جاتی ہے اور جب وہاں جھوٹ پہنچ جائے تو اسی بیماری کا نام دراصل کینسر ہے جو تہہ بہ تہہ درجہ بدرجہ نیچے اترتا چلا جاتا ہے۔

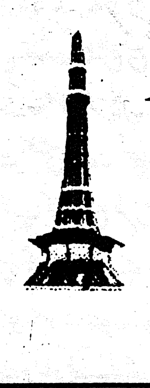

Earlsfield Properties

Landlords & Landladies
Guaranteed rent
Your properties are urgently required.

Ring : 0181-265-6000

پس اپنے سب پہلوؤں، سب گوشوں کو صاف کریں اور اس کے لئے آپ کو بیدار مغزی کے ساتھ، ہوشیاری کے ساتھ، بہت باریک نظر سے جائزہ لینا ہوگا۔ روزمرہ کاموں میں میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جو میں باتیں کر رہا ہوں جب تک آپ تجربہ نہ کریں گے آپ کو تصور بھی نہیں ہو سکتا کہ میں آپ سے کیا کہہ رہا ہوں۔

فحشاء بھی جھوٹ کی ایک بدترین قسم ہے

خدام الاحمدیہ کے کاموں میں آپ مصروف ہیں وہاں بھی کئی بار جھوٹ بول جاتے ہیں۔ کوئی پوچھتا ہے کیوں جی لیٹ کیوں ہو گئے تو بے اختیار دل سے ایک عذر نکل آتا ہے۔ اور اگر ٹھنڈے دل سے غور کریں تو پتہ چلے گا کہ وہ عذر پورا سچا نہیں تھا۔ اس میں کوئی نہ کوئی پہلو جھوٹ کا موجود تھا۔ کوئی سوال کیا جائے آپ سنی سنائی بات آگے پہنچا دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس میں کوئی جھوٹ نہیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جھوٹ کی جو تعریف فرمائی ہے اس میں اسے جھوٹ قرار دیا ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ ایک انسان کے لئے یہ جھوٹ کافی ہے جیسا کہ فرمایا "کفٰی بالمرء کذبًا ان یحدث بکل ما سمع" کہ انسان کے جھوٹا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ جو سنے وہ آگے چلا دے (مسلم باب النھی عن الحدیث بکل ما سمع)۔

اب یہ بات جو ہے جو سنے اور آگے چلا دے اس کو جھوٹ کہنا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا مرتبہ اور مقام تھا۔ کیونکہ آپ کو شافی مطلق نے اپنی نمائندگی میں تمام بنی نوع انسان کی ہر بیماری کی شفا کے لئے بھیجا تھا۔ پس دیکھیں کیسی گہری نظر ہے آپ کی۔ جو کوئی بات سنتا ہے اسے آگے چلا دیتا ہے فرمایا یہ جھوٹ ہے۔ اور یہ جھوٹ اس کی بربادی کے لئے کافی ہے۔ جب تک کسی بات کے متعلق آپ کو یقین نہ ہو، آپ تحقیق نہ کر لیں، اسے آگے چلانا گناہ ہے اور بعض دفعہ یہ جھوٹ بہت بڑی بڑی معاشرتی خرابیوں پر منتج ہو جاتا ہے۔ ایک بہن نے اپنی بہن کے متعلق کوئی بات سنی، اگر اس کے دل میں اس کی محبت نہیں ہوگی تو وہ اس بات کو کچا جانتے ہوئے بھی آگے بیان کرے گی۔ ایک بھائی جب اپنے بھائی کے خلاف کوئی بات سنتا ہے اگر اس سے اس کا کوئی تعلق نہ ہو بلکہ معمولی سی پرخاش ہو اور نفرت ہو تو وہ بہت جلد اس کے خلاف بات کو لوگوں میں پھیلائے گا۔ اور اکثر معاشرتی خرابیاں اسی سے پیدا ہوتی ہیں۔ لیکن جہاں اپنے دوست کے متعلق، اپنے عزیز کے متعلق کوئی انسان بات سنتا ہے تو اسے آگے نہیں چلاتا اور آگے نہیں پھیلاتا بلکہ اس پر مٹھی کس کر بیٹھ رہتا ہے کہ آگے بات نکلے نہیں اور یہ بھی ایک جھوٹ ہے۔

ایک سادہ آدمی جو جھوٹا نہ ہو وہ قانع ضرور ہوا کرتا ہے

امر واقعہ یہ ہے کہ دونوں باتیں سچی بھی ہو سکتی ہیں اور جھوٹی بھی ہو سکتی ہیں۔ مگر اگر آپ نے اپنی نفرت کی وجہ سے کسی کے خلاف بات کو اچھال دیا تو یہ بھی ایک جھوٹ ہے اور اگر محبت کی وجہ سے اس بات کی تحقیق ہی نہ کی اور اس سے آنکھیں بند کر کے بیٹھ رہے تو یہ بھی ایک جھوٹ ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جو فطرت پر بہت گہری اور باریک نظر رکھتے تھے ہر پہلو سے ہمارے گناہوں کو کھنگال کو ہمارے سامنے لا کھڑا کیا ہے اور ہر خطرے سے ہمیں متنبہ فرما دیا ہے۔ اب یہ عادت اگر آپ اپنے معاشرے سے دور کر دیں تو منافقوں کو منافقت پھیلانے کا کوئی موقع باقی نہیں رہے گا۔ جتنی قومیں منافقتوں سے ہلاک ہوا کرتی ہیں ان کی ہلاکت کا راز اس بات میں ہے کہ جو بات سنی آگے چلا دی۔ اور اس سے رفتہ رفتہ قوموں کے کردار تباہ ہو جاتے ہیں، ان کی ہمتوں کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے معاشرے میں تو ایسا ہی ہوتا ہے۔

فحشاء بھی اسی لئے جھوٹ کی ایک بدترین قسم ہے۔ جب آپ بری بات کسی جگہ سنتے ہیں اور سنتے ہی اسے آگے بڑھا دیتے ہیں تو اس سے صرف یہی نہیں کہ آپ جھوٹ کے مرتکب ہوتے ہیں بلکہ وہ معاشرہ جس میں ایسی باتیں عام ہونے لگیں وہاں وہ بدیاں بھی جڑیں پکڑنے لگتی ہیں۔ اور انسان فطرتاً یہ سوچتا ہے کہ اگر یہ باتیں چل رہی ہیں، فلاں بھی ایسا کر رہا ہے یا فلاں بھی ایسی کر رہی ہے تو ہم بھی کر لیں تو کیا فرق پڑتا ہے۔ اور جھوٹ کی جرات بدکرداری کی جرات میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ ایک گناہ دوسرے گناہ پر منتج ہو جاتا ہے۔ پس آپ اگر اپنے معاشرے کی خرابیوں پر نظر رکھیں تو بلا مبالغہ آپ یقین کے ساتھ اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ اکثر بیماریاں، اکثر گناہ جھوٹ کی سرزمین پر پرورش پاتے ہیں اور جھوٹ کے پانی ہی سے سیراب ہوتے ہیں۔

پس جھوٹ کا قلع قمع کریں، اپنی زندگیوں کو سچا بنائیں اور اگر آپ اپنی زندگیوں کو سچا بنا لیں تو اس دنیا میں جنت حاصل کر لیں گے۔ جو سچ میں تسکین دینے کی طاقت ہے وہ دنیا کی کسی اور چیز میں نہیں۔ سچائی طمانیت بخشتی ہے۔ سچائی سادگی پیدا کرتی ہے۔ سچائی قناعت پیدا کرتی ہے۔ سچائی نہ ہو تو دکھاوے کی زندگی آپ کو طرح طرح کے قرضوں میں مبتلا کر دیتی ہے۔ طرح طرح کے مصنوعی ایسے طریق اختیار کرنے پر مجبور کرتی ہے جس کی آپ کو استطاعت نہیں ہے اور آپ سمجھتے ہیں کہ یہ جھوٹ نہیں ہے حالانکہ یہ جھوٹ ہے۔ سچ صرف یہ ہے کہ خدا نے جو آپ کو دیا ہے وہی آپ کا ہو اور جو آپ کے پاس نہیں ہے دنیا دیکھ لے کہ آپ کے پاس نہیں ہے۔ چونکہ آپ دنیا کی نظر سے ڈرتے ہیں اور دنیا کو اپنا خدا بنا لیتے ہیں اس لئے دینے والا آپ کو کچھ اور دیتا ہے اور جس کو آپ نے دکھانا ہے اس کا اور تقاضا ہے۔ آپ پھر قرض لے کر بھی اپنی زندگی کا معیار مصنوعی طور پر بنا لیتے ہیں۔ مانگ کر بھی اپنی عزت پر داغ ڈال لیتے ہیں۔ قرض لے لے کر اس نیت سے لینا کہ واپس نہیں کروں گا یہ بھی ایک بہت گندی قسم کا جھوٹ ہے۔ تو آپ کسی بھی بیماری کا تجزیہ کریں جو روزمرہ ہمارے معاشرے میں پائی جاتی ہے تو پہلے اگر آپ کا دھیان اس طرف نہیں بھی گیا تو یہ جھوٹ تھا جس میں آپ زندگی بسر کر رہے تھے تو اب میرے بتانے پر، نشان دہی پر جب آپ دوبارہ غور کریں گے تو آپ اس کو جھوٹ ہی پائیں گے۔

ایک سادہ آدمی جو جھوٹا نہ ہو وہ قانع ضرور ہوا کرتا ہے۔ ایک آدمی کے گھر میں کچھ بھی نہیں اگر کوئی مہمان آتا ہے تو یہ بالکل جھوٹا خیال ہے کہ اگر آپ اس کی کچھ خاطر نہ کر سکیں تو آپ اس کی نظروں میں ذلیل ہو جائیں گے۔ اگر ایک سچا آدمی اپنی غربت کی وجہ سے کسی مہمان کی عزت نہیں کر سکتا تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ مہمان اس کی عزت دل میں لے کر واپس جایا کرتا ہے۔ کبھی بھی ایسا نہیں ہوا کہ وہ اسے ذلیل سمجھے یہ انسانی فطرت کے خلاف ہے۔ اس کی سادگی، اس کی سچائی ایک چادر ہے جو وہی بچھا دی کہ آؤ اب بیٹھ جائیں۔ ٹھنڈا پانی نلکے سے نکال کر پلا دیا۔ یہ ان باتوں میں بہت گہری طاقت ہے اس کے مقابل پر کہ آپ کسی کے گھر دوڑے جائیں اور وہاں سے لسی یا چائے مانگ کر لائیں اور مانگے ہوئے برتنوں میں آپ مہمان کی خدمت کر رہے ہوں۔ افراتفری گھر میں آئی ہو۔ آپ کو وہم ہے کہ مہمان پہچانتا نہیں ہے وہ خوب جانتا ہے، خوب پہچانتا ہے۔

ہر زندگی کا سکون اور طمانیت سچائی سے ملتی ہے

سادگی ہے جو دراصل سچائی سے پیدا ہوتی ہے۔ اور سچائی سادگی کو طاقت بخشتی ہے۔ جو کچھ ہے، جو کچھ خدا نے آپ کو دیا ہے وہی کچھ بنے رہیں، اس سے زیادہ بننے کی کوشش نہ کریں۔ ایسے موقعوں پر کتنی مصیبتیں حل ہو جاتی ہیں، کتنے جھنجھٹوں سے آپ کو چھٹکارا مل جاتا ہے۔ کئی لوگ لکھتے ہیں کہ ہماری اتنی بچیاں ہیں، اتنے بچے ہیں ان کی شادیاں کرنی ہیں کچھ بھی نہیں ہے دعا کریں۔ میں ان کے لئے دعا کرتا ہوں اور صرف یہ دعا نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ ان کی ضرورتیں پوری فرمائے بلکہ یہ بھی کرتا ہوں کہ خدا ان کو قناعت بخشے اور جیسا سادہ زندگی کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ان ضروریات زندگی کو پورا کیا کرتے تھے اسی سادہ زندگی سے ان کو بھی توفیق ملے۔ لیکن ان کی راہ میں ایک مشکل پیدا ہو جاتی ہے۔ حضرت اقدس محمدؐ رسول اللہ کے زمانے میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے نیک نمونے کے نتیجے میں اکثر معاشرہ اصلاح پذیر تھا اور وہاں تکلفات تھے ہی نہیں۔ وہی حال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں بھی معاشرے میں پیدا ہوا اور اس کے نتیجے میں یہ فرائض آسان ہو گئے۔ کوئی تکلف بھی انسان کی روزمرہ کی ضرورتوں کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتا تھا۔

آپ میں سے اکثر کو شاید علم نہ ہو کہ حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد جب اپنی بیٹی امتہ الحفیظ کہ جو سب سے چھوٹی صاحبزادی تھیں رخصت کیا تو پتہ ہے کیسے رخصت کیا۔ بیٹی کو کپڑے پہنائے صاف ستھرے اور یکہ لیا اور نواب محمد علی خان صاحب کے گھر جن کے بیٹے نواب عبداللہ خان سے شادی ہونی تھی، ان کے گھر بیٹی کو پہنچا دیا کہ لو جی اپنی امانت سنبھالو، میں چلتی ہوں، یہ شادی تھی۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی کی یہ شادی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عزت اور آپ کے خاندان کے وقار کے منافی نہیں تھی بلکہ اس کی عزت اور وقار کو چار چاند لگانے والی تھی تو پھر مسئلہ کیا ہے۔ پھر کیا مشکل درپیش ہے۔ اگر یہی سادہ معاشرہ جو سچائی کا معاشرہ ہے، جو کچھ ہے اسی طرح کرنا ہے، جو کچھ نہیں ہے اس کے متعلق تصور بھی نہیں کرنا۔ یہ سچا معاشرہ ہے جو دنیا میں ایک جنت پیدا کر دیتا ہے۔ اس کے بغیر زندگی کا ہر مرحلہ کٹھن ہو جاتا ہے۔ ہر انسانی تعلق عذاب بن جاتا ہے۔ مگر مشکل جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے یہ ہے کہ بعض غرباء ایسے ہیں جو خود سادہ ہونا چاہیں بھی تو دوسرے فریق ان کو سادہ رہنے نہیں دیتے، مطالبے شروع ہو جاتے ہیں اور تقاضے شروع ہو جاتے ہیں۔ مطالبے بعض دفعہ ظاہری طور پر ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ اشاروں سے، بعض دفعہ بعد کے ردعمل سے نظر آتے ہیں۔ مثلاً ایک غریب نے غریبانہ طور پر اپنی بیٹی رخصت کی تو ساری عمر اس پر لعن طعن کی جاتی ہے، اس کو طعنے دئے جاتے ہیں، اس سے نوکرانیوں کی طرح کام لئے جاتے ہیں کہ تم گھر سے لائی کیا ہو۔ یہ وہ ہمارے معاشرے کی لعنت ہے جو جھوٹ کی پرورش کرنے والی اور سچائی کی مخالف ہے۔

SATELLITES
OFFICIAL SKY AGENTS
Muslim TV AHMADIYYA
SKY
TV ASIA
VIEW THE SERMON EVERY DAY ON EUTELSAT - SATELLITE SYSTEM AVAILABLE FOR ALL SATELLITES IN THE WORLD,
VIEWING CARDS IN STOCK. INSTALLATION AVAILABLE.
MAIL ORDER & INTERNATIONAL EXPORT SERVICE AVAILABLE
WE ACCEPT CREDIT CARDS. CALL FOR COMPETITIVE PRICES. ASK US FOR MORE DETAILS.
S.M SATELLITE SERVICES
15 BRIDGE END, CAMBERLEY, SURREY, GU15 2QX, ENGLAND
TEL: 01276-20916 FAX: 01276-678 740
RECEIVERS, DECODERS, DISHES, SMART CARDS

حالانکہ جب رشتے کئے جاتے ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ سب سے زیادہ دین کو اہمیت دو، دوسری کوئی بات نہ دیکھو۔ اور دین سے مراد محض کسی کا نمازیں پڑھنا نہیں بلکہ اس کا رہن سہن، اس کی طرز زندگی کی شرافت ہے۔ ایک انسان دین دار ہو اور آپ اس سے شادی کر دیں تو یقیناً یہ شادی دنیا میں بھی اس بچی کے لئے جنت کا موجب بن سکتی ہے۔ اگر آپ خاندانی پس منظر دیکھیں، دنیا کی دولت دیکھیں، علم دیکھیں اور آدمی اپنی ذات میں بدخلق ہو، بدتمیز ہو تو ایسی بچی کی زندگی آغاز ہی سے جہنم بن جائے گی اور کبھی اسے زندگی میں سکون کا سانس نصیب نہیں ہو گا۔

جھوٹ کی عبادت واقعتہً بعض اوقات انسان کو جھوٹے خداؤں کے سامنے جسمانی طور پر بھی سجدہ ریز ہونے پر مجبور کر دیا کرتی ہے

پس جتنی بھی تفصیل کے ساتھ آپ معاشرے پر اور روزمرہ کی زندگی کے تعلقات پر نظر ڈالیں یہ یقین پہلے سے بڑھ کر آپ کے دلوں میں جاگزیں ہوتا چلا جائے گا، جگہ بناتا چلا جائے گا کہ ہر مشکل کا حل سچائی ہے۔ ہر زندگی کا سکون اور طمانیت سچائی سے ملتی ہے۔ جھوٹ ایک لعنت ہے جس نے ہمارے معاشرے کو ہر پہلو سے برباد کر کے رکھ دیا ہے۔ ایسی قومیں ہیں جن کو خدا نے بہت کچھ دیا لیکن محض جھوٹ کی وجہ سے ان کا سب کچھ برباد ہو گیا۔

آج ہی اس وقت یوگنڈا میں مثلاً خدام الاحمدیہ کا اجتماع ہو رہا ہے اور انہوں نے مجھ سے یہ درخواست کی ہے کہ میں اپنے خطاب میں ان سے بھی کچھ کہوں۔ اور یہ جو میں نے مثال دی ہے اس میں سب سے پہلے یوگنڈا میرے ذہن میں آیا تھا۔ بہت ہی خوش نصیب ملک ہے جہاں تک اللہ کی عطا کا تعلق ہے۔ وہاں کے موسم، وہاں کی زمین کی شادابی، وہاں کے پھول پھل کے اندر جو خدا تعالیٰ نے غیر معمولی صلاحیتیں رکھی ہیں اس کی وجہ سے اور پھر وہ بڑی جھیل (Lake) وکٹوریہ، جس میں بے شمار ایسی مچھلیاں پائی جاتی ہیں جو دنیا بہت زیادہ قیمت دے کر بھی خریدنا پسند کرتی ہے۔ تمام نعمتیں، تمام معدنیات ہر قسم کی، تمام وہ قدرتی وسائل جو ایک قوم کو خوشحال بنا سکتے ہیں یوگنڈا کو میسر ہیں۔ لیکن انتہائی ناگفتہ بہ حال ہے۔ کیونکہ اتنا جھوٹ آگیا ہے اس کی زندگی میں کہ جھوٹ نے ان کی ہر چیز برباد کر دی ہے۔ جھوٹ کے نتیجے میں چوری پیدا ہوئی ہے۔ چوری کی عادت نے تمام تجارتوں کا حلیہ بگاڑ کے رکھ دیا ہے۔ کوئی تجارت پنپ ہی نہیں سکتی کیونکہ ہر شخص جب اس کو موقع ملے گا جھوٹ بولے گا اور چوری کرے گا۔ اور علاوہ ازیں ایڈز کی بیماری جتنا یوگنڈا میں ہے اتنا دنیا کے کسی ملک میں نہیں ہے۔ بعض حصے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ انسان کے بیج سے خالی ہو جائیں گے اس تیزی کے ساتھ ایڈز انسانوں کو بعض خاص خاص حصوں میں ہلاک کر رہی ہے۔ اور وجہ یہ ہے کہ جہاں جھوٹ ہو وہاں چوری ہو گی اور جہاں جھوٹ اور چوری ہوں وہاں انسانی تعلقات مکمل طور پر جھوٹے ہو جاتے ہیں۔ نہ بیوی خاوند سے وفادار رہتی ہے، نہ خاوند بیوی سے وفادار رہتا ہے۔ نہ بہن بھائی سے نہ بھائی بہن سے۔ تمام رشتے گندے ہو جاتے ہیں۔ اور اس وقت پھر یہ بیماریاں اپنا ٹول لیتی ہیں یعنی اپنا خراج وصول کرتی ہیں۔

پس جھوٹ کی بیماری بہت ہی گہری بیماری ہے، بہت ہی وسیع اثر رکھنے والی بیماری ہے۔ قوموں کو خدا تعالیٰ نے جو کچھ بھی دیا ہے، جو کچھ بھی نعمتیں عطا کی ہوں ان کے باوجود اکیلا جھوٹ کافی ہے کہ ان تمام نعمتوں سے جو خداداد ہیں اس قوم کو محروم کر دے۔ صرف یہی نہیں کہ ان کو خدا تعالیٰ نے ظاہر نعمتیں عطا فرمائی ہیں یوگنڈا ایک ایسا ملک ہے جس میں عام طور پر اس کے باشندے زیادہ ذہین اور روشن دماغ ہیں۔ وہاں ایک زمانے میں تعلیم کا معیار اتنا اونچا تھا کہ تمام افریقہ میں یوگنڈا کے تعلیمی معیار کو سب سے اونچا قرار دیا جاتا تھا اور اسے سارے افریقہ کے لئے ایک نمونہ سمجھا جاتا تھا۔ اس کے باوجود آج ان کا حال یہ ہے کہ وہی حسن عقل ایک عقل کی بدزیبی بن چکا ہے۔ کیونکہ اس عقل کی تیزی کو وہ اپنی بدیوں کے لئے استعمال کرنے لگے ہیں۔ جھوٹ کے لئے استعمال کرنے لگے ہیں۔ ایسی ہوشیاری سے جھوٹ گھڑتے ہیں کہ بسا اوقات ان کے جھوٹ کو پکڑنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور چوری جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے یہ تو عام روزمرہ کی زندگی کا حصہ ہے۔

لیکن یوگنڈا کے متعلق جب میں یہ کہہ رہا ہوں تو اس لئے نہیں کہ وہ ایک اور قوم ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یوگنڈا کی کوئی بھی ایسی بیماری نہیں جو اب پاکستان میں یوگنڈا سے کم ہو۔ وہاں بھی جھوٹ سے آغاز ہوا ہے اور ہر چیز جھوٹی ہو گئی ہے۔ جھوٹ کی عبادت واقعتہً بعض اوقات انسان کو جھوٹے خداؤں کے سامنے جسمانی طور پر بھی سجدہ ریز ہونے پر مجبور کر دیا کرتی ہے۔ کیونکہ جھوٹ کے بعد پھر کسی چیز کا اعتماد نہیں رہتا۔ خدا سے تعلق ہے کوئی نہیں۔ انسانوں سے لینا ہے جو کچھ لینا ہے۔ اگر زندہ انسانوں سے نہیں ملتا تو مردہ انسانوں سے مانگیں گے۔ چنانچہ کسی کہنے والے نے یہ کہا کہ آج اسلام آباد مشرکوں کی آماجگاہ بن گیا ہے۔ اور اسلام کا کیپیٹل اسلام آباد ایک ایسی جگہ ہے جہاں سب سے زیادہ بت پرست رہتے ہیں۔ کیونکہ جھوٹ کی عبادت کرنے والے، جھوٹ سے مانگنے والے، قبروں کے سامنے سجدے کرنے والے، ان کو چادریں پہنانے والے، مردوں سے مانگنے والے، تمام وہ لوگ جو جھوٹے پیروں فقیروں کے آگے جا کر اپنے ماتھے رگڑتے ہیں کہ ہمیں کچھ دلوا دو یہ سب بت پرست ہیں اور اس خوفناک سفر کا آغاز جھوٹ سے شروع ہوا ہے۔

پس جتنا بھی آپ جھوٹ کی برائی سوچ سکتے ہیں اس سے زیادہ جھوٹ میں موجود ہے۔ یہ غلط ہے کہ آپ جھوٹ کی برائی کا سوچیں اور وہ اس میں نہ ہو۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ آپ کا تصور پیچھے رہ جائے گا اور جھوٹ کی برائیاں ہیں جو آپ کے تصور کی حد سے آگے جا چکی ہونگی۔ یہی وجہ ہے کہ اس جھوٹ کی تلاش اپنی ذات میں مشکل ہے۔ اپنی ذات کے حوالے سے جب آپ جھوٹ کو پہچاننے کی کوشش کرتے ہیں تو آج جس حد تک آپ جھوٹ کو پہچانتے ہیں کل اس سے زیادہ پہچاننے کی استطاعت پیدا ہوگی۔ اور پھر رفتہ رفتہ آپ کے دل میں ایک قسم کی گھبراہٹ پیدا ہونی شروع ہو جائے گی۔ اگر آپ یہ سفر اختیار کریں گے تو آپ پھر یہ سوچنے لگیں گے کہ ہمارا کوئی عمل ایسا ہے بھی کہ خدا کے حضور پیش کر سکیں یا نہ کر سکیں۔ ہر نیکی کے پیچھے بھی ایک جھوٹ تھا، ایک دکھاوا تھا، ایک دنیا داری تھی، ایک ذاتی طلب تھی، ایک ضرورت تھی جس کے ساتھ نیکی کو ملا دیا گیا۔ آواز اچھی ہے تو تلاوت اس غرض سے کی جا رہی ہے کہ داد ملے۔ کوئی پڑھنا اچھا آتا ہے تو اس غرض سے پڑھا جا رہا ہے کہ اس کی داد ملے۔ ہر چیز میں انسان سے داد طلب کی جاتی ہے، یہ بھی ایک جھوٹ ہے۔ کیونکہ ایک ہی ہے جو داد دیتا ہے تو سچی داد دیتا ہے وہ اللہ ہے۔ اور ایک ہی ہے جس کی داد کی قیمت ہے اس کے سوا سب جھوٹ ہے۔ تو اتنا بڑا گھیرا ڈال رکھا ہے جھوٹ نے ہماری زندگی اور معاشرے کا کہ اس سے بچنا اور بچ نکلنا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔

پس میں آپ کو بار بار یہی نصیحت کرتا ہوں یہ نہ سمجھیں کہ میں ایک بات کو دہرا رہا ہوں حالانکہ آپ سمجھ چکے ہیں۔ مجھے ڈر یہ ہے کہ جتنی دفعہ بھی دہراؤں ابھی بھی آپ میں سے بہت سے ایسے ہیں جن کو سمجھ نہیں آئی۔ اور جن کو کم سمجھ آئی ہے وہ زیادہ جھوٹے ہیں۔ کیونکہ ان کو اپنے جھوٹ کی پہچان ہی نہیں ہے۔ ان کو پتہ ہی نہیں کہ وہ روزمرہ کے معاشرے میں کس حد تک جھوٹ کا سہارا لیتے ہیں اور ان کی عادات میں جھوٹ داخل ہے ان کی نیتوں میں جھوٹ داخل ہے۔

پس جماعت جرمنی کو خصوصیت کے ساتھ اور مجلس خدام الاحمدیہ کو اس سے بھی بڑھ کر اپنی اہم تعلیمی ذمہ داری یہ بنا لینی چاہئے کہ وہ جھوٹ کے خلاف ایک جہاد شروع کریں گے۔ خدام الاحمدیہ اس لئے کہ اطفال، خدام الاحمدیہ کے سپرد ہیں۔ اور اطفال کی منزل پر ہی دراصل جھوٹ کی بیخ کنی کی جا سکتی ہے۔ اگر اطفال کی منزل پر آپ جھوٹ کی بیخ کنی نہیں کر سکیں گے تو بڑے ہو کر یہ ایک بہت مشکل کام بن جاتا ہے۔

اب یہ بات سننے کے بعد جب آپ گھروں میں جائیں گے اور روزمرہ اپنے دوستوں کی مجالس میں بیٹھیں گے تو کوشش تو کر کے دیکھیں کہ آپ پتہ کریں کہ کس حد تک آپ میں یہ بیماری پائی جاتی ہے۔ یا آپ کے دوستوں میں یہ بیماری پائی جاتی ہے۔ تب آپ کو پتہ چلے گا کہ صورت حال کتنی بھیانک ہے۔ باوجود اس کے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ دوسری تمام مسلمان جماعتوں میں سب سے زیادہ سچ بولنے والی ہے اور سب سے کم جھوٹ کا سہارا لینے والی ہے۔ لیکن یہ بیرونی نظر کا مطالعہ ہے۔ میں اندرونی نظر سے دیکھتا ہوں۔ جس نے گھر کی صفائی کرنی ہو وہ اس بات پر مطمئن نہیں ہوا کرتا کہ اس کے گند چھپے ہوئے ہیں۔ باہر سے آنے والا مطمئن ہو سکتا ہے۔ اگر گھر میں پردوں کے پیچھے اور دروازوں کی اوٹ میں، کونے کھترے میں، دریوں کے نیچے گند پڑے ہوئے ہوں تو باہر والا آدمی آکر شاید محسوس نہ کرے اور وہ خوش ہو کر وہاں سے چلا جائے کہ گھر صاف ہے۔ مگر گھر کا مالک یہ نہیں کر سکتا۔ اگر اس میں کوئی شرافت، کوئی حیاء ہے تو جب تک اس کے گھر میں گند ہے ناممکن ہے کہ وہ اس سے آنکھیں بند کر لے۔

پس میں جو اتنے اصرار کے ساتھ بات کر رہا ہوں، نعوذباللہ یہ مراد نہیں کہ میں خواہ مخواہ بے وجہ جماعت کی بدنامی کرا رہا ہوں۔ میں جماعت کی نیک نامی چاہتا ہوں۔ اور بڑے گہرے درد کے ساتھ یہ باتیں محسوس کر کے آپ کو بتا رہا ہوں کہ آپ جھوٹ سے پاک نہیں ہوئے۔ آپ کے گھروں کے کونوں کھتروں میں، آپ کے دلوں، کواڑوں کی اوٹ میں ابھی جھوٹ کے گند پڑے ہوئے ہیں۔ ان ڈھیروں کو اٹھا کر باہر نکالیں۔ خدا کے حضور گر کر، گریہ و زاری سے اپنے آنسوؤں سے اپنے باطن کی صفائی کریں، اپنے باطن کو ہر گندگی سے پاک کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ نے بہت فضل فرمائے ہیں ہم پر اور جماعت جرمنی بطور خاص ان فضلوں کا مظہر بنی ہوئی ہے۔

دو باتیں ایسی ہیں جماعت جرمنی کی جن کی وجہ سے خصوصیت سے اس جماعت کے لئے میرے دل میں محبت بھی ہے اور دعائیں بھی نکلتی ہیں۔ ایک یہ کہ جب بھی میں نے کوئی نیک کام کہا اتنی سنجیدگی کے ساتھ، اتنی محنت اور کوشش کے ساتھ ساری جماعت جت جاتی ہے کہ تناسب کے لحاظ سے مجھے اور کہیں یہ تناسب دکھائی نہیں دیتا۔ بہت سے ممالک میں بہت اچھے اچھے کام ہو رہے ہیں۔ آپ کی طرح بہت اچھی ٹیمیں کام کر رہی ہیں مگر جس نسبت سے جماعت جرمنی کے افراد ان نیک کاموں میں باقاعدہ منظّم طور پر حصہ لیتے ہیں اس تناسب کے متعلق میں عرض کر رہا ہوں کہ یہ تناسب آپ کو باقی سب جماعتوں سے زیادہ حاصل ہے۔

دوسرا یہ کہ دعوت الی اللہ کے معاملے میں جس ہمت اور صبر اور استقلال کے ساتھ اور حکمت کے ساتھ باقاعدہ مضبوط اور مربوط ٹیمیں بنانے کے ساتھ آپ لوگوں نے محنت کی ہے ایسی محنت مجھے دنیا کی کسی اور جماعت میں دکھائی نہیں دیتی۔ ہاں افریقہ میں ضرور یہ ہو رہا ہے اور آپ کے مقابل پر زیادہ پھل لگ رہے ہیں۔ مگر ان افریقن جماعتوں میں احمدی بحیثیت احمدی افراد کے ہرگز اس نسبت سے خدمت دین میں ملوث نہیں ہیں جس طرح آپ ہیں۔ وہاں نظام اور ہے۔ وہاں مربی چند ٹیمیں اپنے ساتھ بنا لیتے ہیں اور چونکہ اس قوم میں ایک خاص قسم کی سعادت پائی جاتی ہے اس لئے بعض دفعہ ایک ایک وقت میں

دس دس، بیس بیس ہزار آدمی بھی جب ان کے مقامی لیڈر بات مانتے ہیں تو وہ بھی ساتھ مان جاتے ہیں۔ یہاں یہ صورت حال نہیں۔ مگر جہاں تک افراد جماعت کی نسبت کا تعلق ہے میں پورے یقین اور وثوق کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہوں کہ تناسب کے لحاظ سے خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت جرمنی کو جو دعوت الی اللہ میں حصہ لینا نصیب ہوا ہے دوسرے ممالک میں اگر ہے تو میرے علم میں نہیں ہے۔ پس یہ دو آپ کی خاص باتیں ہیں جن کی وجہ سے میں آپ کی عزت کرتا ہوں۔ آپ کے لئے میرے دل میں محبت کے جذبات ہیں۔ آپ کے لئے میں دعائیں کرتا ہوں۔ اور اسی جذبے کے ساتھ میں آپ کو سمجھا رہا ہوں کہ آپ کے اندر جو جھوٹ موجود ہے اس کو ختم کریں۔ اس لئے موجود ہے کہ آپ جن جگہوں سے آئے ہیں، جن دیہاتی علاقوں سے آئے ہیں، جس قسم کی سوسائٹی سے آپ اکھڑ کر یہاں پہنچے ہیں وہاں ہمارے ملک میں جھوٹ خصوصیت کے ساتھ جاگزیں ہو چکا تھا۔ اس معاشرے میں اب جھوٹ بولنا بالکل بھی، کسی پہلو سے بھی معیوب نہیں سمجھا جاتا۔ اس لئے وہ عورتیں خصوصیت سے اور وہ نسبتاً بڑی عمر کے لوگ جن کی ساری زندگی اس معاشرے میں جھوٹ کو معمولی بات سمجھتے ہوئے گزری ہے ان کے لئے اس بیماری کو اکھیڑ پھینکنا بہت مشکل کام ہے۔ اور چونکہ ان کے لئے مشکل ہے اس لئے ان کی اولاد کے لئے بھی مشکل ہے۔ گھر میں جو کچھ بڑوں کو کرتے دیکھتے ہیں ویسے ہی بچے سیکھتے ہیں۔ اسی صورت پر وہ جوان ہوتے ہیں۔

پس یہ ایک جہاد ہے، تیسرا جہاد ہے۔ جس طرح آپ نے میری ہر بات کو مانا ہے اور پورے اخلاص اور محبت اور محنت کے ساتھ لبیک کہا میری دعا ہے کہ اس پر بھی آپ اسی طرح لبیک کہیں۔ نئے عزم اور ارادے کے ساتھ اب واپس لوٹیں کہ آپ جھوٹ کے خلاف ایک عظیم جہاد شروع کریں گے اور اس کی بیخ کنی کر دیں گے۔ اس کی جڑیں اکھاڑ پھینکیں گے۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ کوشش ہے مگر یہ کوشش کامیاب ہوگی۔ کیونکہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جو سب سچوں سے بڑھ کر سچے تھے آپؐ نے فرمایا ہے کہ جو شخص یہ کوشش کرتا ہے میں اسے خوش خبری دیتا ہوں کہ ایک دن ضرور آئے گا کہ وہ خدا کے حضور صدیق لکھا جائے گا۔ پس کیوں آپ بھی اس خوش خبری سے محروم رہیں۔ دیانت داری سے کوشش کریں، اخلاص کے ساتھ کوشش کریں، ارادے باندھ لیں اور دن رات اپنے شعور کو بیدار رکھیں، نگرانی کریں۔ تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ صدیقیت کے مقامات بھی آپ کو عطا ہونگے اور آپ کے اندر ایک نئی طاقت پیدا ہو جائے گی۔ آپ کے اندر ایک نیا وقار پیدا ہو جائے گا۔

ابھی بھی میں یہ محسوس کر رہا ہوں کہ احمدیوں کے گرد و پیش جو جرمن اہل وطن ہیں اور وہ قریب سے احمدی کو دیکھتے ہیں ابھی بھی وہ ان میں فرق محسوس کرتے ہیں اور نسبتاً ان سے باقی مشرقی مہاجرین کے مقابل پر زیادہ محبت کرتے ہیں۔ یہ روزمرہ میرے تجربے میں یہ بات آتی رہتی ہے۔ لیکن جیسا کہ میں نے آپ کو بیان کیا ہے اگر آپ اسلامی نمونے کے خدا کے سفیر بن جائیں تو اس طرح آپ ان کے دلوں میں گھر کر جائیں گے کہ ان کے لئے ناممکن ہوگا کہ آپ کے محبت کے پیغام کو رد کر سکیں۔ پس اللہ کرے کہ ہمیں اس کی توفیق نصیب ہو۔

اب چونکہ دیر زیادہ ہو چکی ہے میں خود دیر سے اس لئے پہنچا ہوں کہ ہماری مجبوری تھی۔ سارا راستہ ایسا رش ملا ہے کہ اس سے پہلے جو آنا جانا تھا اس میں میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ چنانچہ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے مجھے یقین دلایا کہ پینتالیس منٹ کا رستہ ہے اگر گھنٹہ پہلے بھی چل پڑیں تو آرام سے پہنچ جائیں گے اور وہ پینتالیس منٹ کی بجائے ڈیڑھ گھنٹے کا سفر بن گیا۔ پس یہ اللہ کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ یہاں کسی عذر یا بہانے کی بات نہیں واقعتہً ایسا ہی ہوا ہے۔ تو میں معذرت خواہ ہوں دیر سے شروع کرنے پر۔ لیکن اب مجھے یہاں اس خطاب کو ختم کرنا ہے اس وجہ سے نہیں کہ میں وقت کی کمی کی وجہ سے افراتفری کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے گھڑی دیکھی ہے تو وقت عین مناسب ہے۔

میں جو کہنا چاہتا تھا وہ میں نے کہہ دیا ہے۔ قرآن و حدیث کے حوالے سے کہہ دیا ہے۔ اپنے زندگی کے تجربے کے لحاظ سے کہہ دیا ہے۔ اللہ آپ کو سننے والے کان عطا کرے۔ اذن واعیہ عطا کرے۔ جو کان سنتے ہیں اور پھر ان حکمت کی باتوں کو خزانہ بنا کر اپنے پاس جمع کر لیتے ہیں۔ آیئے اب ہم اس کے بعد افتتاحی دعا میں شریک ہو جائیں۔ اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ اس اجتماع کے دوران ایک دوسرے سے محبت اور اخلاص کے معاملات کریں۔ کسی قسم کی بدمزگی نہیں ہونی چاہئے۔ کسی قسم کی بدکلامی نہیں ہونی چاہئے۔ احتیاطیں کریں کہ کھیل کے میدانوں میں جہاں تک ممکن ہو احتیاط ہو اور کسی خادم کو چوٹ نہ آ جائے۔ اللہ کرے کہ نہایت پاکیزہ ماحول میں آپ ذکر الٰہی کرتے ہوئے اپنے دلوں کو ذکر الٰہی سے شاداب رکھتے ہوئے یہ وقت گزاریں۔ اللہ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔ خیریت سے آئے ہیں، خیریت ہی سے واپس لوٹیں۔ کسی قسم کی کوئی دکھ کی خبر نہ ملے۔ دعا کر لیجئے۔

(اس موقعہ پر حضور دعا کے لئے ہاتھ اٹھانے والے تھے کہ عرض کی گئی کہ جمعہ کا خطبہ ثانیہ ابھی باقی ہے۔ اس پر حضور نے فرمایا) مجھے ذہن میں اجتماع کا خطاب رفتہ رفتہ غالب آ گیا۔ یہ یاد بھی نہیں رہا کہ اصل میں تو یہ خطبہ ہے۔ مجھے تو ابھی خطبہ ثانیہ کہنا ہے۔ پھر حضور نے فرمایا۔ افتتاحی دعا جیسا کہ کی جاتی ہے اس کی ضرورت نہیں۔ نماز جمعہ کے اندر ہی ہمیں اپنے اجتماع اور اپنی ساری زندگیوں کی کامیابی کے لئے دعا کرنی چاہئے۔

INDO-ASIA REISEDIENST

دنیا کے گرد پھیلے ہوئے پانچ براعظموں میں کسی بھی ملک میں سفر کرنے کے لئے مناسب داموں پر ہوائی جہاز کے ٹکٹ حاصل کریں

اسی طرح پاکستان کے مختلف شہروں کے بارعایت ٹکٹ کے حصول کے لئے
ہماری خدمات سے ضرور فائدہ اٹھائیں

جلسہ سالانہ قادیان کے لئے بکنگ جاری ہے

P.I.A پی آئی اے کی خصوصی پیشکش چار افراد پر مشتمل کنبہ کے لئے ٹکٹ میں ۱۰ فیصد رعایت
آپ جرمنی کے کسی بھی ائرپورٹ سے براستہ فرینکفرٹ ڈائریکٹ لاہور اور اسلام آباد فضائی سفر کر سکتے ہیں

ہمارے ہاں انگریزی اور اردو کا جرمن زبان میں ترجمہ کروانے کا بندوبست
بھی موجود ہے آپ کی خدمت کے منتظر

Indo-Asia Reisedienst
Am Hauptbahnhof 8
60329 Frankfurt
Tel: 069 - 236181 Fax: 069 - 230794

منیر احمد چوہدری —— عبدالسمیع

ہومیو پیتھی کلاس نمبر (۸۰)

سپونجیا اور رسٹاکس کے بعض خواص کا تذکرہ

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام "ملاقات" میں ۲ مئی ۱۹۹۵ء کو سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بیان فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن (۲ مئی ۱۹۹۵ء) سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام ملاقات میں سپونجیا اور رسٹاکس کے مختلف خواص کا ذکر فرمایا۔

سپونجیا (Spongia)

حضور نے فرمایا کہ سپونجیا کے متعلق بنیادی بات تو یہ سمجھنے والی ہے کہ دل کی کمزوری سے اس کا تعلق ہے اور دل کی کمزوری سے تعلق رکھنے والی کھانسی یا دمہ سپونجیا کی یاد دلاتا ہے۔

سپونجیا کی ایکونائٹ کے ساتھ مشابہت پائی جاتی ہے۔ ایکونائٹ میں خوف بہت ہوتا ہے اور سپونجیا میں بھی خوف کا عنصر ضرور شامل ہوتا ہے۔

دماغ کا کنفیوژن بھی سپونجیا میں نمایاں ہے۔ اس کے علاوہ اور دواؤں میں بھی یہ بات پائی جاتی ہے۔ جہاں تک گھبراہٹ سے آنکھ کھلنا یا جھٹکے سے آنکھ کھلنا ہے وہ تو گرانڈیلیا اور آرسینک میں بھی بہت نمایاں ہے لیکن یہ احساس کہ مجھے معلوم نہیں میں کہاں ہوں وہ بعض اور دواؤں میں بھی ملتا ہے مثلاً فاسفورس، لیکسز، کاربوویج اور ایس کولس میں بھی ہے۔

ایکونائٹ سے مشابہ تو ہے لیکن بہت گہرا اثر رکھنے والی دوا ہے۔ لمبا اثر رکھنے والی۔ ایکونائٹ کی طرح عارضی اور سرسری اثر رکھنے والی نہیں ہے۔

دل کے بڑھ جانے میں بھی سپونجیا بہت مفید ہے۔ اس قسم کے دلوں کے لئے اور ایک بہت اچھی دوا رسٹاکس ہے۔ رسٹاکس خصوصیت سے ایسے کھلاڑیوں کے لئے یا پہاڑوں پر چڑھنے والوں کے لئے جن کو جوانی میں تو محسوس نہیں ہوا کہ انہوں نے دل پر زیادہ بوجھ ڈالا دیا ہے۔ مگر دل کے اوپر کچھ باقی رہ جانے والے اثرات ضرور پڑ جاتے ہیں۔ اس لئے سخت ورزشیں کرنے والوں کے لئے یا پہاڑوں پر چڑھنے والوں کے لئے یہ چوٹی کی دوا ہے اور اس کے اندر یہ مستقل علامت آجاتی ہے جیسا کہ سپونجیا میں بھی ہے کہ سیڑھیاں چڑھتے وقت اونچائی پر جاتے وقت خصوصیت سے سانس اکھڑ جاتا ہے۔

سپونجیا کے علاوہ ایک اور دوا بھی ایسے دل کے مریضوں کے لئے مفید ہے، کریٹیگس (Cratagus) ۔ کریٹیگس کا فائدہ یہ ہے کہ اس کا آج تک کوئی نقصان سامنے نہیں آیا۔ اگر پچاس سال بھی کھلائی جائے تو کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ بلکہ آہستہ آہستہ لمبا عرصہ کھلانے سے وہ خون کی رگوں کی جو دیواریں ہیں ان کی سختی کو یہ کم کرتی ہے۔ اور جو اچھے قابل ڈاکٹر ہیں جنہوں نے غور سے اس کو لمبا عرصہ Study کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ Process نارملی Reversable ہے۔ ایک دفعہ Hardning of Artery Wall ہو جائے تو دوبارہ اس کو Soft نہیں کر سکتے۔ لیکن کریٹیگس کے متعلق پختہ گواہیاں ملتی ہیں کہ لمبا عرصہ استعمال کرنے کے نتیجے میں یہ Softening شروع کر دیتی ہے۔ اس کے اندر جو لچک ہے اسے ٹھیک کرتی ہے۔

دل کے مسلز کے جو عمومی ٹانک ہیں ان میں اگر Low بلڈ پریشر کی طرف رجحان ہو تو کاربوویج بہت اچھا ٹانک ہے۔ سپونجیا اچھی ٹانک ہے دل کے مسلز کو ٹون اپ کرنے میں۔ اور لمبا عرصہ تک اگر رسٹاکس Rhustox 200 کھلائی جائے تو یہ تو میں نے خود دیکھا ہے کہ ایسے مریض جن کے دل ایکسرے میں پھیلے ہوئے دکھائی دیتے تھے ان کو نمایاں فائدہ ہوا۔ ایکسرے لیا گیا تو ڈاکٹروں نے یہ فیصلہ دیا کہ تمہارا دل پہلے سے سائز میں نسبتاً کم دکھائی دے رہا ہے۔ تو اس لئے رسٹاکس کو بھی نہ بھولیں۔

حضور نے فرمایا رسٹاکس میں بہت سی آرنیکا کی علامتیں ملتی ہیں۔ اس کے علاوہ بھی آرنیکا کی اپنی علامتیں ہیں اگر کسی کو خطرہ ہو تھرمبوسس کا تو اس میں یا بلیک Patches آتے ہیں تو اس میں پھر میں رسٹاکس کے ساتھ آرنیکا بھی ملا دیتا ہوں۔ ویسے ضرورت نہیں ہے۔

آرنیکا کے ساتھ بعض صورتوں میں کوئی اور دوائی ملانی پڑتی ہے۔ مثلاً موچ پرانی ہو اور وہ بار بار کسی وقت سردی سے یا پاؤں اونچ نیچ ہونے سے واپس آنا شروع ہو جائے تو اس کو خالی آرنیکا مدد نہیں دیتی۔ رسٹاکس فائدہ دیتی ہے۔ لیکن رسٹاکس کے ساتھ اگر روٹا ملائی جائے تو بہت طاقتور دوا بن جاتی ہے۔ کیونکہ روٹا بھی Tendens کے پرانے زخموں کو یا ان کے نقصانات کو شفا دینے میں بہت ممد ہے۔ تو حسب حالات کمبی نیشن بنانا چاہئے۔

حضور نے فرمایا سپونجیا، پلسٹیلا کی طرح گرم مزاج ہے۔ مریض کو گرمی زیادہ لگتی ہے۔ کھلی ہوا کو پسند کرے گا اور گرم کمرے میں Heat میں اس کے مریض کو زیادہ تکلیف پہنچے گی۔

دل کے پھیلاؤ کی جو دوائیں ہیں ان میں سپونجیا کے علاوہ ایک دوا ہے ٹالمیا اور ایک دوا ہے ناجا۔ اور ایک دوا ہے سیپیا۔ سیپیا کے متعلق بھی بتایا جاتا ہے کہ وہ دل کے پھیلنے میں اگر علامتیں ملتی ہوں تو مفید ہے۔

سپونجیا میں ہائپر ٹروفیا اور تھائیرائیڈ نمایاں طور پر ملتی ہیں اس لئے اگر اور دوائیں کام نہ آئیں تو سپونجیا کو بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ لیکن عجیب بات ہے کہ سپونجیا کی جو گٹھلیاں ہیں وہ سپونجیا کا ہی مزاج رکھتی ہیں۔ ہارڈ سٹونی گٹھلیاں نہیں بنتیں بلکہ نرم انگلی سے دبے گا اور کلکیریا فلور کی گٹھلی ہارڈ ہوتی ہے، سٹونی ہارڈ۔ اور کیلشیم فلوریٹ ہے بھی ایک ہارڈ چیز۔ اندر جا کے جسم میں بھی کسی طرح کسی وجہ سے یہ اپنے مزاج کا اثر اپنی بیماریوں پر بھی ظاہر کرتی ہے۔

سروائیکل گلینڈز بھی اس میں بڑھ جاتے ہیں اور بچوں کی بعض دفعہ بیماری ہوتی ہے ان کے اعصاب جو ہیں خصیوں کے گلینڈز سکڑ جاتے ہیں یا سخت ہو جاتے ہیں یا پھیل جاتے ہیں۔ ان میں اگر پھیلنے کا رجحان ہو تو یہ دوا اچھی ہے سپونجیا۔

بعضوں کو دوہری ٹھوڑی کی بڑی پرابلم ہوتی ہے۔ ٹھوڑی کے نیچے ایک اور ٹھوڑی نکل آتی ہے۔ اس میں سپونجیا مددگار ثابت ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اس کا تھائیرائیڈ بھی اسی طرح لٹکا سا ہوتا ہے اور Fluffy بغیر Tone کے مسلز ہیں یا چربی ہے لٹک جاتی ہے۔ سپونجیا کے متعلق کہتے ہیں کہ ڈبل Chin میں مفید ہے۔

اگر میٹھے سے گلا خراب ہوتا ہو، ٹانسلز پکڑے جائیں تو سپونجیا دوا ہے۔ سپونجیا کچھ عرصہ کھاؤ۔ اس عرصے میں مٹھائی نہ کھاؤ۔ جب طاقت پیدا ہو جائے پھر ٹرائی کر کے دیکھو اور اگر پھر بھی ہو تو پھر دوبارہ سپونجیا کھاؤ۔

بقیہ:۔ خلاصہ خطبہ جمعہ

پر چسپاں ہوتی تھی۔ کسی کی کوئی تکلیف آپ سے برداشت نہیں ہوتی تھی اور نہ صرف یہ بلکہ لوگوں کے لئے خیر کی ایسی تمنا رکھتے تھے کہ جتنی بھی خیر عطا ہو اس سے اور بڑھ کر آپ ان کے لئے خیر چاہتے تھے۔ بنی نوع انسان کی تکلیف کا یہ احساس اور ان کے لئے خیر کی ایسی تمنا کیا کبھی کسی ڈکیٹر کی زندگی میں کہیں دکھائی دیتی ہے۔ اور پھر اس لگن میں ایک ادنیٰ سا تعلق بھی اپنی ذات کا نہیں ہے بلکہ سب کچھ رب عرش عظیم کی خاطر ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ وہ اطاعت کا پہلو ہے جسے ہمیں ہر احمدی امیر میں دیکھنا ہوگا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآنی آیات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم اور صحابہ رضوان اللہ علیہم کی پاکیزہ زندگیوں کے حوالے سے بتایا کہ اوپر حدیث میں بیان کردہ بدن کی مثال سے استنباط کا تعلق زود حسی سے ہے اور زود حسی کا تعلق جذبات سے ہے اور جذبات پیدا کرنا امیر کا کام ہے۔ اگر امیر لوگوں کے دکھ اسی طرح محسوس کرتا ہے اور ان کے لئے بے چین رہتا ہے تو ایسے امیر کے لئے محبت پیدا ہونا لازمی نتیجہ ہے۔ خشک منطقی اطاعت کا اسلام سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ خدا کے مقرر کردہ نظام کی اطاعت دل کی مجبوری ہے۔ اطاعت میں اور اطاعت کروانے میں جذبہ محبت و فدائیت ہے جو کام کرے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے قرآنی آیات کے حوالہ سے اس مضمون کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہوئے فرمایا کہ امیر کا ایک بہت اہم فریضہ اپنے ماحول کو پاک صاف کرنا ہے اور شرک کی ناپاکی کو دور کرنا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ وہ شخص جس کو امارت کے فرائض سونپے گئے ہوں اس کے اردگرد ایسے لوگ اکٹھے ہو جاتے ہیں جو اس کو بڑا بناتے ہیں اور اس پہلو سے اس کی امارت میں شریک ہونے کی کوشش کرتے ہیں اور کئی صاحب امر ایسے لوگوں کے ہاتھ میں کھلونا بن جاتے ہیں اور اس بات کو بھلا دیتے ہیں کہ ایسے ہی لوگوں میں مریض بھی ہو سکتے ہیں اور ان کے مرض کی شناخت شرک کی پہچان سے ممکن ہے۔

حضور نے قرآنی آیات کے حوالے سے بتایا کہ اپنا رسوخ بڑھانے کے لئے احسان کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ حضور نے فرمایا کوئی احسان عدل کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتا۔ عدل کو چھوڑ کر اگر احسان کو غالب کر دیا جائے تو شرک شروع ہو جاتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہم نے تمام دنیا میں اسلامی اطاعت کے نمونے دکھانے ہیں اور تمام دنیا میں اسلامی اطاعت حاصل کرنے کے سلیقے حضرت محمدؐ رسول اللہ کے حوالے سے بتانے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس فریضہ کو ادا کرنے کی ہمیں توفیق عطا فرمائے اور ہمیشہ ہم اسلام کے نظام اطاعت کو جاری و ساری رکھ سکیں کہ اسی میں ہماری زندگی، ہمارا اطمینان ہے۔

خطبہ کے آخری حصہ میں حضور نے امریکہ کی جماعت کو خصوصیت سے بعض اہم تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔

اعتذار و تصحیح

الفضل انٹرنیشنل کے شمارہ نمبر ۲۳ (۷ جون تا ۱۳ جون ۱۹۹۶ء) کے صفحہ نمبر ۵ پر شائع شدہ خطبہ جمعہ (فرمودہ ۱۹ اپریل ۱۹۹۶ء) کے پہلے کالم میں تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد غلطی سے سورہ الجاثیہ کی آیت نمبر ۲۴ طبع ہو گئی ہے جبکہ حضور ایدہ اللہ نے اس خطبہ کے آغاز میں حسب ذیل آیت تلاوت فرمائی تھی۔

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۲۱﴾

(الحدید: ۲۱)

● اسی طرح اسی شمارہ کے صفحہ نمبر ۶ کے کالم نمبر ۲ کی اوپر سے سطر نمبر ۴۰ سے لے کر صفحہ نمبر ۷ کی سطر نمبر ۲۸ تک کا حصہ غلطی سے دوبارہ پیسٹ ہو گیا ہے۔ ادارہ الفضل ان ہر دو غلطیوں کے لئے قارئین سے معذرت خواہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں معاف فرمائے۔ براہ کرم اپنے الفضل کے فائل میں ان دونوں امور کی درستی فرمالیں۔

(ادارہ)

بقیہ:۔ (حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کے دورہ ہالینڈ کے دوران غیر معمولی دینی مصروفیات کا مختصر تذکرہ)

قوم کے لئے تھا۔ اس لئے جب وہ آپ سے کوئی ایسی بات سنتے ہیں جو آپ بائبل کے حوالے سے آئندہ کی پیش گوئیوں کے متعلق کرتے ہیں توانہیں یہ ماننا پڑتا ہے کہ مسیح ناصری کے بعد بھی ایک اور ریفارمر آئے گا۔ اس لئے وہ ایسے سوالات سے بچتے ہیں۔

☆ جب آنحضرتؐ خاتم النبیین ہیں تو آپ کے بعد اور نبی کیسے آسکتا ہے؟۔ حضور ایدہ اللہ نے تفصیل سے قرآن مجید، محاورہ عرب اور احادیث نبویہ کی روشنی میں اس کی وضاحت فرمائی اور اس مسئلہ سے متعلقہ امور کو کھول کر بیان فرمایا۔ ☆ ایک اور سوال کے جواب میں امت محمدیہ کے ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہونے سے متعلق حدیث نبوی کی تشریح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ آپ ہم سے اتفاق کریں یا نہ کریں کہ ہم ۷۳ویں جماعت ہیں لیکن آپ یہ مانتے ہیں کہ آپ ان ۷۲ میں شامل ہیں جن کے بارہ میں رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ "کلھم فی النار"۔ حضور نے فرمایا کہ ایک گھر کو آگ لگی ہو تو عقل کا تقاضا ہے کہ اس کے اندر نہ بیٹھا رہے بلکہ تلاش کر کے دیکھے کہ جس گھر میں نجات ہے، جو محفوظ ہے وہاں جائے۔ اس لئے آپ پر اس کی تلاش لازم ہے۔ ☆ قرآن میں مسیح موعود کا کہاں ذکر ہے؟۔ ☆ دجال، خر دجال، قتل دجال کے متعلق بھی تفصیلی وضاحت۔ ☆ ایک دوست نے کہا کہ مسیح موعودؑ کا کوئی معجزہ بتائیں؟ حضور نے اس کے جواب میں چاند سورج گرہن کے عظیم معجزہ کا ذکر فرمایا جو رسول اللہؐ کی پیش گوئی کے مطابق مہدی موعودؑ کے لئے ظاہر ہوا۔ اسی طرح ایک معجزہ یہ بھی بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ تیرے آباؤ اجداد کی ذریت منقطع ہو جائے گی اور تجھ سے نسل پھیلے گی۔ اس وقت خاندان کے ستر افراد تھے لیکن وہ سب ختم ہوگئے اور ان کی نسل نہیں چلی سوائے دو کے اور وہ دونوں احمدی ہو گئے تھے اس لئے بچ گئے۔ اور مسیح موعودؑ کی ذریت ساری دنیا میں پھیل گئی۔ میں اس کا زندہ ثبوت، زندہ معجزہ آپ کے سامنے ہوں۔

□□□□□□□□

۲ جون کو جماعت احمدیہ ہالینڈ کے ۱۷ویں جلسہ سالانہ کا آخری روز تھا۔ حضور ایدہ اللہ نے اس کے اختتامی اجلاس میں حاضرین سے خطاب فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ نے تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد آیت قرآنی "ومن احسن قولا ممن دعاالی اللہ ...... الخ" تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ آج یہ جماعت احمدیہ ہالینڈ کا ۱۷واں اجتماع ہے جو اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ گزشتہ دو تین دن کے دوران کئی پہلوؤں سے جماعت میں ایک ہنگامہ سا تھا۔ بہت سے ایسے چہرے بھی نظر آرہے تھے جو پہلے کبھی دیکھے نہیں گئے اور مخلصین کے چہروں پر غیر معمولی عزم کا نور تھا اور ہمہ تن وہ اس بات میں مصروف رہے کہ اس اجتماع کے فرائض کو بخوبی سرانجام دے سکیں۔ ایک پہلو سے جب میری نظر ان پر پڑتی تھی تو پیار سے پڑتی تھی کہ وہ جیسے بھی ہوں خدا کے نام پر خدا کی خاطر یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔ اپنے دنیوی مفادات کو قربان کرتے ہوئے دینی مقاصد سے یہاں جمع ہوئے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ جہاں ایک پہلو سے یہ عارضی ولولہ بھی خوشی کا موجب ہے وہاں اگر یہ جذبہ ٹھہرنے کے لئے نہ آئے اور آکر گزر جائے تو فکر مندی کا بھی پہلو ہے۔ کیونکہ قرآن کریم نے نیکی کے لئے ٹھہر جانے کا مضمون بیان فرمایا ہے کہ صالحات وہی ہیں جو باقیات ہیں۔ باقیات وہی ہیں جو صالحات ہوں۔ وہ نیکیاں صرف وقتی ساتھ نہیں دیتیں بلکہ قرار پکڑنے والی نیکیاں ہیں جس کے نتیجے میں فرشتے اترتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم اس دنیا میں بھی تمہارے ساتھ رہیں گے اور آخرت میں بھی ساتھ رہیں گے۔ حضور نے فرمایا کہ نیکی میں استقرار ہونا چاہئے اور استقرار ہو تو پھر فرشتے ضرور ان پر نازل ہوتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ جو آیت میں نے تلاوت کی ہے اس کا تعلق دعوت الی اللہ سے ہے اور دعوت الی اللہ کا مضمون بھی نیکی کی اس تعریف کے اندر آتا ہے جس کا منبع خدا ہے اور ہر چیز جو حسین ہے وہ خدا ہی کی صفات سے پھوٹتی ہے۔ جونہی اس میں رخنہ پیدا ہو جائے اور خدا کی صفات سے ہٹنا شروع ہو جائے اس میں بدصورتی پیدا ہو جاتی ہے۔ مثلاً اگر کوئی کتنا بھی حسین ہو مگر صحت مند نہ ہو تو اس کا حسن زائل ہو جاتا ہے اور بعض اوقات بھیانک دکھائی دینے لگتا ہے۔ صحت کیا چیز ہے؟ یہ توازن کا نام ہے۔

حضور نے فرمایا کہ حسن کی تعریف کرنے والے بالآخر اسی نتیجہ پر پہنچے کہ سوائے خدا کے حوالے کے حسن کی کوئی تعریف ممکن نہیں۔ جو اس کے قریب ہو وہ حسین ہے اور جو جتنا دور ہو وہ اتنا کم حسین ہے۔ جسمانی حسن میں بھی قوانین قدرت کا توازن جہاں ہو وہاں حسن بنتا ہے۔ اس پہلو سے اس آیت کو دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس سے زیادہ کسی کی بات کس طرح حسین ہو سکتی ہے جو اس ذات کی طرف بلا رہا ہو جو حسن کا منبع و سرچشمہ ہے اور ساتھ "عمل صالحا" کی شرط رکھ دی کہ خدا کی طرف بلانے والے کے لئے لازم ہے کہ وہ خود بھی حسین ہو۔ قرآن کریم کی یہ آیت بتاتی ہے کہ خدا کی طرف تمہیں بلانے کا حق ہے مگر اس وقت جب تم خدا کی طرف سے آئے ہو اور اس شخص کا کردار ظاہر کرتا ہے کہ وہ خدا کی طرف سے ہو کر آیا ہے یا نہیں۔

حضور نے فرمایا کہ ایک بڑی وجہ تبلیغ نہ کرنے کی یہ بھی ہے کہ روزمرہ کی زندگی میں خدا سے تعلق نہیں ہوتا۔ پہلے آپ خدا کی باتوں کا جواب دینا سیکھیں تب آپ کی باتوں میں اثر پیدا ہو گا اور لوگ آپ کی باتوں پر کان دھریں گے۔ جو خدا کی باتوں کا جواب دیتا ہے خدا کے بندے اس کی باتوں کا جواب دیتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ فرشتوں کو آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم اس لئے دیا گیا تھا کہ آدم نے اپنا سب کچھ خدا کے حضور پیش کر دیا تھا۔ آپ اللہ کی طرف بلائیں تو اللہ والے بننے کی کوشش کریں۔ اگر اپنے اخلاق میں پاک تبدیلی پیدا ہی نہیں کرتے تو آپ کی ساری آوازیں صدا بصحراء ثابت ہونگی۔ ہاں جب پاک تبدیلیاں پیدا ہونگی تو دوسروں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی صلاحیت رکھیں گی۔

حضور نے فرمایا کہ جب خدا کی صفات آپ کے اندر جلوہ گر ہوں تو ایک طرف انکساری پیدا ہوتی ہے اور دوسرے پہلو سے ایک اعتماد اور یقین پیدا ہو جاتا ہے کہ ہم خدا کے نمائندہ ہیں۔ دنیا کی مجال نہیں ہے کہ ہم پر ہاتھ ڈال سکے۔ حضور نے فرمایا کہ جب تک انسان کو خدا کے تعلق کا تجربہ نہ ہو اور وہ تجربہ عارضی نہ ہو بلکہ آکر ٹھہر جانے والا ہو، جب تک یہ مقام حاصل نہیں ہوتا اس وقت تک صفات الٰہی آپ کے اندر ہمیشہ کے لئے جلوہ گر نہیں ہو سکتیں۔ حضور نے فرمایا کہ اس پہلو سے اپنے دعوت الی اللہ کے کردار پر نظر ڈالیں اور یہ بھی سوچیں کہ کبھی دعوت الی اللہ کی خواہش بھی پیدا ہوئی ہے یا نہیں۔

حضور نے فرمایا کہ اگر آپ کی باتوں میں ولولہ اور سوز ہی نہیں ہے تو دوسروں پر اثر ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ انسانی روح کا تموج ہے جو دوسری انسانی روح پر اثر ڈالا کرتا ہے۔ چونکہ خدا زندگی کا سرچشمہ ہے اس لئے جو خدا والے ہوں ان کے دلوں میں طاقت آجاتی ہے کہ وہ دوسرے دلوں کو بھی دھڑکا دیں۔

حضور نے فرمایا کہ پہلے اپنے کردار میں وہ حسن پیدا کریں جو خدا کی طرف بلانے کا حسن قول میں ہے۔ جب یہ دو چیزیں اکٹھی ہو جائیں گی تو پھر قول حسن ضرور قول بد پر غلبہ پایا کرتا ہے۔ اور کوئی حسن ایسا نہیں جو بدی سے شکست کھا جائے۔

حضور نے فرمایا کہ یہ سال ایسا ہے کہ ہم خدا کے فضل کے ساتھ ایک ملین سے زائد بیعتوں کے ٹارگٹ تک پہنچ رہے ہیں۔ یہ سو سال میں پہلی مرتبہ ہوا ہے۔ حضور نے اس پہلو سے خصوصیت سے احباب جماعت ہالینڈ کو اپنا جائزہ لینے اور اپنی مساعی کو تیز تر کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے دعا کی کہ اللہ کرے کہ ہالینڈ کے احمدیوں میں مخلصین میں بھی غیر معمولی پاک تبدیلیاں پیدا ہوں۔ خطاب کے آخر میں حضور نے اجتماعی دعا کروائی۔

□□□□□□□□

مجلس عرفان

۲ جون کی شام حسب معمول مجلس عرفان ہوئی جس میں بعض احباب نے حضور سے مختلف سوالات پوچھے۔ چند سوالات یہ تھے۔

☆ رمضان کی ۲۷ ویں شب (شب قدر) کو جو روشنی ہوتی ہے وہ کس قسم کی ہوتی ہے؟۔ ☆ انگوٹھیوں میں جو بعض پتھر جڑے جاتے ہیں کیا ان کی کوئی تاثیرات بھی ہوتی ہیں؟۔ ☆ ایک دوست نے پوچھا کہ حضور نے سورہ نساء کے درس میں فرمایا تھا کہ زندگی کا آغاز مؤنث سے ہوا ہے جبکہ قرآن کریم میں "یا بنی آدم" کے الفاظ میں اکثر ذکر فرمایا گیا ہے۔ اور آدم مذکر تھا؟۔ حضور نے اس کے جواب میں فرمایا کہ سورہ نساء کی پہلی آیت میں نفس واحدہ کا ذکر ہے اور "نفس واحدہ" آدم تھا ہی نہیں۔ نفس واحدہ کے بعد اس میں سے اس کے زوج کے پیدا ہونے کا ذکر ہے اور پھر ان دونوں سے "رجال" اور "نساء" کے پیدا ہونے کا ذکر ہے۔ تو جوڑے یعنی ماں باپ سے نسل انسانی جاری ہوئی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ پہلے ارتقائی دور میں جب بھی انسان کے مقام پر زندگی پہنچی ہے تو اس وقت پورے کا پورا جوڑا بن چکا تھا اور ان سے نسل انسانی کا آغاز ہوا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے یہ بھی سمجھایا کہ "یا بنی آدم" کا خطاب نبی نوع انسان کے طور پر کیا جاتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا کہ میں زمین میں آدم بنانے والا ہوں بلکہ یہ فرمایا ہے کہ میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں۔ اور جس آدم کو مٹی سے پیدا کرنے کا ذکر ہے وہاں خدا تعالیٰ ہرگز یہ نہیں فرماتا کہ یہ خلیفہ پیدا ہو رہا ہے۔ حضور نے تفصیل سے اس مضمون کے مختلف پہلوؤں کو قرآنی آیات کی روشنی میں واضح فرمایا۔

☆ ایک سوال ایم ٹی اے پر انگریزی زبان سکھانے کے متعلق بھی کیا گیا، اس پر حضور نے فرمایا کہ پہلے ہی اس بارہ میں ہدایات دی چکی ہیں اور مختلف زبانیں سکھانے کے پروگرام تیار ہو رہے ہیں۔

سب کچھ تیری عطا ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے

با اعتماد ادارہ

DAUD TRAVELS

آپ بھی آئیے اور آزمائیے

دنیا کے کسی بھی ملک میں جب چاہیں رخت سفر باندھیں

آپ ہمیں اپنا پروگرام دیں، اسے خوبصورت انداز میں فریم ہم کریں گے

عمرہ یا حج

جلسہ سالانہ انگلستان یا قادیان، کہیں بھی جانا ہو

نشست محفوظ کرائیں اور خوشگوار سفر کی ضمانت حاصل کریں

پاکستان انٹرنیشنل ائرلائنز کی خصوصی پیشکش، ۴ افراد پر مشتمل کنبہ کے لئے ٹکٹ میں ۱۰٪ رعایت

بذریعہ فیری جلسہ سالانہ انگلستان میں شمولیت کرنے والوں کے لئے خصوصی رعایت۔ ۵ افراد بمعہ کار کرایہ ۱۴۰ مارک صرف۔ بس کے سفر کا بھی انتظام موجود ہے۔ بذریعہ ہوائی جہاز سفر کے لئے پیشگی بکنگ جاری ہے۔

اس کے علاوہ

ہر قسم کے سرکاری وغیر سرکاری دستاویزات کے جرمن ترجمہ کا بارعایت انتظام بھی موجود ہے۔

Bilal Daud Kahlon

-Daud Travels

Otto Str. 10,60329. Frankfurt am Main

Direkt vor dem, Intercity Hotel

Telefon: (069) 23 3654, Fax: (069) 25 93 59, Residence: (069) 5077190

MOBILE: 01716221046

لغو اور لایعنی باتوں سے اعراض

(عبدالسمیع خان - ربوہ)

اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کو حق و حکمت کے ساتھ خاص مقاصد کے تابع پیدا کیا ہے مگر انسانوں کا ایک کثیر طبقہ تخلیق کائنات اور خود اپنی تخلیق کے مقاصد سے بے خبر ہے اور اس عالم رنگ و بو کو محض لہو و لعب اور زینت اور تفاخر اور لذت یابی کا سامان سمجھتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں سے یہ توقع رکھتا ہے کہ وہ نفس امارہ کو کچلتے ہوئے اور شیطان کی آواز کو رد کرتے ہوئے اور داعی الی الخیر کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے اپنے رب کی طرف قدم بڑھائیں گے اور نہ صرف نیکی کی راہوں پر گامزن ہونگے اور برائیوں کی دلدل سے بچیں گے بلکہ راستے کے کیچڑ اور گرد و غبار سے بھی دور رہیں گے جس کا شریعت لغو کے نام سے ذکر کرتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:

"والذین ھم عن اللغو معرضون"

یعنی مومن لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں۔

لغو کے اصل معنے چڑیوں کی چوں چوں اور اسی طرح کے پرندوں کے بے معنی آوازوں کے ہیں۔ اور اسی سے وسعت پا کر لغو کا لفظ ہر غیر مفید اور فضول قول اور فعل کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

جب آپ اس لفظ کی وضاحت کے لئے شریعت کی تصریحات پر یکجائی طور پر غور کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ہر وہ چیز جو اعلیٰ روحانی مقاصد کے حصول میں روک بن جائے اور منزل کو کھوٹا کر دے اسے لغو کہا گیا ہے۔

انسان کی زندگی محدود ہے اور روحانی ترقیات کا سفر لامتناہی ہے اس لئے قرآن کریم انسان کی ہر صلاحیت اور قابلیت کے ذرہ ذرہ کو اور اس کے وقت کے ہر لمحہ کو سفر سعادت میں صرف کرنا چاہتا ہے اور اسے ہر لغو اور غیر متعلق امر سے رکنے کی تلقین کرتا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ"
(ترمذی ابواب الزھد)

انسان کے اسلام کا حسن اس بات میں ہے کہ وہ تمام لایعنی اور غیر متعلق معاملات کو ترک کر دے۔

یعنی انسان جتنا جتنا لغویات سے اعراض کرتا چلا جائے گا اس کا اسلام خوبصورتی اور زینت پاتا چلا جائے گا اور احسان کا وہ مقام آ جائے گا کہ خدا اور اس کے بندہ کے مابین اور کوئی چیز حائل نہ ہوگی۔

انسان چونکہ کمزور ہے اور اپنی زبان اور جوارح کو پورے طور پر قابو میں رکھنا بہت مشکل امر ہے۔ اس لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی مضمون کو دوسرے رنگ میں یوں بیان فرمایا:

"ان من حسن اسلام المرء قلۃ الکلام فیما لا یعنیہ"
(ھیمثی کتاب الادب باب من حسن اسلام المرء، جلد ۸ صفحہ ۱۸)

یعنی انسان کے اسلام کا حسن اس بات پر منحصر ہے کہ وہ لایعنی امور کے بارہ میں حتی الامکان کم سے کم کلام کرے۔

یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جوامع الکلم میں بھی شاہکار کی حیثیت رکھتی ہے۔ اور محدثین اور صوفیاء کی نظر میں غیر معمولی اہمیت کی حامل ہے۔ ان کے نزدیک اسلام کا خلاصہ جن چار احادیث میں بیان ہوا ہے یہ ان میں سے ایک ہے اور اس لحاظ سے اس کو اسلام کا چوتھا حصہ قرار دیا جا سکتا ہے۔ ایک بزرگ نے دو شعروں میں ان احادیث کو یوں بیان کیا ہے۔

عُمدةُ الخَیرِ عِندنَا کِلِماتٌ
أربَعٌ قَالَھُنَّ خَیرُ البَرِیَّة
اِتّقِ الشُبھاتِ وَازھَدْ وَدَعْ مَا
لَیسَ یعنِیكَ وَاعْمَلَنْ بنِیّة
(فیض الباری جلد اول صـ ۴ (بعد مقدمہ)

یعنی ہمارے نزدیک بہترین احادیث جو خیر البریہ کی زبان مبارک سے نکلیں وہ چار ہیں۔ (۱) اتق الشبہات، یعنی شبہات سے بچو۔
(۲) وازھد، دنیا سے دل نہ لگاؤ۔
(۳) دع مالیس یعنیک، بے فائدہ امور کو ترک کر دو۔
(۴) واعملن بنیہ، نیت پاک کر کے اعمال بجالاؤ۔ انما الاعمال بالنیات کی طرف اشارہ ہے۔

لغویات سے اجتناب کا یہ مضمون ایسا اہم اور کلیدی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعض صحابہؓ کی شہادت پر اس خدشہ کا اظہار فرمایا کہ شاید مرنے والے نے لغو کلام کیا ہو اور اس کی قربانی کی قبولیت میں روک بن جائے۔ روایت ہے کہ ایک صحابی حضورؐ کی زندگی میں رہ مولیٰ میں قربان ہوئے۔ تو ایک عورت نے بلند آواز سے روتے ہوئے کہا "واشہیداہ" اے شہید تیری کیا بات اور کیسی بلند شان ہے۔ حضورؐ نے فرمایا تجھے کیسے معلوم ہوا کہ وہ خدا کی نظر میں بھی شہید ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ لایعنی کلام کرتا رہا ہو اور اس نے ایسی چیز کے بارہ میں بخل کیا ہو جو انفاق سے کم نہیں ہوتی، (یعنی صدقہ دینے میں بخل کیا ہو)۔ (کنزالعمال جلد ۲ صـ ۱۳۰، ۱۸۴)

حضرت کعب بن عجرہؓ بیمار ہوئے تو حضورؐ ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے اس موقع پر کعب بن عجرہ کی والدہ نے کہا اے کعب (اگر تو اس بیماری میں مر جائے تو) تجھے جنت کی بشارت ہو۔ حضورؐ نے فرمایا یہ کون ہے جو اللہ کے متعلق اس قسم کے دعوے کر رہی ہے۔ اے ام کعب تجھے کیسے اس کے جنتی ہونے کی خبر ہوئی۔ عین ممکن ہے کہ اس نے بے فائدہ کلام کیا ہو یا کوئی لایعنی کام کیا ہو۔
(کنزالعمال جلد ۲ صـ ۱۸۴)

حضرت انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ حضورؐ کے ایک صحابی فوت ہوئے تو ایک شخص نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ تجھے جنت مبارک ہو۔ حضور نبی اکرمؐ نے یہ سن کر فرمایا: "تجھے کیا پتہ شاید اس نے فضول کلام کیا ہو۔ یا انفاق فی سبیل اللہ میں بخل سے کام لیا ہو"۔
(ترمذی ابواب الزھد)

اس قسم کے واقعات کے نتیجہ میں صحابہؓ کو طبعاً یہ خیال پیدا ہوا کہ پھر نجات آخر کس طرح حاصل ہوگی۔ چنانچہ حضرت عقبہؓ بن عامر نے ایک دفعہ حضورؐ سے یہ سوال کیا کہ یا رسول اللہ! نجات کیسے حاصل ہو سکتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا "اپنی زبان پر قابو رکھو۔ اور تیرا گھر تیرے لئے وسیع رہے یعنی قناعت اور شکر اختیار کرو۔ اور اپنی خطاؤں پر آنسو بہاتے رہو"۔
(ترمذی ابواب الزھد باب فی حفظ اللسان)

پھر فرمایا "من یتوکل لی ما بین لحییہ و ما بین رجلیہ اتوکل لہ بالجنۃ"۔
(ترمذی ابواب الزھد باب حفظ اللسان)

حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے اس کا ترجمہ یوں فرمایا ہے۔

دو عضو اپنے جو کوئی ڈر کے بچائے گا
سیدھا خدا کے فضل سے جنت میں جائے گا
وہ اک زباں ہے عضو نہانی ہے دوسرا
یہ ہے حدیث سیدنا سیدالوریٰ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی مسلسل تربیت کا نتیجہ تھا کہ صحابہؓ لغو قول و فعل اور بے معنی گفتگو سے حتی الامکان احتراز کرتے تھے۔

حضرت ابو دجانہؓ ایک دفعہ بیمار ہوئے تو لوگ ان کی عیادت کو آئے۔ آنے والوں نے دیکھا کہ بیماری کی وجہ سے چہرے پر زردی، کمزوری اور اضمحلال کی بجائے چمک پھیلی ہوئی ہے اور چہرہ خوب چمک رہا ہے۔ لوگوں نے تعجب سے پوچھا کہ کیا بات ہے آپ کا چہرہ چمک رہا ہے، کس عمل کی جزا ہے۔

حضرت ابو دجانہؓ نے فرمایا "میرے عمل میں تو کوئی ایسی چیز نہیں جس پر میں انحصار کر سکوں۔ مگر دو باتیں مجھے خاص طور پر پسند ہیں۔ اول یہ کہ جو چیز میرا مقصود نہیں ہوتی میں اس کے بارے میں کلام نہیں کرتا۔ اور دوسرے یہ کہ میرا دل مسلمانوں کی طرف سے بالکل صاف ہے"۔
(طبقات ابن سعد جلد ۳ صـ ۵۵۷)

ذرا غور فرمائیں تو ان دونوں باتوں کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ بہت سے جھگڑوں کی بنیاد اس طرح پڑتی ہے کہ انسان دوسروں کے معاملات میں ٹانگ اڑاتا ہے اور غیر مناسب گفتگو کرتا ہے۔ جس کے ردعمل کے طور پر جوابی کاروائی ہوتی ہے اور دلوں میں میل آنے لگتا ہے۔ یا یوں کہہ لیں کہ جس کا دل صاف نہیں ہوتا وہ دوسروں کے متعلق غیر حکیمانہ بلکہ دلآزار گفتگو کرتا ہے یوں سارا معاشرہ ایک فساد میں مبتلا ہو جاتا ہے اور غیبت اور بہتان کا بند نہ ہونے والا دروازہ کھل جاتا ہے اسی لئے حضورؐ نے فرمایا:۔

"ان اکثر الناس ذنوبا یوم القیامۃ اکثرھم کلا ما فیما لایعنیہ"۔ (کنزالعمال جلد ۲ صـ ۱۳۰)

قیامت کے دن سب سے زیادہ گنہگار شخص وہ ہوگا جو سب سے زیادہ لایعنی کلام کرنے والا ہوگا۔

ممتاز صوفی حضرت ابو حفص حداد کے پڑوس میں حدیث کی تعلیم و تربیت اور درس و تدریس کا انتظام تھا مگر وہ اس میں شامل نہیں ہوئے تھے۔ لوگوں نے پوچھا حضرت آپ کیوں شامل نہیں ہوئے۔ فرمایا، تیس سال پہلے ایک حدیث سنی تھی اسی کی لذت لے رہا ہوں۔ اسی پر عمل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں مگر پوری طاقت نہیں پاتا۔ دوسری حدیث کیسے سنوں۔ لوگوں نے پوچھا کونسی حدیث ہے۔ فرمایا:

"من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ"۔
(تذکرۃ الاولیاء صـ ۱۹۹)

یہ ایک بہت گہری اور پرحکمت بات ہے۔ حدیث پر حدیث سنتے چلے جانا اور کسی پر بھی عمل نہ کرنا یہ بھی ایک لغو امر ہے۔ اور خدا کے حضور ملزم کرنے والا ہے۔

ایک بزرگ یوسف بن الحسین کو کسی نے خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ سلوک کیسا کیا؟ فرمایا مجھ پر رحمت کی گئی اور جب ان سے سوال کیا گیا کہ کس وجہ سے اور کون سے عمل کی بدولت؟ تو جواب دیا کہ میں نے صحیح بات کو کبھی خرافات و لغویات میں نہ ملنے دیا۔ (نسخہ کیمیا صـ ۱۱۷۷)

اپنے آقا و مولا کی اتباع میں حضرت مسیح موعودؑ کا اسوہ بھی انتہائی حیرت انگیز اور سبق آموز ہے۔ ایک دفعہ کسی کام کے متعلق حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ کے ساتھ مولوی محمد علی صاحب کا اختلاف ہو گیا۔ میر صاحب نے ناراض ہو کر اندر حضرت مسیح موعودؑ کو جا کر اطلاع دی۔ مولوی محمد علی صاحب کو اس کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے حضور سے عرض کیا کہ ہم لوگ یہاں حضور کی خاطر آئے ہیں کہ حضور کی خدمت میں رہ کر کوئی خدمت دین کا موقع مل سکے لیکن اگر حضور تک ہماری شکایتیں اس طرح پہنچیں گی تو حضور انسان ہیں ممکن ہے کسی وقت حضور کے دل میں ہماری طرف سے کوئی بات پیدا ہو تو اس صورت میں ہمیں بجائے قادیان آنے کے فائدہ ہونے کے الٹا نقصان ہو جائے گا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ میر صاحب نے مجھ سے کچھ کہا تو تھا مگر میں اس وقت اپنے فکروں میں اتنا محو تھا کہ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے معلوم نہیں کہ میر صاحب نے کیا کہا اور کیا نہیں کہا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ چند دن سے ایک خیال میرے دماغ میں اس زور سے پیدا ہو رہا ہے کہ اس نے دوسری باتوں سے مجھے بالکل محو کر دیا ہے۔ بس ہر وقت اٹھتے بیٹھتے وہی خیال میرے سامنے رہتا ہے۔ میں باہر لوگوں میں بیٹھا ہوتا ہوں اور کوئی شخص مجھ سے کوئی بات کرتا ہے تو اس وقت بھی میرے دماغ میں وہی خیال چکر لگا رہا ہوتا ہے، وہ شخص سمجھتا ہوگا کہ میں اس کی بات سن رہا ہوں مگر میں اپنے اس خیال میں محو ہوتا ہوں۔ جب میں گھر جاتا ہوں تو وہاں بھی وہی خیال میرے ساتھ ہوتا ہے۔ وہ خیال کیا ہے؟ وہ یہ ہے کہ میرے آنے کی اصل غرض یہ ہے کہ ایک ایسی جماعت تیار ہو جائے جو سچی مومن ہو اور خدا پر حقیقی ایمان اور اس کے ساتھ حقیقی تعلق رکھے اور اسلام کو اپنا شعار بنائے اور آنحضرتؐ کے اسوہ حسنہ پر کاربند اور اصلاح و تقویٰ کے رستہ پر چلے اور اخلاق کا اعلیٰ نمونہ قائم کرے تا پھر ایسی جماعت کے ذریعہ دنیا ہدایت پاوے اور خدا کا منشا پورا ہو۔ پس اگر یہ غرض پوری نہیں ہوتی تو اگر دلائل و براہین سے ہم نے دشمن پر غلبہ بھی پالیا اور اس کو پوری طرح زیر بھی کر لیا تو پھر بھی ہماری فتح کوئی فتح نہیں کیونکہ اگر ہماری بعثت کی اصل غرض پوری نہیں ہوئی تو گویا ہمارا سارا کام رائیگاں گیا مگر میں دیکھ رہا ہوں کہ دلائل و براہین کی فتح کے تو نمایاں طور پر نشانات ظاہر ہو رہے ہیں اور دشمن بھی اپنی کمزوری محسوس کرنے لگا ہے لیکن جو ہماری بعثت کی اصل غرض ہے اس کے متعلق ابھی تک جماعت میں بہت کمی ہے اور بڑی توجہ کی ضرورت ہے پس یہ خیال ہے جو مجھے آج کل کھا رہا ہے اور یہ اس قدر غالب رہا ہے کہ کسی وقت بھی مجھے نہیں چھوڑتا۔ (سیرت المھدی جلد اول صـ ۲۳۵، وزیر ہند پریس امرتسر)

کاش ہم وہ جماعت بن جائیں جس کی فکر نے حضرت مسیح موعودؑ کو ہر دوسری فکر سے آزاد کر دیا تھا اور جس تڑپ نے ہر دوسرے خیال سے آپ کو بے نیاز کر دیا تھا۔ اور اے کاش ہمیں اپنی تربیت اور آنے والی نسلوں کی تربیت اور روحانی ترقیات کا خیال تمام لغویات سے دور کر دے اور ہم اس مقصد کو پورا کرنے والے ہوں جس کی خاطر ہمیں پیدا کیا گیا ہے۔

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ۱۸۶۴ء سے ۱۸۶۸ء تک سیالکوٹ میں بسلسلہ ملازمت قیام فرما رہے۔ اخبار زمیندار کے بانی محترم منشی سراج الدین صاحب آپکے کے بارے میں لکھتے ہیں "ہم چشم دید شہادت سے کہہ سکتے ہیں کہ جوانی میں بھی نہایت صالح اور متقی بزرگ تھے"۔ حضورؑ کی ابتدائی زندگی کے حالات محترم ڈاکٹر سلیم الرحمن صاحب کے قلم سے "**احمدیہ گزٹ" کینیڈا اپریل ۹۶ء** کی زینت ہیں۔

علامہ اقبال کے استاد شمس العلماء سید میر حسن صاحب حضرت اقدسؑ کے قیام سیالکوٹ کے دوران آپؑ کی پارسائی کا ذکر کرکے فارسی اور عربی زبانوں میں لیاقت اور پادریوں سے مباحثات میں حضورؑ کی کامیابی کا بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں "دینیات میں مرزا صاحب کی سبقت اور پیش روی تو عیاں ہے مگر ظاہری جسمانی دوڑ میں بھی آپ کی سبقت اس وقت کے حاضرین پر صاف ثابت ہوچکی تھی.... ایک شخص بلا سنگھ نام نے کہا کہ میں سب سے دوڑنے میں سبقت لے جاتا ہوں۔ مرزا صاحب نے فرمایا کہ میرے ساتھ دوڑو تو ثابت ہو جائے گا کہ کون بہت دوڑتا ہے۔ شیخ اللہ داد صاحب منصف مقرر ہوئے....... مرزا صاحب اور بلا سنگھ ایک ہی وقت دوڑے اور باقی آدمی معمولی رفتار سے پیچھے روانہ ہوئے۔ جب پل پر پہنچے تو ثابت ہوا کہ حضرت مرزا صاحب سبقت لے گئے"۔

★ ★ ★

محترم پروفیسر محمد عطاء الرحمان صاحب آف آسام سلسلہ کے ایک دیرینہ خادم تھے، صوبائی وزیر داخلہ کے ممتاز عہدے پر بھی فائز رہے۔ آپ نے تحریک جدید کے دفتر اول میں قریباً ڈیڑھ ہزار روپے دے کر شمولیت کی تھی۔ ریویو میں بھی آپکے مضامین شائع ہوتے رہے۔ دسمبر ۵۸ء میں آسام میں منعقد ہونے والی ایک مذہبی کانفرنس کے لئے آپ نے اسلام کے متعلق ایک فاضلانہ مضمون سپرد قلم کیا تھا جسے متعدد اخبارات و رسائل نے شائع کیا۔ جب ۲۷ اگست ۷۶ء کو آپکی وفات ہوئی تو قرآن کریم کے تفسیری حواشی آسامی زبان میں آپ نے ۲۷ویں پارے تک مکمل کر لئے تھے۔ روزنامہ "**الفضل" یکم مئی** میں آپکا مختصر ذکر خیر محترم ملک صلاح الدین صاحب کے قلم سے ایک پرانی اشاعت سے منقول ہے۔

★ ★ ★

روزنامہ "**الفضل" ۹ مئی** کی ایک خبر کے مطابق مکرم عبدالجبار صاحب ابن مکرم عبدالحمید صاحب آف لاہور نے MSc جغرافیہ پارٹ ون میں یونیورسٹی میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔

★ ★ ★

گذشتہ ہفتہ کے کالم میں حضرت مولوی حسن علی صاحب بھاگلپوریؓ کے قبول احمدیت کا بیان ہوا تھا۔ آپکی مختصر سیرت محترم چوہدری عبدالحمید صاحب کے قلم سے روزنامہ "**الفضل" ۱۶ مئی** کی زینت ہے۔ آپؓ ۲۲ اکتوبر ۱۸۵۲ء کو بھاگلپور (بہار) میں پیدا ہوئے۔ انٹرنس کے بعد انہیں ایک بزرگ کی صحبت میسر آئی جس کے نتیجہ میں انہیں خدا پر توکل اور دعا میں لذت حاصل ہوئی۔ ۱۸۷۴ء میں شادی کے بعد آپ پٹنہ ہائی سکول میں ہیڈماسٹر ہوگئے لیکن ۱۸۸۶ء میں ایک غیبی اشارے پر ملازمت ترک کرکے اسلام کی سربلندی کے لئے لیکچرز کا سلسلہ شروع کیا۔ انداز ایسا دلنشیں تھا کہ قوم نے آپکو شمس الواعظین کا لقب دیا۔ انہی دنوں آپؓ نے اس امر کا بارہا اظہار کیا کہ اب کسی ہادی کو پیدا ہونا چاہئے جو باطل فلسفے کے زور کو خدائی نشان دکھا کر توڑ سکے۔ ۱۸۸۷ء میں حضرت مسیح موعودؑ کے بارے میں سنا تو ملاقات کے لئے قادیان گئے اور حضورؑ کے حسن اخلاق اور مہمان نوازی سے بہت متاثر ہوئے۔ (گذشتہ ہفتہ سہواً ۱۸۷۷ء لکھا گیا ہے)۔ ۱۸۹۴ء میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔ کتاب "انجام آتھم" میں حضرت مسیح موعودؑ کے اولین ساتھیوں میں آپکا نام بھی مرقوم ہے۔ حضورؑ نے آپکو انگلستان میں تبلیغ کے لئے بھجوانے کے لائق سمجھتے ہوئے جماعت کو معاون اور رقم فراہم کرنے کی تلقین کی تھی اور آپکو تقی، ذکی اور برگزیدہ قرار دیا تھا۔ افسوس آپکی عمر نے وفا نہ کی اور محض ساڑھے تینتالیس سال کی عمر میں ۲ فروری ۱۸۹۶ء کو وفات پاگئے۔ تائید احمدیت میں آپکی ایک کتاب "تائید حق" کئی مرتبہ طبع ہوچکی ہے۔ اسکے بارے میں حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا تھا "نہایت اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے میں نے ایک دفعہ اسکو پڑھنا شروع کیا تو میں اس وقت تک سویا نہیں جب تک میں نے اس ساری کتاب کو ختم نہ کرلیا"۔

★ ★ ★

اسی شمارے میں محترم عبدالسمیع نون صاحب نے محترم میاں غلام حسین نون صاحب کا ذکر خیر کیا ہے جنہیں حضرت مصلح موعودؓ کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل ہوئی اور پھر استقلال سے وہ اپنے عہد پر قائم رہے۔ خاموش عبادت گزار اور نیک نفس تھے۔ مقامی جماعت جلال پور کے صدر بھی رہے اور وہاں مسجد کی تعمیر کی توفیق بھی پائی۔ ۵ مارچ ۹۵ء کو وفات پائی۔

★ ★ ★

محترم رانا فیض بخش نون صاحب ۱۲ دسمبر ۹۵ء کو نوے سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ انہیں اشارہ ہوا ہے کہ انکی وفات میں ۱۲ کا عدد شامل ہے۔ آپ ۵ نومبر ۱۹۰۶ء کو ضلع مظفرگڑھ میں پیدا ہوئے۔ ۵ ستمبر ۱۹۳۱ء کو آپ نے حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں خط لکھ کر بیعت کی۔ تحصیل شجاع آباد میں احمدیت قبول کرنے والے آپ پہلے فرد تھے۔ آپکے نواسے محترم محمد اکرم عمر صاحب مبلغ سلسلہ آپکا ذکر روزنامہ "**الفضل" ۱۱ مئی** میں کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حضور انور ایدہ اللہ نے ۹۳ء میں اپنے دو خطبات میں آپکے دو خطوط پڑھ کر سنائے جن میں آپ نے اپنے چندہ کی ادائیگی کے بعد خدا کے نازل ہونے والے غیرمعمولی فضلوں کا اظہار کیا تھا۔ ایک موقع پر محترم رانا صاحب نے مضمون نگار کو لکھا "اللہ تعالیٰ کے فرشتے تیزی کے ساتھ غلبہ اسلام کی مہم کو منزل مقصود تک پہنچانے میں مصروف عمل ہیں۔ موت کے باعث شاید میں یہ غلبہ نہ دیکھ سکوں مگر میرے پیارے خدا نے بذریعہ کشف اور الہام یہ غلبہ مجھے دکھا دیا ہے... یہ غلبہ یورپ سے شروع ہوگا اور پھر یورپین قوموں کی ہمت اور کوشش سے ساری دنیا پر محیط ہو جائے گا"۔ وفات کے بعد بہشتی مقبرہ ربوہ میں آپکی تدفین عمل میں آئی اور حضور انور نے لندن میں بھی نماز جنازہ غائب ادا فرمائی۔

★ ★ ★

مکتوب آسٹریلیا

(مرتبہ: چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل، آسٹریلیا)

اس دور کے بچے بھی ذہنی دباؤ کا شکار ہیں

کچھ عرصہ قبل امریکہ میں ایک بچی Jessica ہوائی جہاز چلاتے ہوئے حادثہ کا شکار ہوگئی۔ اس کی عمر صرف سات سال تھی۔ اگر وہ بچ رہتی تو وہ دنیا کی سب سے کمسن پائلٹ ہوتی۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے سڈنی کی ایک مضمون نگار Jaslyn Hall لکھتی ہیں کہ آج کے دور کے بچے سخت ذہنی دباؤ کا شکار ہیں۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ ۱۹۸۲ء اور ۱۹۹۳ء کے دوران نوجوانوں کی خودکشی میں پچاس فیصد اضافہ ہوا ہے۔ بچپن سے ہی ذہنی تناؤ میں پلے ہوئے بچے جب بڑے ہونگے تو یہ تناؤ عام معاشرتی زندگی میں ضرور تلخی پیدا کرے گا۔ اس کا تجزیہ کرتے ہوئے وہ لکھتی ہیں کہ بچوں پر یہ دباؤ خود ان کے والدین اور معاشرہ کی طرف سے ڈالا گیا ہے۔ جیسیکا (جو حادثہ کا شکار ہوئی) کی والدہ نے کہا کہ تم کو پتہ نہیں میری بیٹی کو ہوائی جہاز چلانے کا کتنا شوق تھا۔ وہ اپنی اس خواہش کے پورا کرنے میں آزاد تھی۔ اس کی آزادی پر قدغن نہیں لگائی جاسکتی تھی۔ سوال یہ ہے کہ کیا اتنی چھوٹی عمر کی بچی کو ہوائی جہاز کی حفاظت کا بوجھ اٹھانے پر مقرر کیا جا سکتا تھا یا اس کو اس کی اجازت دی جا سکتی تھی؟ کیا بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے ان کو مناسب جسمانی سزا دینی چاہئے یا نہیں؟ یا پھر کیا بچوں کو شروع سے ہی آزاد چھوڑ دینا چاہئے؟ ان کو اپنے فرائض سمجھنے کے قابل ہونے سے پہلے ہی سارے حقوق دے دینے میں کیا خطرات مضمر ہیں؟ ان دونوں میں سے کون سی بات بچوں کی تربیت اور بہتر معاشرہ کی تعمیر کے لئے زیادہ مناسب ہے؟ وہ لکھتی ہیں کہ کسی زمانہ میں والدین بچوں کو بتایا کرتے تھے کہ کیا بات درست ہے اور کیا غلط۔ وہ کیا کریں، کیا نہ کریں اور عمر اور سمجھ کے لحاظ سے کس چیز یا مقام کا حصول ان کے لئے مناسب ہے وغیرہ وغیرہ لیکن اب اس کی بجائے والدین بچوں سے غیر حقیقی توقعات وابستہ کرتے ہوئے کہتے ہیں "تم یہ کر سکتے ہو۔ مجھے پتہ ہے تم کر سکتے ہو" اور بچوں کی طرف سے جذباتی جواب یہ ہوتا ہے میں اسے کیوں نہیں کر سکتا یا کر سکتی، میں یہ حاصل کرنا چاہتا ہوں یا کرنا چاہتی ہوں"۔ مغربی معاشرہ میں سن بلوغت کے اٹھارہ ووٹ کا حق، الکوحل خریدنے کا حق اور ڈرائیونگ Licence کے حصول کا حق تصور کئے جاتے ہیں۔ لیکن عصر حاضر کے معاشرہ میں یہ حدود مسلسل تبدیل ہو رہی ہیں۔ بچوں سے غیر حقیقی اور غیر طبعی توقعات وابستہ کی جاتی ہیں۔ چودہ سال کی سپرماڈل لڑکی، تیرہ سال کا اولمپک تیراک اور اگر جیسیکا زندہ رہتی تو سات سال کی پائلٹ لڑکی وغیرہ۔ بچوں کو کہا جاتا ہے کہ زندگی کا مزا ہی کیا ہے۔ اگر پندرہ سال تک تم مقصد زندگی حاصل نہ کر سکو۔ معاشرہ کی طرف سے بچوں پر الگ دباؤ ہیں، نوجوانوں کی بیکاری کا خوف، کم سے کم عمر میں زیادہ سے زیادہ کاموں میں مہارت حاصل کرنے کا فکر، چھوٹی سے چھوٹی عمر میں پڑھائی کا آغاز، سکول میں ہوتے ہوئے یونیورسٹی کورسز میں داخلہ، نئے سے نئے کمپیوٹر کو استعمال کرنے کا مقابلہ، بچوں کے لئے لڑائی بھڑائی، قتل و غارت اور سیکس پر مبنی فلمیں، ویڈیو، رسالے اور کمپیوٹر کے پروگرام وغیرہ۔ مضمون نگار آخر پر لکھتی ہیں کہ آج کے بچوں کے والدین اور بڑوں کے لئے یہ بھاری چیلنج ہے کہ وہ بچوں کے حق انتخاب (Freedom of Choice) اور ذمہ دارانہ افعال (Responsible Action) کے درمیان نازک توازن قائم کریں۔

یہ مضمون خیال افروز ہے بالخصوص ایک ایسی جماعت کے لئے جو دنیا کی اصلاح کے لئے کھڑی کی گئی ہو۔ اسلام میں والدین کو بچوں کا امین اور محافظ و نگران مقرر کیا گیا ہے۔ جہاں اولاد کے احترام اور چھوٹوں پر شفقت کی تلقین کی گئی ہے وہاں اساتذہ اور بڑوں کے حقوق بھی قائم کئے گئے ہیں۔ اسلام میں نیکی کی تلقین اور برائی سے روکنا معاشرہ کی بہتری کے لئے ضروری قرار دیا گیا ہے اور اسے شخصی آزادی کے منافی نہیں سمجھا جاتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ موجودہ کلچر کے ایسے اجزاء جو قرآنی تعلیم کے مخالف ہیں انہیں بار بار اپنی نظر کے سامنے لاتے رہیں اور اس سے مجتنب رہنے کی کوشش کرتے رہیں۔ آمین۔

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

Continental Fashions

گروس گیراؤ شہر کے عین وسط میں خواتین کی اپنی دوکان جس پر جدید طرز کے دیدہ زیب ملبوسات، ہر رنگ کے دوپٹے، چوڑیاں، بندیا، پازیب، بچوں کے جدید طرز کے گارمنٹس، فیشن جیولری اور کھلا کپڑا مناسب قیمت پر دستیاب ہے۔

آپ کی تشریف آوری کے منتظر

Continental Fashions
Walther rathenau Str. 6
64521 Gross Gerau
Germany
Tel: 06152-39832

Muslim Television Ahmadiyya Programme Schedule for Transmission

15/07/1996 - 24/07/1996

Monday 15th July 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No 22 (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - 11.7.96 (R)
02.00	Around the Globe- Documentary: Madame Taussaud
03.00	Learning Languages With Huzur Lesson No 15 (R)
04.00	Learning Norwegian Lesson No 27 (R)
05.00	Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends. 14.7.96(R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No 22(R)
07.00	A Letter From London
08.00	Siraiky Programme - Friday/Sermon 8.9.95
09.00	Liqaa Ma'al Arab- Rec 11.7.96 (R)
10.00	Urdu Programme - Speech on 'Seerat-un-Nabi - 'Ghazva Badr Mein Khalq-i-Azeem' - by Mir Mehmood A. Nasir
11.00	Learning Languages With Huzur Lesson No 15 (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner - Eid Milan from UK 1996 - Part 1
13.00	Indonesian Programme.
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - Rec 15.7.96 (N)
15.00	MTA Sports - Hockey Match
16.30	Liqaa Ma'al Arab - No 59 (N)
17.30	Turkish Programme -
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib - Lesson No 14
19.00	German Programme - 1) Begegnung mit Hazoor 2) Cooking Program
20.00	Learning Languages With Huzur Lesson No 16
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30	Philosophy of the Teachings of Islam - No 4
22.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV- 15.7.96 (R)
23.00	Learning French
23:30	Various Programme

Tuesday 16th July 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib - Lesson No 14 (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - No 59 (R)
02.00	MTA Sports - Hockey Match(R)
03.30	Learning Languages With Huzur Lesson No 16(R)
04.30	Learning French (R)
05.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV- 15.7.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib - Lesson No 14 (R)
07.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
07.30	Philosophy of the Teachings of Islam - No 4
08.00	Pushto Programme - Friday/Sermon 15.7.94
09.00	Liqaa Ma'al Arab - No 59 (R)
10.00	Bangla Programme / Urdu Programme
11.00	Learning Languages With Huzur Lesson No 16 (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner - Eid Milan, UK 1996- Part 2
13.00	From The Archives - F/S - 3.3.89
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 16.7.96 (N)
15.00	Medical Matters : Health of Mother and Child - Part 3
15:30	Conversation with a new convert - Aashiq Hussain Sahib
16.00	Liqaa Ma'al Arab - No 60 (New)
17.00	Norwegian Programme - Islami Usul Ki Philosophy No. 12
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No 23
19.00	German Programme -1) Children Program 2) Lajna Discussion
20.00	Learning Languages With Huzur Lesson No 17 (N)
21.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
21.30	Various Programme
22.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 16.7.96 (R)
23.00	Learning Chinese Lesson No 24
23.30	Hikayat-e-Shereen No 13 (N)

Wednesday 17th July 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No 23 (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab -No 60 (R)
02.00	Medical Matters - Health of Mother and Child - Part 3(R)
02.30	Conversation with a new convert - Aashiq Hussain Sahib(R)
03.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 17 (R)
04.00	Learning Chinese - Lesson No. 24 (R)
04.30	Hikayat-e-Shereen No 13 (R).
05.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 16.7.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No 23
07.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
07.30	Various Programme
08.00	Russian Programme
09.00	Liqaa Ma'al Arab No 60 (R)
10.00	Bangla Programme / Urdu Programme
11.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 17 (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner - Eid Milan, UK 1996 - Part 3
13.00	Indonesian Programme
14.00	Natural Cure - Homeopathy With Hadhrat Khalifatul Masih IV - Rec 17.7.96 (N)
15.00	MTA Variety - Interview of Sheikh Mahmood Alam Khalid Sahib
16.00	Liqaa Ma'al Arab No. 61 (N)
17.00	French Programme
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib - Lesson No 15
19.00	German Programme 1) Tic Tac 2) A visit of Hadhrat Khalifatul Masih IV
20.00	Learning Languages With Huzur Lesson No 18 (N)
21.00	MTA Life Style - Al Maidah - "Vegetable Bhujia"
22.00	Natural Cure - Homeopathy With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 17.7.96 (R)
23.00	Learning Arabic Lesson No. 8
23.30	Arabic Programme: Qaseedah/Nazm

Thursday 18th July 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib - Lesson No 15 (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab No 61 (R)
02.00	MTA Variety - Interview Sheikh Mahmood Alam Khalid Sahib (R)
02.30	Various Programme
03.00	Learning Languages With Huzur Lesson No 18 (R)
04.00	Learning Arabic Lesson No 8 (R)
04.30	Arabic Programme - Qaseedah/Nazm
05.00	Natural Cure - Homeopathy - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 17.7.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib - Lesson No 15 (R)
07.00	MTA Lifestyle - Al Maidah - "Vegetable Bhujia" (R)
08.00	Sindhi Programme - "Hamari Taleem" - Part 1
09.00	Liqaa Ma'al Arab No 61 (R)
10.00	Urdu Programme - Seerat Hadhrat Masih Maud (as) - 'Aina Jamal' - by Mirza Bashir Ahmad - Read by: Maulana Jalal ud Din Shams - Part 1
11.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 18 (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner - Eid Milan , from UK 1996 - Part 4
13.00	Chinese Programme: Book Reading with Love to Chinese Brothers
14.00	Natural Cure - Homeopathy - With Hadhrat Khalifatul Masih - Rec 18.7.96 (N)
15.00	Quiz Prog - on Islami Usul ki Philosophy - Islamabad, Lahore, Sialkot
15.30	Hua Mein Terey Fazlon Ka Munadi (R)
16.00	Liqaa Ma'al Arab - No 62 (N)
17.00	Bosnian Programme -
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran - Lesson No 24 (N)
19.00	German Programme - 1) Sports Program 2) Ich zeig dir was
20.00	Learning Languages With Huzur Lesson No 19(N)
21.00	M.T.A. Entertainment - Moshaira Yaume Masih Maud - Part 1
22.00	Natural Cure - Homeopathy - With Hadhrat Khalifatul Masih - 18.7.96 (R)
23.00	Learning Norwegian Lesson No 28
23.30	Various Programme

Friday 19th July 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran - Lesson No 24 (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab No 62 (R)
02.00	Quiz Programme - on Islami Usul ki Philosophy - Islamabad, Lahore, Sialkot
02.30	Hua Mein Terey Fazlon ka Munadi (R)
03.00	Learning Languages with Huzur Lesson No 19 (R)
04.00	Learning Norwegian Lesson No 28 (R)
04.30	Various Programme
05.00	Natural Cure - Homeopathy - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 18.7.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran - Lesson No 24 (R)
07.00	M.T.A Entertainment - Moshaira Yaume Masih Maud - Part 1 (R)
08.00	Pushto Programme - Friday/Sermon 8.7.94
09.00	Liqaa Ma'al Arab - No 62 (R)
10.00	Bangla Programme - Urdu Programme
11.00	Learning Languages With Huzur Lesson No 19(R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Darood Shareef and Nazm
13.00	Friday Sermon - By Hadhrat Khalifatul Masih IV - Live - 19.7.96
14.15	Celebration of 24hr Transmission of MTA - Rabwah
15.00	Mulaqat - with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends - 19.7.96
16.00	Liqaa Ma'al Arab - Rec 16.7.96 (N)
17.00	Turkish Programme -
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib - Lesson No 16 (N)
19.00	German Programme - 1) Ihre Fragen 2)Willkommen in Deutschland
20.00	Learning Languages With Huzur Lesson No 20 (N)
21.00	Medical Matters - with Dr. Mujeeb-ul-Haq Sb
21.30	Friday Sermon - By Hadhrat Khalifatul Masih IV -19.7.96
22.30	Learning French
23.00	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends - 19.7.96(R)

Saturday 20th July 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib - Lesson No 16(R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - 16.7.96 (R)
02.00	MTA Variety - (R)
	Celebration of 24hr Transmission of MTA - Rabwah
03.00	Learning Languages With Huzur Lesson No 20 (R)
04.00	Learning French (R)
04.30	Various Programme
05.00	Mulaqat - with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends- 19.7.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib - Lesson No 16 (R)
07.00	Medical Matters - with Dr Mujeeb-ul-Haq Sb
07.30	Various Programme
08.00	Friday Sermon - By Hadhrat Khalifatul Masih IV - 12.7.96
09.00	Liqaa Ma'al Arab - 16.7.96 (R)
10.00	Bangla Programme - Urdu Programme
11.00	Learning Languages With Huzur Lesson No 20 (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Question Time - with Hadhrat Khalifatul Masih IV - in Canada - 21.6.96
14.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 20.7.96
15.00	Meet Our Friends - Interview of Habatullah Farhakhan - Amir Holland
16.00	Liqaa Ma'al Arab Rec 17.7.96 (N)
17.00	Arabic Programme - Tafseer-ul-Quran
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran - Lesson No 25 (N)
19.00	German Programme - 1) Kindersendung 2) Rede Von Herrn Hadayatullah Hubsh
20.00	Learning Languages With Huzur Lesson No 21 (N)
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30	A Page from the History of Ahmadiyyat by B.A. Rafiq Sahib
22.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 20.7.96
23.00	Learning Chinese Lesson No 25
23.30	Hikayat-e-Shereen No 14 (N)

Sunday 21st July 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran - Lesson No 25 (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab No 17.7.96 (R)
02.00	Meet Our Friends - (R)
	Interview of Habatullah Farhakhan - Amir Holland
03.00	Learning Languages With Huzur Lesson No 21 (R)
04.00	Learning Chinese Lesson No 25 (R)
04.30	Hikayat-e-Shereen No 14 (R)
05.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 20.7.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran - Lesson No 25 (R)
07.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
07.30	A Page From the History of Ahmadiyyat by B.A Rafiq
08.00	Sindhi Programme - "Hamari Taleem" - Part 2
09.00	Liqaa Ma'al Arab -Rec 17.7.96 (R)
10.00	Bangla Programme - Urdu Programme
11.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 21 (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Question Time - with Hadhrat Khalifatul Masih IV - in Canada - 22.6.96
14.00	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends 21.7.96
15.00	Around The Globe: 'Shoe Factory' - Holland
16.00	Liqaa Ma'al Arab- Rec 18.7.96 (N)
17.00	Albanian Programme
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib - Lesson No 17 (N)
19.00	German Programme - 1) Quiz Show Lajna 2) Zeit Zum diskutiern
20.00	Learning Languages With Huzur Lesson No 22 (N)
21.00	A Letter from London
21.30	Address by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Concluding Speech - Khuddam-ul-Ahmadiyya Ijtema - Germany
23.30	Learning Norwegian Lesson No 29

Monday 22nd July 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner- Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib - Lesson No 17 (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab 18.7.96 (R)
02.00	Around The Globe - Documentary: 'Shoe Factory' - Holland (R)
03.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 22 (R)
04.00	Learning Norwegian Lesson No 29 (R)
05.00	Mulaqat - with Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends 21.7.96
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib - Lesson No 17 (R)
07.00	A Letter From London
08.00	Siraiky Programme -Friday/Sermon 15.9.95
09.00	Liqaa Ma'al Arab 18.7.96 (R)
10.00	Urdu Programme - Speech on 'Seerat-un-Nabi - by Maulana Abdul Basit Shahid - Part 1
11.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 22 (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner- Quiz - Atfal - Badin vs Karachi
13.00	Indonesian Programme
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - Rec 22.7.96 (N)
15.00	M.T.A. Sports - Cricket for MTA (in Russia)
16.30	Liqaa Ma'al Arab No. 63 (N)
17.30	Turkish Programme-
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No 26 (N)
19.00	German Programme 1) Begegnung mit Hadhrat Khalifatul Masih IV - 2) Cooking Program
20.00	Learning Languages With Huzur Lesson No 23 (N)
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30	Philosophy of the Teachings of Islam - No 5
22.00	Tarjumatul Quran Class with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 22.7.96 (R)
23.00	Learning French
23.30	Various Programme

Tuesday 23rd July 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No 26 (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab No. 63 (R)
02.00	M.T.A. Sports - Cricket for MTA (in Russia)
03.30	Learning Languages With Huzur Lesson No. 23 (R)
04.30	Learning French
05.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 22.7.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran Lesson No 26 (R)
07.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
07.30	Philosophy of the Teachings of Islam - No 3 (R)
08.00	Pushto Programme - F/S 12.9.94
09.00	Liqaa Ma'al Arab No. 63 (R)
10.00	Bangla Programme / Urdu Programme
11.00	Learning Languages with Huzur Lesson No 23 (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Various Programme
12.50	From The Archives -F/S 10.3.89
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - Rec 23.7.96 (N)
15.00	Medical Matters - Health of Mother and Child - Part 4
15.30	A Talk with a New Convert - Mohammed Akhtar Sahib
16.00	Liqaa Ma'al Arab No. 64 (N)
17.00	Norwegian Programme - Islami Usul Ki Philosophy No 13
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib - Lesson No 18 (N)
19.00	German Programme - 1) Kinderquiz 2) Lajna Discussion
20.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 24 (N)
21.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
21.30	Various Programme
22.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 23.7.96 (R)
23.00	Learning Chinese Lesson No 26
23.30	Hikayat-e-Shereen No 15 (N)

Wednesday 24th July 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib - Lesson No 18 (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab No. 64 (R)
02.00	Medical Matters - Health of Mother and Child - Part 4
02.30	A Talk with a New Convert - Mohammed Akhtar Sahib
03.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 24 (R)
04.00	Learning Chinese Lesson No 26 (R)
04.30	Hikayat-e-Shereen No 15 (R)
05.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 23.7.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Let's Learn Salat with Imam Rashed Sahib - Lesson No 18(R)
07.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
07.00	Various Programme
08.00	Russian Programme
09.00	Liqaa Ma'al Arab No. 64 (R)
10.00	Bangla Programme / Urdu Programme
11.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 24 (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Children's Corner - Quiz Programme - from Rabwah
13.00	Indonesian Programme
14.00	Natural Cure - Homeopathy - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - Rec 24.7.96 (N)
15.00	M.T.A. Variety - Abdul Kareem Qudsi Sahib ke Saath ek Shaam
15.30	Various Programme
16.00	Liqaa Ma'al Arab No. 65 (N)
17.00	French Programme
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran - Lesson No 27 (N)
19.00	German Programme 1) Quiz Programm 2) A Visit of Hadhrat Khalifatul Masih IV
20.00	Learning Languages With Huzur Lesson No. 24 (N)
21.00	M.T.A Life Style - 'Al Maidah' - Daal Maash
22.00	Natural Cure - Homeopathy - With Hadhrat Khalifatul Masih - 24.7.96 (R)
23.00	Learning Arabic Lesson No 9
23.30	Arabic Programme - Qaseedah/Nazm

Please note:
Programmes and Timings may change without prior notice.
All times are given in British time.
For more information please phone or fax.
+44 .181 .874 .8344

Al Fazl International Weekly, London
16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K)

ISSN: 1352 9587
☎ (0) 181 870 8517
Fax: (0) 181 870 1095

Vol. 3 Friday, July 12, 1996 No. 28

جماعت احمدیہ امریکہ کے ۴۸ ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

سات ہزار سے زائد افراد کی شمولیت۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کے روح پرور خطابات

واشنگٹن (نمائندہ الفضل)۔ الحمدللہ جماعت احمدیہ امریکہ کا ۴۸واں سہ روزہ سالانہ جلسہ ۲۸، ۲۹ اور ۳۰ جون کو خالصۃً دینی و روحانی ماحول میں شروع ہو کر کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ امریکہ کے طول و عرض سے سات ہزار سے زائد خلافت کے پروانے جمع ہوئے۔ اس جلسہ میں پاکستان، کینیڈا، گوئٹے مالا، جامیکا، بیلجیم، جرمنی اور انگلستان وغیرہ ممالک سے بھی احباب نے شمولیت کی۔

جلسہ سالانہ کا افتتاح حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ میں فرمایا اور جلسہ کی کامیابی کے لئے دعا کی۔

حضور انور ایدہ اللہ نے درمیانے دن یعنی ۲۹ جون بروز ہفتہ مستورات میں خطاب فرمایا۔ نیز آخری دن ۳۰ جون کو جلسہ سے اختتامی خطاب بھی فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ کا فرمودہ خطبہ جمعہ اور خطابات ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطہ کے ذریعہ مسجد بیت الرحمان واشنگٹن سے براہ راست نشر کئے گئے جو ساری دنیا میں بیک وقت دیکھے اور سنے گئے۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی بنفس نفیس اس جلسہ میں شمولیت کی برکت سے امسال گزشتہ جلسہ امریکہ کی نسبت قریباً تین گنا زائد افراد نے جلسہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔ اور اپنے پیارے امام کی زیارت اور ملاقات کے علاوہ براہ راست آپ کے روح پرور ارشادات سن کر اپنے ایمان کو تازہ کیا۔

جلسہ کے پہلے روز امیر جماعت احمدیہ امریکہ مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب نے اجلاس کی صدارت کی اور مختلف مقررین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ اور اسلامی اصول کی فلاسفی کے صد سالہ تشکر، نیز ذکر حبیب اور خلافت کی اہمیت جیسے موضوعات پر تقاریر کیں۔

جماعت احمدیہ یوگنڈا کا سہ روزہ جلسہ سالانہ

(کمپالا، نمائندہ الفضل)۔ جماعت احمدیہ یوگنڈا کا سہ روزہ جلسہ سالانہ ۲۴، ۲۵ اور ۲۶ مئی ۱۹۹۶ء کو خداتعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیابی سے منعقد ہوا۔ جلسہ سے قبل ملکی اخبارات، ریڈیو اور ٹی وی کے ذریعہ جلسہ کے متعلق خبریں نشر ہوئیں جن میں اس جلسہ کی غرض و غایت اور اہمیت کو بھی بیان کیا گیا۔ جلسہ کے افتتاحی اجلاس میں مختلف طبقہ ہائے فکر کے غیر از جماعت و غیر مسلم معززین نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ مختلف موضوعات پر تقاریر کے علاوہ اس موقعہ پر ایک خصوصی مارچ پاسٹ کا بھی اہتمام کیا گیا جس میں ایک ہزار سے زائد احمدیوں نے خوبصورت بینرز ہاتھ میں لے کر نعرہ ہائے تکبیر اور درود و سلام کا ورد کرتے ہوئے کمپالا کی معروف ترین سڑکوں پر مارچ پاسٹ کیا جس کا غیر از جماعت پر بہت اچھا اثر پڑا اور لوگوں نے جماعتی نظم و ضبط کی بھی تعریف کی۔ ۲۶ مئی کو حسب پروگرام مجلس مشاورت ہوئی۔ ۲۷ مئی کو لجنہ اماء اللہ کا ایک خصوصی اجلاس ہوا جس میں خواتین نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔

جماعت احمدیہ گوائٹے مالا کے ساتویں جلسہ سالانہ کا انعقاد

جماعت احمدیہ گوائٹے مالا کا ساتواں جلسہ سالانہ ۲۸، ۲۹ اور ۳۰ جون کو بخیر و خوبی منعقد ہوا۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے امریکہ کے جلسہ سالانہ کے افتتاح کے موقعہ پر خطبہ جمعہ میں گوائٹے مالا کے جلسہ سالانہ کا ذکر فرمایا۔

اس سہ روزہ جلسہ کے دوران مقامی احمدیوں نے مختلف موضوعات پر درس قرآن مجید، درس حدیث اور تقاریر کیں۔ مکرم محمد اکرم عمر صاحب (مبلغ سلسلہ) نے سال گزشتہ کی رپورٹ کارکردگی پیش کی اور بہترین کام کرنے والوں کی خدمات کو سراہا۔

اس موقعہ پر دوران سال سب سے زیادہ بیعتیں کروانے والوں کو حوصلہ افزائی کے لئے حضور ایدہ اللہ کی دستخط فرمودہ بعض تصاویر تحفۃً دی گئیں۔

۳۰ جون کو ایک پبلک سیمینار ہوا جس میں خصوصیت سے غیر مسلم افراد کو مدعو کیا گیا۔ ۱۱۹ افراد اس جلسہ میں شامل ہوئے اور تصاویر و کتب کی نمائش دیکھی اور خدا کے فضل سے نہایت اچھا اثر لے کر گئے۔

اس جلسہ میں السلواڈور سے بھی تین نمائندے شامل ہوئے۔ اللہ کے فضل سے تمام انتظامات خوش اسلوبی سے انجام پائے۔

سانحہ ارتحال

مکرم خلیفہ صفی الدین محمود صاحب انچارج شعبہ اشتہارات الفضل انٹرنیشنل کی ہمشیرہ مکرمہ امتہ الرحمان بیگم صاحبہ، اہلیہ مکرم مرزا احمد شفیع صاحب مرحوم اتوار ۲۳ جون کو بعمر ۷۵ سال بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اعلیٰ علّیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

دانشوروں کی باتیں

ہمیں علم، عقل اور دلائل سے کام لینے کی ضرورت ہے

پاکستان کے ممتاز کالم نویس آصف علی پوتا لکھتے ہیں:-

۱۹۸۵ء میں صدر ضیاء الحق نے اپنی ایک تقریر کے دوران کہا تھا کہ "پاکستان میں کل جامع مساجد کی تعداد ۵۶ ہزار ہے۔ ان ۵۶ ہزار میں سے صرف ۱۸ ہزار مساجد میں درس نظامی سے فارغ علماء فائز ہیں، باقی ۴۸ ہزار مساجد میں ان پڑھ علماء فائز ہیں"۔ شاید آج بھی حالات ویسے ہی ہیں۔ بعض مدرسوں میں بچوں کو زنجیروں سے باندھ کر دینی تعلیم دی جاتی ہے۔ بعض مساجد فرقہ پرستی کی بھینٹ چڑھ کر عرصہ دراز سے تالہ بند ہیں وہاں کئی سالوں سے اذانیں سنائی نہیں دیں۔ آئے دن مساجد میں بم دھماکے اور فائرنگ کے واقعات رونما ہوتے ہیں۔ لاہور جیسے شہر میں بعض مساجد ایسی ہیں جہاں بندوقوں کے سائے میں نمازیں ادا ہوتی ہیں۔ ذرا سوچئے ان حالات میں ہم دوسروں کو کیسے قائل کر سکتے ہیں۔ اپنے کسی عمل سے انہیں متاثر کر سکتے ہیں۔ لندن میں مقیم ایک پاکستانی محمد عبداللہ قریشی نے اپنے تجربات اور مشاہدات پر مبنی ایک کتاب "مسجد یا کلیسا" میں ایک جگہ لکھا ہے کہ "لندن میں بعض مساجد میں قتل تک ہوئے ہیں، پولیس کتوں اور جوتوں سمیت مسجدوں میں داخل ہوئی ہے۔ ایک مسجد کو تو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے تاکہ لوگ علیحدہ علیحدہ اپنے اپنے رب کی سکون سے عبادت کر سکیں۔ بعض نے مساجد اور مراکز میں غنڈے پال رکھے ہیں جن سے وہ اپنی حفاظت اور مخالف گروہ سے نپٹنے کا کام لیتے ہیں"۔ عبداللہ قریشی ایک اور جگہ لکھتے ہیں "ایک مسجد میں دوسرے ایک درجن عہدوں کے علاوہ ایک بڑا خاص عہدہ پیدا کیا گیا ہے۔ یعنی پراپیگنڈہ سیکرٹری۔ مسجد کے اندر پراپیگنڈہ؟ یہ افسر کیا کام کرتے ہونگے۔ کہیں کہیں مساجد میں جاسوسی کے آلات تک نصب کروائے گئے ہیں۔ تاکہ دشمن کی حرکات و سکنات کا جائزہ لیا جا سکے۔ اب پتہ چلا ہے کہ ایک عظیم الشان مسجد کے قابضین کا تعلق ٹوری پارٹی اور مخالفین کا تعلق لیبر پارٹی کے ساتھ ہے"۔

محمد عبداللہ قریشی کا کتاب لکھنے کا اصل مقصد علمائے کرام سے درخواست کرنا ہے کہ خدارا اپنی آئندہ نسل کی تربیت کی طرف بھی توجہ دیجئے۔ وہ اسلام سے دور ہوتی جارہی ہے۔ انہیں علم، عقل اور دلائل سے قائل کیجئے۔ عبداللہ قریشی نے کتاب میں انتہائی خوفناک حقائق بیان کئے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ عیسائی مبلغین نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ مسلمانوں کی کافی تعداد کو عیسائی بنا چکے ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے کہ پوری دنیا میں ہر روز ۷۰ ہزار آدمی عیسائیت کی طرف راغب ہو رہے ہیں۔ ان خوفناک حقائق کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں بھی منصوبہ بندی کرنا چاہئے۔ علم، عقل اور دلیل سے بات کرنا چاہئے۔

(جنگ لندن، ۲۵ اپریل ۱۹۹۶ء)

[مرسلہ: سی۔ آر۔ احمد، لندن]

26th 27th & 28th July 1996

THE 31ST ANNUAL CONVENTION OF UK JAMAAT WILL BE HELD AT ISLAMABAD, SHEEPHATCH LANE, TILFORD, SURREY

FOR ALL CORRESPONDANCE AND ENQUIRIES RELATING TO JALSA SALANA PLEASE USE FOLLOWING ADDRESS, FAX AND TELEPHONE NUMBERS;

OFFICER JALSA SALANA
AHMADIYYA MUSLIM ASSOCIATION UK
16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW 18 5QL, U. K.

Jalsa Salana Off. Tel: (0181) 874 8144, (0181) 870 8517 x 220
Fax No: (0181) 875 0249, (0181) 874 4779
Registration: Tel: (0181) 875 9077, (0181) 870 8517

FOR THOSE ARRIVING AT HEATHROW/ GATWICK AIRPORTS MAY CONTACT FOLOWING TELEPHONE NUMBERS;

Hounslow Mission Tel: (0181) 577 0221,
London Mosque Tel: (0181) 870 8517

(ABDUL BAQI ARSHAD, OFFICER JALSA SALANA UK)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے

سیٹنگ و ڈیزائننگ۔ خلیفہ رواح الدین احمد